

مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ فَانْتَهُوا۔  
رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔

# جامع ترمذی شریف

مترجم اردو مع مختصر شرح

تالیف

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم

مولانا ناظم الدین

جلد اول O حصہ سوم

---

ابواب الصید	ابواب الحدود	ابواب الديات
ابواب الجهاد	ابواب النذر والایمان	ابواب الاضاحی
ابواب الاشریة	ابواب الاطعمۃ	ابواب الباس
ابواب القرائن	ابواب الطب	ابواب البر واصلۃ
	ابواب الولاء والھبۃ	ابواب الوصایا

---

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور O پاکستان

مَا أَتَىكَ لَتْلُكَ رَسُولٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ وَإِن لَّكَ لَعِندَهُ لَمُؤْتَمِرِينَ  
اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اس کو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آ جاؤ

# جامع ترمذی شریف

جلد اول

تالیف: امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

مترجم: مولانا ناسم الدین مدظلہ

شرح: مولانا عبدالرؤف علوی حفظہ اللہ التاؤجامعہ عثمانیہ



ناشر

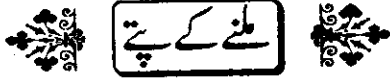
۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان

Ph: 7211788-7231788

مکتبۃ المسلم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: \_\_\_\_\_ جامع ترمذی شریف  
تالیف: \_\_\_\_\_ الامام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی  
مترجم: \_\_\_\_\_ مولانا انیس الدین  
نظر ثانی: \_\_\_\_\_ حافظ محبوب احمد خان  
طابع: \_\_\_\_\_ خالد مقبول  
مطبع: \_\_\_\_\_ زاہد بشیر



7224228 مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

7221395 مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سینٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

7211788 مکتبہ جویریہ 18 اردو بازار لاہور

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	ابواب دیت		
۷۱۶	۹۳۸: دیت میں کتنے اونٹ دئے جائیں		
۷۱۷	۹۳۹: دیت کتنے دراہم سے ادا کی جائے		
	۹۴۰: ایسے زخم کی دیت کے بارے میں جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے		
۷۱۸	۹۴۱: اگلیوں کی دیت کے بارے میں		
	۹۴۲: (دیت) معاف کر دینا		
۷۱۹	۹۴۳: جس کا سر پتھر سے کھل دیا گیا ہو		
۷۲۰	۹۴۴: مومن کے قتل پر عذاب کی شدت کے بارے میں		
	۹۴۵: باب خون کے فیصلے کے متعلق		
۷۲۱	۹۴۶: کوئی شخص اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو قصاص لیا جائے یا نہیں		
	۹۴۷: مسلمان کا قتل تین باتوں کے علاوہ جائز نہیں		
۷۲۳	۹۴۸: معاہدہ کو قتل کرنے کی ممانعت کے بارے میں		
	۹۴۹: بلا عنوان		
	۹۵۰: مقتول کے ولی کو اختیار ہے چاہے تو قصاص لے		
	ورنہ معاف کر دے		
۷۲۴	۹۵۱: مشد کی ممانعت کے بارے میں		
۷۲۵	۹۵۲: (جین) حمل ضائع کر دینے کی دیت کے بارے میں		
	۹۵۳: مسلمان کا فر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے		
۷۲۷	۹۵۴: اس شخص کے بارے میں جو اپنے غلام کو قتل کر دے		
	۹۵۵: بیوی کو اس کے شوہر کی دیت سے ترک طے گا		
	۹۵۶: قصاص کے بارے میں		
۷۲۸	۹۵۷: تہمت میں قید کرنا		
۷۲۹	۹۵۸: اپنے مال کی حفاظت میں مرنے والا شہید ہے		
	۹۵۹: قسامت کے بارے میں		
۷۳۱	ابواب حدود		
	۹۶۰: جن پر حد واجب نہیں		
	۹۶۱: حدود کو ساقط کرنا		
۷۳۲	۹۶۲: مسلمان کے عیوب کی پردہ پوشی کے بارے میں		
۷۳۳	۹۶۳: حدود میں تلقین سے متعلق		
	۹۶۴: معترف اپنے اقرار سے پھر جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے		
۷۳۵	۹۶۵: حدود میں سفارش کی ممانعت کے بارے میں		
	۹۶۶: رجم کی تحقیق کے بارے میں		
۷۳۶	۹۶۷: رجم صرف شادی شدہ پر ہے		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۷۶۰	۱۰۰۰: زندہ جانور سے جو عضو کاٹا جائے وہ مردار ہے	۷۳۸	۹۶۸: اسی سے متعلق
۷۶۱	۱۰۰۱: حلق اور لہبہ میں ذبح کرنا چاہیے	۹۶۹	۹۶۹: اہل کتاب کو سنگسار کرنا
	۱۰۰۲: چھپکلی کو مارنا	۷۳۹	۹۷۰: زانی کی جلا وطنی کے بارے میں
	۱۰۰۳: سانپ کو مارنا	۷۴۰	۹۷۱: حدود جن پر جاری کی جائیں ان کیلئے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں
۷۶۳	۱۰۰۴: کتوں کو ہلاک کرنا	۷۴۱	۹۷۲: لوطیوں پر حدود قائم کرنا
	۱۰۰۵: کتابا لے والے کی نیکیاں کم ہوتی ہیں	۷۴۲	۹۷۳: نذر والے کی حد کے بارے میں
۷۶۴	۱۰۰۶: بانس وغیرہ سے ذبح کرنا	۷۴۳	۹۷۴: شرابی کی سزائیں مرتبہ تک کوڑے اور چوٹی مرتبہ پر قتل ہے
۷۶۵	۱۰۰۷: اس بارے میں جب اونٹ بھاگ جائے	۷۴۴	۹۷۵: کتلی قیمت کی چیز چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے
۷۶۶	البواب قربانی	۷۴۵	۹۷۶: چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے میں لٹکانا
	۱۰۰۸: قربانی کی فضیلت کے بارے میں		۹۷۷: خانہ اچھے اور ڈاکو کے بارے میں
	۱۰۰۹: دو مینڈھوں کی قربانی کے بارے میں		۹۷۸: بھلوان اور گھوڑے کے خوشوں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا
۷۶۷	۱۰۱۰: قربانی جس جانور کی مستحب ہے	۷۴۶	۹۷۹: جہاد کے دوران چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے
	۱۰۱۱: اس جانور کے بارے میں جس کی قربانی درست نہیں		۹۸۰: جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے
۷۶۸	۱۰۱۲: اس جانور کے بارے میں جس کی قربانی مکروہ ہے	۷۴۷	۹۸۱: اس عورت کے بارے میں جس کے ساتھ زبردستی زنا بالجبر کیا جائے
	۱۰۱۳: چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی کے بارے میں	۷۴۸	۹۸۲: جو شخص جانور سے بدار کرے
۷۶۹	۱۰۱۴: قربانی میں شریک ہونا	۷۴۹	۹۸۳: لواطت کی سزائے کے بارے میں
۷۷۰	۱۰۱۵: ایک بکری ایک گھر کے لئے کافی ہے	۷۵۰	۹۸۴: مرتد کی سزائے کے بارے میں
۷۷۱	۱۰۱۶: باب		۹۸۵: جو شخص مسلمانوں پر ہتھیارا اٹھائے
	۱۰۱۷: نماز عید کے بعد قربانی کرنا	۷۵۱	۹۸۶: جادو گر کی سزائے کے بارے میں
۷۷۲	۱۰۱۸: تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے		۹۸۷: جو شخص نینت کا مال چرائے اس کی سزائے متعلق
	۱۰۱۹: تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا جائز ہے	۷۵۲	۹۸۸: جو شخص کسی کو بھجوا کہہ کر پکارے اس کی سزائے متعلق
۷۷۳	۱۰۲۰: فرغ اور عتیرہ کے بارے میں		۹۸۹: باب تعزیر کے بارے میں
۷۷۴	۱۰۲۱: عقیقہ کے بارے میں	۷۵۳	شکار کے متعلق باب
۷۷۵	۱۰۲۲: بچے کے کان میں اذان دینا		۹۹۰: کتے کے شکار میں سے کیا کھانا جائز ہے اور کیا کھانا ناجائز ہے
۷۷۶	۱۰۲۳: باب ۱۰۲۳ تا ۱۰۲۸	۷۵۵	۹۹۱: بچوں کے کتے سے شکار کرنا
۷۷۸	نذروں اور قسموں کے متعلق		۹۹۲: باز کے شکار کے بارے میں
	۱۰۲۹: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صورت میں نذر ماننا صحیح نہیں	۷۵۶	۹۹۳: تیر گے ہوئے شکار کے غائب ہو جانا
۷۷۹	۱۰۳۰: جو چیز آدمی کی ملکیت نہیں اس کی نذر ماننا صحیح نہیں		۹۹۴: جو شخص تیر گے کتے کے بعد شکار کو پانی میں پائے
	۱۰۳۱: نذر غیر عین کے کفارے کے متعلق	۷۵۷	۹۹۵: معراض سے شکار کا حکم
	۱۰۳۲: اگر کوئی شخص کسی کام کے کرنے کی قسم کھائے اور اس قسم		۹۹۶: پتھر سے ذبح کرنا
۷۸۰	کو توڑنے میں ہی بھلائی ہو تو اس کو توڑ دے		۹۹۷: بندھے ہوئے جانور پر تیر چلا کر ہلاک کرنے کے
	۱۰۳۳: کفارہ قسم توڑنے سے پہلے دے	۷۵۸	بعد اسے کھانا منج ہے
۷۸۱	۱۰۳۴: قسم میں (استثناء) انشاء اللہ کہنا	۷۵۹	۹۹۸: (جنین) جانور کے پیٹ کے بچے کو ذبح کرنے کے متعلق
۷۸۲	۱۰۳۵: غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے		۹۹۹: ذی ناب اور ذی خلب کی حرمت کے بارے میں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۰۰	۱۰۶۵: عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے	۷۸۲	۱۰۳۶: باب
	۱۰۶۶: باب	۷۸۳	۱۰۳۷: جو شخص چلنے کی استطاعت نہ ہونے کی باوجود چلنے کی قسم کھالے
۸۰۱	۱۰۶۷: مال غنیمت میں خیانت کے بارے میں	۷۸۴	۱۰۳۸: نذر کی کراہت کے بارے میں
۸۰۲	۱۰۶۸: عورتوں کی جنگ میں شرکت کے بارے میں		۱۰۳۹: نذر کو پورا کرنا
	۱۰۶۹: مشرکین کے تحائف قبول کرنا	۷۸۵	۱۰۴۰: نبی اکرم ﷺ کیسے قسم کھاتے تھے
۸۰۳	۱۰۷۰: سجدہ شکر کے بارے میں		۱۰۴۱: غلام آزاد کرنے کے ثواب کے بارے میں
	۱۰۷۱: عورت اور غلام کا کسی کو امان دینا	۷۸۶	۱۰۴۲: جو شخص اپنے غلام کو طہا نچہ مارے
۸۰۴	۱۰۷۲: عہد شکنی کے بارے میں		۱۰۴۳: باب
	۱۰۷۳: قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا ہوگا		۱۰۴۴: باب
	۱۰۷۴: کسی کے حکم پر پورا اترنا	۷۸۷	۱۰۴۵: میت کی طرف سے نذر پوری کرنا
۸۰۵	۱۰۷۵: حلف (یعنی قسم) کے بارے میں		۱۰۴۶: باب گردیں آزاد کرنے کی فضیلت کے بارے میں
۸۰۶	۱۰۷۶: مجوسیوں سے جزیہ لینا	۷۸۸	ابواب جہاد
	۱۰۷۷: ذمیوں کے مال میں سے کیا حلال ہے		۱۰۴۷: باب لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دینا
۸۰۷	۱۰۷۸: ہجرت کے بارے میں	۷۸۹	۱۰۴۸: باب
	۱۰۷۹: بیعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں		۱۰۴۹: شب خون مارنے اور حملہ کرنا
	۱۰۸۰: بیعت توڑنا	۷۹۰	۱۰۵۰: باب کفار کے گھروں کو آگ لگانا اور برباد کرنا
۸۰۸	۱۰۸۱: غلام کی بیعت کے بارے میں		۱۰۵۱: باب مال غنیمت کے بارے میں
۸۰۹	۱۰۸۲: عورتوں کی بیعت کے بارے میں		۱۰۵۲: باب گھوڑے کے حصے کے بارے میں
	۱۰۸۳: اصحاب بدر کی تعداد کے بارے میں	۷۹۱	۱۰۵۳: لشکر کے متعلق
	۱۰۸۴: خمس (پانچویں حصے) کے بارے میں		۱۰۵۴: مال غنیمت میں کس کس کو حصہ دیا جائے
۸۱۰	۱۰۸۵: تقسیم سے پہلے مال غنیمت میں سے کچھ لینا مکروہ ہے	۷۹۲	۱۰۵۵: کیا غلام کو بھی حصہ دیا جائے گا
	۱۰۸۶: اہل کتاب کو اسلام کرنے کے بارے میں		۱۰۵۶: ذمی اگر مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہوں تو کیا انہیں بھی مال غنیمت میں سے حصہ دیا جائے
۸۱۱	۱۰۸۷: مشرکین میں رہنے کی کراہت کے بیان میں	۷۹۳	۱۰۵۷: باب مشرکین کے برتن استعمال کرنا
۸۱۲	۱۰۸۸: یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دینا		۱۰۵۸: باب نفل کے متعلق
	۱۰۸۹: باب نبی اکرم ﷺ کے ترکہ کے بارے میں	۷۹۴	۱۰۵۹: جو شخص کسی کا فر کو قتل کرے اس کا سامان اسی کے لئے ہے
	۱۰۹۰: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ آج کے بعد مکہ میں جہاد نہ کیا جائے گا	۷۹۵	۱۰۶۰: تقسیم سے پہلے مال غنیمت کی چیزیں فروخت کرنا مکروہ ہے
	۱۰۹۱: قتال کے مستحب اوقات کے بارے میں	۷۹۶	۱۰۶۱: قیدی ہونے والی حاملہ عورتوں سے پیدائش سے پہلے صحبت کرنے کی ممانعت کے بارے میں
۸۱۵	۱۰۹۲: طیرہ کے بارے میں	۷۹۷	۱۰۶۲: مشرکین کے کھانے کے حکم کے بارے میں
۸۱۶	۱۰۹۳: جنگ کے متعلق نبی اکرم ﷺ کی وصیت		۱۰۶۳: قیدیوں کے درمیان تفریق کرنا مکروہ ہے
۸۱۸	ابواب فضائل جہاد	۷۹۸	۱۰۶۴: قیدیوں کو قتل کرنے اور فدیہ لینے کے بارے میں
	۱۰۹۴: جہاد کی فضیلت کے بارے میں		
	۱۰۹۵: مجاہد کی موت کی فضیلت کے بارے میں		
۸۱۹	۱۰۹۶: جہاد کے دوران روزہ رکھنے کی فضیلت کے بارے میں		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۳۰	۱۱۲۹: شہاد کے بارے میں	۸۳۰	۱۰۹۷: جہاد میں مال خرچ کرنے کی فضیلت کے بارے میں
	۱۱۳۰: رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے بارے میں		۱۰۹۸: جہاد میں خدمت گاری کی فضیلت کے بارے میں
۸۳۱	۱۱۳۱: جنگ کے وقت روزہ افطار کرنا	۸۳۱	۱۰۹۹: غازی کو سامان جنگ دینا
	۱۱۳۲: گھبراہٹ کے وقت باہر نکلتا		۱۱۰۰: اس کی فضیلت کے بارے میں جس
	۱۱۳۳: لڑائی کے وقت ثابت قدم رہنا		قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوں
۸۳۲	۱۱۳۴: تلوار اور اس کی زینت کے بارے میں	۸۳۲	۱۱۰۱: جہاد کے غبار کی فضیلت کے بارے میں
۸۳۳	۱۱۳۵: زڑہ کے بارے میں		۱۱۰۲: جو شخص جہاد کرتے ہوئے بوڑھا ہو جائے
	۱۱۳۶: خود پہننا	۸۳۳	۱۱۰۳: جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت کے بارے میں
۸۳۴	۱۱۳۷: گھوڑوں کی فضیلت کے بارے میں	۸۳۴	۱۱۰۴: اللہ کے راستے میں تیرا اندازی کی فضیلت کے بارے میں
	۱۱۳۸: پسندیدہ گھوڑوں کے بارے میں		۱۱۰۵: جہاد میں پہرہ دینے کی فضیلت کے بارے میں
۸۳۵	۱۱۳۹: ناپسندیدہ گھوڑوں کے بارے میں	۸۳۵	۱۱۰۶: شہید کے ثواب کے بارے میں
	۱۱۴۰: گھڑ دوڑ کے بارے میں	۸۳۶	۱۱۰۷: اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء کی فضیلت کے بارے میں
۸۳۶	۱۱۴۱: گھوڑی پر گدھا چھوڑنے کی کراہت کے بارے میں	۸۳۷	۱۱۰۸: سمندر کے راستے جہاد کرنا
	۱۱۴۲: فقراء مسکین سے دعائے خیر کرنا	۸۳۸	۱۱۰۹: اس کے بارے میں جو ریاکاری یا دنیا کیلئے جہاد کرے
	۱۱۴۳: گھوڑوں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکانے کے بارے میں		۱۱۱۰: جہاد میں صبح و شام چلنے کی فضیلت کے بارے میں
۸۳۷	۱۱۴۴: جنگ کا امیر مقرر کرنا	۸۳۹	۱۱۱۱: بہترین لوگ کون ہیں
	۱۱۴۵: امام کے بارے میں	۸۳۰	۱۱۱۲: شہادت کی دعائے مانگنا
۸۳۸	۱۱۴۶: امام کی اطاعت کے بارے میں	۱۱۱۳	مجاہد، مکاتب اور نکاح کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت
	۱۱۴۷: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں	۸۳۱	۱۱۱۴: جہاد میں زخمی ہونے کی فضیلت کے بارے میں
۸۳۹	۱۱۴۸: جانوروں کو لڑانے اور چہرہ داغنا		۱۱۱۵: کون سا عمل افضل ہے
	۱۱۴۹: بلوغ کی حد اور مال غنیمت میں حصہ دینا	۸۳۲	۱۱۱۶: باب
۸۵۰	۱۱۵۰: شہید کے قرض کے بارے میں		۱۱۱۷: اس کے بارے میں کہ کون سا آدمی افضل ہے
۸۵۱	۱۱۵۱: شہداء کی تدفین کے بارے میں		۱۱۱۸: باب
	۱۱۵۲: مشورے کے بارے میں	۸۳۶	جہاد کے باب
	۱۱۵۳: کافر قیدی کی لاش فدیہ لے کر نہ دی جائے		۱۱۱۹: اہل عذر کو جہاد میں عدم شرکت کی اجازت کے متعلق
۸۵۲	۱۱۵۴: جہاد سے فرار کے بارے میں		۱۱۲۰: اس کے بارے میں جو والدین کو چھوڑ کر جہاد میں جائے
۸۵۳	۱۱۵۵: سفر سے واپس آنے والے کا استقبال کرنا	۸۳۷	۱۱۲۱: ایک شخص کو بطور لشکر بھیجنا
	۱۱۵۶: مال فئی کے بارے میں		۱۱۲۲: اکیلے سفر کرنے کی کراہت کے بارے میں
۸۵۴	ابواب لباس		۱۱۲۳: جنگ میں جھوٹ اور فریب کی اجازت کے بارے میں
	۱۱۵۷: مردوں کیلئے ریشم اور سونا حرام ہے	۸۳۸	۱۱۲۴: غزوات نبوی کی تعداد کے بارے میں
	۱۱۵۸: ریشمی کپڑے لڑائی میں پہننے کے بیان میں		۱۱۲۵: جنگ میں صف بندی اور ترتیب کے بارے میں
۸۵۵	باب ۱۱۵۹	۸۳۹	۱۱۲۶: لڑائی کے وقت دعاء کرنا
	۱۱۶۰: مردوں کے لئے سرخ کپڑا پہننے کی اجازت کے بارے میں		۱۱۲۷: لشکر کے چھوٹے جھنڈوں کے بارے میں
	۱۱۶۱: مردوں کیلئے کسم سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا مکروہ ہے		۱۱۲۸: بڑے جھنڈوں کے بارے میں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۸۷۶	باب ۱۱۹۸: یواب طعام	۸۵۶	۱۱۶۲: پوشین پہننے کے بارے میں
۸۷۷	۱۱۹۹: نبی اکرم ﷺ کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے	۸۵۸	۱۱۶۳: وباغت کے بعد مردار جانور کی کھال کے بارے میں
	۱۲۰۰: خرگوش کھانا		۱۱۶۴: کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی ممانعت کے بارے میں
۸۷۸	۱۲۰۱: گوہ کھانے کے بارے میں	۸۵۹	۱۱۶۵: عورتوں کے دامن کی لمبائی کے بارے میں
	۱۲۰۲: باب بچو کھانا		۱۱۶۶: ادن کا لباس پہننا
۸۷۹	۱۲۰۳: گھوڑوں کا گوشت کھانا	۸۶۰	۱۱۶۷: سیاہ عمامہ کے بارے میں
	۱۲۰۴: پالتو گھروں کے گوشت کے متعلق		۱۱۶۸: سونے کی انگوٹھی پہننا منع ہے
۸۸۰	۱۲۰۵: کفار کے برتنوں میں کھانا کھانا	۸۶۱	۱۱۶۹: چاندی کی انگوٹھی کے بارے میں
۸۸۱	۱۲۰۶: اگر چوہا گھی میں گر کر مر جائے تو اس کا حکم		۱۱۷۰: چاندی کے کلینا
۸۸۲	۱۲۰۷: بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت کے بارے میں	۸۶۲	۱۱۷۱: دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بارے میں
	۱۲۰۸: انگلیاں چاٹنا		۱۱۷۲: انگوٹھی پر کچھ نقش کرانا
	۱۲۰۹: گر جانے والے لقمے کے بارے میں	۸۶۳	۱۱۷۳: تصویر کے بارے میں
۸۸۳	۱۲۱۰: کھانے کے درمیان سے کھانا کھانے کی کراہت کے متعلق		۱۱۷۴: تصویر بنانے والوں کے بارے میں
	۱۲۱۱: لہسن اور پیاز کھانے کی کراہت کے بارے میں	۸۶۴	۱۱۷۵: خضاب کے بارے میں
۸۸۴	۱۲۱۲: پکا ہوا لہسن کھانے کی اجازت کے متعلق		۱۱۷۶: لمبے بال رکھنا
	۱۲۱۳: سوتے وقت برتنوں کو ڈھکنے اور چراغ و آگ بجھا کر سونے کے متعلق	۸۶۵	۱۱۷۷: روزانہ کبھی کرنے کی ممانعت کے بارے میں
۸۸۵	۱۲۱۴: دودھ بھجوریں ایک ساتھ کھانے کی کراہت کے بارے میں		۱۱۷۸: سرمہ لگانا
	۱۲۱۵: کھجور کی فضیلت کے بارے میں	۸۶۶	۱۱۷۹: صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کی ممانعت کے بارے میں
	۱۲۱۶: کھانا کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا	۸۶۷	۱۱۸۰: مصنوعی بال جوڑنا
۸۸۷	۱۲۱۷: کوزھی کے ساتھ کھانا کھانا		۱۱۸۱: ریشمی زین پوشی کی ممانعت کے متعلق
	۱۲۱۸: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے	۸۶۸	۱۱۸۲: نبی اکرم ﷺ کے بستر مبارک کے بارے میں
	۱۲۱۹: ایک شخص کا کھانا دو شخصوں کیلئے کافی ہوتا ہے	۸۶۹	۱۱۸۳: قمیص کے بارے میں
۸۸۹	۱۲۲۰: ٹڈی کھانا		۱۱۸۴: نیا کپڑا پہننے وقت کیا کہے
	۱۲۲۱: جلالہ کے دودھ اور گوشت کا حکم	۸۷۰	۱۱۸۵: جہہ پہننا
۸۹۰	۱۲۲۲: مرغی کھانا		۱۱۸۶: دانٹوں پر سونا چڑھانا
	۱۲۲۳: سرخاب کا گوشت کھانا	۸۷۱	۱۱۸۷: درندوں کی کھال استعمال کرنا
۸۹۱	۱۲۲۴: بھنا ہوا گوشت کھانا		۱۱۸۸: نبی اکرم ﷺ کے نعلین مبارک کے بارے میں
	۱۲۲۵: تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت کے متعلق	۸۷۲	۱۱۸۹: ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے
	۱۲۲۶: نبی اکرم ﷺ کا میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرنا		۱۱۹۰: ایک جوتا پہن کر چلنے کی اجازت کے متعلق
	۱۲۲۷: شور باز یا زیادہ کرنا	۸۷۳	۱۱۹۱: پہلے کس پاؤں میں جوتا پہننے
	۱۲۲۸: شہد کی فضیلت کے بارے میں	۸۷۴	۱۱۹۲: کپڑوں میں بیوند لگانا
۸۹۲	۱۲۲۹: گوشت نوج کر کھانا		۱۱۹۳: باب ۱۱۹۳ تا ۱۱۹۵
		۸۷۵	۱۱۹۶: لوہے اور ریشم کی انگوٹھی کے بارے میں
			۱۱۹۷: ریشمی کپڑا پہننے کی ممانعت کے متعلق



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۹۱۱	۱۲۶۰: برتن میں سانس لینا مکروہ ہے ۱۲۶۱: مشکیزہ (وغیرہ) اوندھا کر کے پانی پینا منع ہے	۸۹۳	۱۲۳۰: چھری سے گوشت کاٹ کر کھانے کی اجازت کے متعلق ۱۲۳۱: نبی اکرم ﷺ کو کونسا گوشت پسند تھا
۹۱۲	۱۲۶۲: اس کی اجازت کے بارے میں ۱۲۶۳: واسنے ہاتھ والے پہلے پینے کے زیادہ مستحق ہیں ۱۲۶۴: پلانے والا آخر میں پئے ۱۲۶۵: مشروبات میں سے کونسا شروب نبی اکرم ﷺ کو زیادہ پسند تھا	۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶	۱۲۳۲: سرک کے بارے میں ۱۲۳۳: تربوز کو تر ہجور کے ساتھ کھانا ۱۲۳۴: گزلی کو ہجور کے ساتھ ملا کر کھانا ۱۲۳۵: اونٹوں کا پيشاب پینا ۱۲۳۶: کھانا کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا ۱۲۳۷: کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا ۱۲۳۸: کدو کھانا
۹۱۳	۱۲۶۶: ماں باپ سے حسن سلوک کے متعلق ۱۲۶۷: بلا عنوان	۸۹۷	۱۲۳۹: زیتون کا تیل کھانا ۱۲۴۰: باندی یا غلام کے ساتھ کھانا کھانا ۱۲۴۱: کھانا کھلانے کی فضیلت کے بارے میں ۱۲۴۲: رات کے کھانے کی فضیلت کے متعلق ۱۲۴۳: کھانے پر بسم اللہ پڑھنا ۱۲۴۴: چکنے ہاتھ دھوئے بغیر سونا مکروہ ہے پینے کی اشیاء کے ابواب ۱۲۴۵: شراب پینے والے کے بارے میں ۱۲۴۶: ہر نشہ آور چیز حرام ہے ۱۲۴۷: جس چیز کی بہت سی مقدار نشہ دے اس کا تھوڑا سا استعمال بھی حرام ہے ۱۲۴۸: مشکوں میں نمیز بنانا ۱۲۴۹: کدو کے خول، ہمبر روغنی گھڑے اور گزلی (ہجور کی) کے برتن میں نمیز بنانے کی ممانعت کے متعلق ۱۲۵۰: برتنوں میں نمیز بنانے کی اجازت کے بارے میں ۱۲۵۱: مشک میں نمیز بنانا ۱۲۵۲: ان دانوں کے بارے میں جن سے شراب بنتی ہے ۱۲۵۳: گچی پکی ہجوروں کو ملا کر نمیز بنانا ۱۲۵۴: سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت کے متعلق ۱۲۵۵: کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت کے بارے میں ۱۲۵۶: کھڑے ہو کر پینے کی اجازت کے بارے میں ۱۲۵۷: برتن میں سانس لینا ۱۲۵۸: دو بار سانس لے کر پانی پینے کے بارے میں متعلق ۱۲۵۹: پینے کی چیز میں پھونکیں مارنا منع ہے
۹۱۵	۱۲۶۸: والدین کی رضامندی کی فضیلت کے متعلق	۸۹۸	۱۲۶۸: والدین کی رضامندی کی فضیلت کے متعلق
۹۱۶	۱۲۶۹: والدین کی نافرمانی کے متعلق	۸۹۹	۱۲۷۰: والد کے دوست کی عزت کرنا ۱۲۷۱: خالہ کے ساتھ نیکی کرنا
۹۱۷	۱۲۷۲: والدین کی دعا کے بارے میں	۹۰۰	۱۲۷۳: والدین کے حق کے بارے میں ۱۲۷۴: قطع رحمی کے بارے میں ۱۲۷۵: صلہ رحمی کے بارے میں
۹۱۸	۱۲۷۳: والدین کے حق کے بارے میں	۹۰۲	۱۲۷۳: قطع رحمی کے بارے میں
۹۱۹	۱۲۷۴: اولاد کی محبت کے بارے میں ۱۲۷۵: اولاد پر شفقت کرنا ۱۲۷۶: لڑکیوں پر خرچ کرنا ۱۲۷۷: یتیم پر رحم کرنا اور اس کی کفالت کرنا ۱۲۷۸: بچوں پر رحم کرنا ۱۲۷۹: لوگوں پر رحم کرنا ۱۲۸۰: نصیحت کے بارے میں ۱۲۸۱: مسلمان کی مسلمان پر شفقت کے متعلق ۱۲۸۲: مسلمان کی پردہ پوشی کے بارے میں ۱۲۸۳: مسلمان سے مصیبت دور کرنا ۱۲۸۴: ترک ملاقات کی ممانعت کے متعلق ۱۲۸۵: مسلمان بھائی کی غم خواری کے متعلق ۱۲۸۶: غیبت کے بارے میں ۱۲۸۷: حسد کے بارے میں ۱۲۸۸: آپس میں بغض رکھنے کی برائی میں ۱۲۸۹: آپس میں صلح کرنا	۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰	

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۹۴۹	۱۳۲۶: اچھے اخلاق کے بارے میں	۹۴۹	۱۲۹۲: خیانت اور دھوکے کے متعلق
	۱۳۲۷: احسان اور معاف کرنا	۱۲۹۳	۱۲۹۳: بڑوسی کے حقوق کے بارے میں
۹۵۰	۱۳۲۸: بھائیوں سے ملاقات کے متعلق	۹۳۰	۱۲۹۴: خادم سے اچھا سلوک کرنا
	۱۳۲۹: حیا کے بارے میں	۹۳۱	۱۲۹۵: خادموں کو مارنے اور گالی دینے کی ممانعت کے بارے میں
۹۵۱	۱۳۳۰: آہستگی اور جگت کے بارے میں	۱۲۹۶	۱۲۹۶: خادم کو ادب سکھانا
	۱۳۳۱: نرمی کے بارے میں	۹۳۲	۱۲۹۷: خادم کو معاف کر دینا
۹۵۲	۱۳۳۲: مظلوم کی دعا کے بارے میں	۱۲۹۸	۱۲۹۸: اولاد کو ادب سکھانا
	۱۳۳۳: اخلاق نبوی ﷺ کے بارے میں	۹۳۳	۱۲۹۹: ہدیہ قبول کرنے اور اس کے بدلے میں کچھ دینا
۹۵۳	۱۳۳۴: حسن وفا کے بارے میں	۱۳۰۰	۱۳۰۰: محسن کا شکر یہ ادا کرنا
۹۵۴	۱۳۳۵: بلند اخلاق کے بارے میں	۹۳۴	۱۳۰۱: نیک کاموں کے متعلق
	۱۳۳۶: لعن و طعن کے بارے میں	۱۳۰۲	۱۳۰۲: عاریت دینا
۹۵۵	۱۳۳۷: غصہ کی زیادتی کے بارے میں	۹۳۵	۱۳۰۳: راستہ میں سے تکلیف دہ چیز ہٹانا
۹۵۶	۱۳۳۸: بڑوں کی تعظیم کے بارے میں	۱۳۰۴	۱۳۰۴: مجالس امانت کے ساتھ ہیں
	۱۳۳۹: ملاقات ترک کرنے والوں کے متعلق	۱۳۰۵	۱۳۰۵: سخاوت کے بارے میں
	۱۳۴۰: صبر کے بارے میں	۹۳۶	۱۳۰۶: بخل کے بارے میں
۹۵۷	۱۳۴۱: ہر ایک کے منہ پر اس کی طرف فداہی کرنے والے کے متعلق	۹۳۷	۱۳۰۷: اہل و عیال پر خرچ کرنا
	۱۳۴۲: چغل خوری کرنے والے کے متعلق	۱۳۰۸	۱۳۰۸: مہمان نوازی کے بارے میں
	۱۳۴۳: کم گوئی کے بارے میں	۹۳۸	۱۳۰۹: قیہوں اور بیواؤں کی خبر گیری کے بارے میں
	۱۳۴۴: بعض بیان میں جادو ہے	۹۳۹	۱۳۱۰: کشادہ پیشانی اور ریشاش چہرے سے ملنا
۹۵۸	۱۳۴۵: تواضع کے بارے میں	۱۳۱۱	۱۳۱۱: سچ اور جھوٹ کے بارے میں
	۱۳۴۶: ظلم کے بارے میں	۹۴۰	۱۳۱۲: بے حیائی کے بارے میں
۹۵۹	۱۳۴۷: نعمت میں عیب جوئی ترک کرنا	۹۴۱	۱۳۱۳: لعنت بھیجنا
	۱۳۴۸: مؤمن کی تعظیم کے بارے میں	۱۳۱۴	۱۳۱۴: نسب کی تعظیم کے بارے میں
۹۶۰	۱۳۴۹: تجربے کے بارے میں	۹۴۲	۱۳۱۵: اپنے بھائی کیلئے پس پشت دعا کرنا
	۱۳۵۰: جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس پر فخر کرنا	۱۳۱۶	۱۳۱۶: گالی دینا
	۱۳۵۱: احسان کے بدلے تعریف کرنا	۹۴۳	۱۳۱۷: اچھی بات کہنا
۹۶۲	طوب کے ابواب	۱۳۱۸	۱۳۱۸: نیک غلام کی فضیلت کے بارے میں
	۱۳۵۲: پرہیز کرنا	۹۴۴	۱۳۱۹: لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا
۹۶۳	۱۳۵۳: دواء اور اس کی فضیلت کے متعلق	۱۳۲۰	۱۳۲۰: بدگمانی کے بارے میں
	۱۳۵۴: مریض کو کیا کھلایا جائے	۱۳۲۱	۱۳۲۱: مزاج کے بارے میں
۹۶۴	۱۳۵۵: مریض کو کھانے پینے پر مجبور نہ کیا جائے	۹۴۵	۱۳۲۲: جھگڑے کے بارے میں
	۱۳۵۶: کلونجی کے بارے میں	۹۴۶	۱۳۲۳: حسن سلوک کے بارے میں
۹۶۵	۱۳۵۷: اونٹوں کا پیشاب پینا	۱۳۲۴	۱۳۲۴: محبت اور بغض میں میانہ روی اختیار کرنا
	۱۳۵۸: اس کے بارے میں جس نے زہر کھا کر خود کشی کی	۹۴۷	۱۳۲۵: تکبر کے بارے میں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۹۸۳	۱۳۹۱: بہنوں کی میراث کے بارے میں	۹۶۶	۱۳۵۹: نشہ آور چیز سے علاج کرنا صحیح ہے
	۱۳۹۲: عصبہ کی میراث کے بارے میں		۱۳۶۰: ناک میں دوائی ڈالنا
۹۸۵	۱۳۹۳: دادا کی میراث کے بارے میں	۹۶۷	۱۳۶۱: داغ لگانے کی ممانعت کے متعلق
	۱۳۹۴: دادی، مانی کی میراث کے متعلق		۱۳۶۲: داغ لگانے کی اجازت کے متعلق
	۱۳۹۵: باپ کی موجودگی میں دادی کی میراث کے بارے میں	۹۶۸	۱۳۶۳: بچنے لگانا
۹۸۶	۱۳۹۶: ماموں کی میراث کے بارے میں	۹۶۹	۱۳۶۴: مہندی سے علاج کرنا
	۱۳۹۷: جو آدمی اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو		۱۳۶۵: تعویز اور جھاڑ پھونک کی ممانعت کے بارے میں
۹۸۷	۱۳۹۸: آزاد کردہ غلام کو میراث دینا	۹۷۰	۱۳۶۶: تعویز اور دم وغیرہ کی اجازت کے بارے میں
	۱۳۹۹: مسلمان اور کافر کے درمیان کوئی میراث نہیں		۱۳۶۷: معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا
۹۸۸	۱۴۰۰: قاتل کی میراث باطل ہے	۹۷۱	۱۳۶۸: نظر بد سے جھاڑ پھونک کے متعلق
۹۸۹	۱۴۰۱: شوہر کی وراثت سے بیوی کو حصہ دینا	۹۷۲	۱۳۶۹: نظر لگ جانا حق ہے اور اس کیلئے غسل کرنا
	۱۴۰۲: میراث داروں کیلئے اور دیت عصبہ کے ذمہ ہے		۱۴۰: تعویز پر اجرت لینا
۹۹۰	۱۴۰۳: اس شخص کے بارے میں جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو	۹۷۳	۱۴۱: جھاڑ پھونک اور ادویات کے متعلق
۹۹۱	۱۴۰۴: ولاء کا کون وارث ہوگا	۹۷۴	۱۴۲: کھمبے اور بوجہ (عمدہ کھجور) کے متعلق
۹۹۲	۱۴۰۵: تہائی مال کی وصیت کے بارے میں	۹۷۵	۱۴۳: کاہن کی اجرت
	۱۴۰۶: وصیت کی ترغیب کے بارے میں		۱۴۴: گلے میں تعویز لگانا
۹۹۳	۱۴۰۷: رسول اللہ ﷺ نے وصیت نہیں کی	۹۷۶	۱۴۵: بخار کو پانی سے شفا کرنا
۹۹۴	۱۴۰۸: وارث کیلئے وصیت نہیں		۱۴۶: بچے کو دودھ پلانے کی حالت میں بیوی سے جماع کرنا
۹۹۵	۱۴۰۹: قرض وصیت سے پہلے ادا کیا جائے		۱۴۷: نمونیہ کے علاج کے بارے میں
	۱۴۱۰: موت کے وقت صدقہ کرنے یا غلام آزاد کرنا	۹۷۷	۱۴۸: باب
۹۹۶	۱۴۱۱: باب	۹۷۸	۱۴۸: باب
۹۹۷	۱۴۱۲: ولاء اور عہدہ کے متعلق ابواب		۱۴۸: باب
	۱۴۱۳: ولاء آزاد کرنے والے کا حق ہے		۱۴۸: باب
	۱۴۱۴: ولاء کو بچنے اور عہدہ کرنے کی ممانعت کے متعلق	۹۸۰	۱۴۸: باب
	۱۴۱۵: باپ اور آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی کو باپ یا آزاد کرنے والا کہنا	۹۸۱	۱۴۸: باب
۹۹۸	۱۴۱۶: باپ کا اولاد سے انکار کرنا		۱۴۸: باب
	۱۴۱۷: قیافہ شناسی کے بارے میں	۹۸۲	۱۴۸: باب
۹۹۹	۱۴۱۸: آنحضرت ﷺ کا ہدیہ دینے پر رغبت دلانا		۱۴۸: باب
	۱۴۱۹: ہدیہ یا عہدہ دینے کے بعد واپس لینے کی کراہت کے متعلق	۹۸۳	۱۴۸: باب
۱۰۰۰			۱۴۸: باب

## أَبْوَابُ الدِّيَّاتِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### البواب دیت

جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں

۹۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّيَّةِ

۹۳۸: باب دیت

كَمْ هِيَ مِنَ الْأَبْلِ

میں کتنے اونٹ دئے جائیں

۱۳۰۶: حضرت حنف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتلِ خطاء کی دیت میں بیس اونٹ اور بیس اونٹیاں ایک سالہ، بیس اونٹ دو سالہ، بیس اونٹ تین سالہ اور بیس اونٹ چار سالہ (کل ایک سواونٹ) دیت مقرر فرمائی۔

۱۳۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خَشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَةِ الْخَطَا عِشْرِينَ بِنْتِ مَخَاضٍ وَعِشْرِينَ بِنْتِ مَخَاضٍ ذُكُورًا وَعِشْرِينَ بِنْتِ لُبُونٍ وَعِشْرِينَ جَذَعَةً وَعِشْرِينَ حِقَّةً.

۱۳۰۷: روایت کی ابن ابی زائدہ نے اور ابو خالد احمر نے حجاج بن ارطاة سے اسی کے مثل۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے ابن مسعود کی حدیث کو ہم صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابن مسعود سے موقوفاً بھی مروی ہے بعض اہل علم اسی طرف گئے ہیں۔ امام احمد اور اسلم کا یہی قول ہے۔ اہل علم کا اسی پر اجماع ہے کہ دیت تین سالوں میں ہر سال ایک تہائی کے حساب سے لی جائے۔ وہ کہتے ہیں کہ قتلِ خطاء کی دیت عاقلہ پر ہے۔ بعض علماء کے نزدیک عاقلہ سے مرد کی طرف سے رشتہ دار مراد ہیں۔ امام شافعی اور امام مالک کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ دیت عصب مردوں پر ہے۔ عورتوں پر نہیں۔ پھر ان میں سے ہر ایک ربع دینار ادا کرے۔ بعض کہتے ہیں کہ نصف دینار ادا کرے۔ اگر دیت پوری ہو جائے تو ٹھیک ورنہ باقی دیت

۱۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامِ الرَّفَاعِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ نَحْوَهُ وَفِي النَّبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مُوقُوفًا وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَأَسْحَقَ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ الدِّيَّةَ تُؤْخَذُ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ فِي كُلِّ سَنَةٍ ثَلَاثُ الدِّيَّةِ وَرَأَوْنَا دِيَةَ الْخَطَا عَلَى الْعَاقِلَةِ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنَّ الْعَاقِلَةَ قَرَابَةُ الرَّجُلِ مِنْ قِبَلِ أَبِيهِ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا الرِّبَّةُ عَلَى الرَّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ مِنَ الْعَصَبَةِ وَيُحْمَلُ وَكُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ رُبْعَ دِينَارٍ وَقَدْ قَالَ بَعْضُهُمْ إِلَى نِصْفِ دِينَارٍ فَإِنْ تَمَّتْ

ان کے قریبی قبائل میں سے قریب ترین قبیلے پر زخم کی جائے۔

۱۲۰۸: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی شخص نے کسی کو عمداً قتل کیا تو اسے مقتول کے وارثوں کے حوالے کر دیا جائے۔ اگر وہ چاہیں تو اسے قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو دیت لے لیں اور دیت میں انہیں تیس، تین سالہ تیس، چار سالہ اور چالیس حاملہ اونٹنیاں دینی پڑیں گی اور اگر صلح کر لیں تو وہی کچھ ہے جس پر صلح کر لیں اور یہ دیت عاقلہ پر سخت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۳۹: باب دیت

کتنے دراہم سے ادا کی جائے

۱۲۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار درہم دیت مقرر کی۔

۱۲۱۰: ہم سے روایت کی سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمر و بن دینار سے انہوں نے مکرمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند اور اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کیا۔ ابن عیینہ کی حدیث میں اس سے زائد الفاظ ہیں۔ محمد بن مسلم کے علاوہ کسی اور نے ابن عباسؓ سے یہ حدیث نقل نہیں کی۔ بعض اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں دیت دس ہزار درہم ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ دیت صرف اونٹوں سے دی جاتی ہے اور ان کی تعداد سو اونٹ ہے۔

۹۴۰: باب ایسے زخم کی دیت

الدِّيَةُ وَالْأَنْظَرَ إِلَى أَقْرَبِ الْقَبَائِلِ مِنْهُمْ فَأَلْزَمُوا ذَلِكَ.

۱۲۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَنَا حَبَّانُ قَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَمَّدًا أَدْفَعِ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاءَ وَأَقْتُلُوا وَإِنْ شَاءَ وَآخِذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعُونَ خَلْفَةً وَمَا صَلَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذَلِكَ لِتَشْدِيدِ الْعَقْلِ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثُ حَسَنٍ غَرِيبٌ.

۹۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ

كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ

۱۲۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِيءٍ قَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ الطَّلَافِيُّ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا.

۱۲۱۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا يَذْكُرُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الدِّيَةَ عَشْرَةَ أَلْفٍ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا أَعْرِفُ الدِّيَةَ إِلَّا مِنَ الْإِبِلِ وَهِيَ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ.

۹۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي

جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے

المَوْضِحَةُ

۱۳۱۱: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے زخم جن میں ہڈی ظاہر ہو جائے۔ پانچ پانچ اونٹ دیت ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے کہ ایسے زخموں میں پانچ اونٹ دیت ہے۔

۱۳۱۱: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَوَاضِحِ خُمْسُ خُمْسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْتَحَقَّ أَنْ فِي الْمَوْضِحَةِ خُمْسًا مِنَ الْإِبِلِ .

۹۳۱: باب انگلیوں کی دیت

۹۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْأَصَابِعِ

۱۳۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے ایک انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

۱۳۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ وَقِيدٍ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةُ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ لِكُلِّ أَصْبَعٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ يَقُولُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ .

۱۳۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ یعنی انگوٹھا اور چھوٹی انگلی دیت میں برابر ہیں۔

۱۳۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۳۲: باب (دیت) معاف کر دینا

۹۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ

۱۳۱۴: ابوسفر کہتے ہیں کہ قریش کے ایک آدمی نے ایک انصاری کا دانت توڑ دیا۔ اس نے حضرت معاویہ کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا اور کہا کہ اے امیر المؤمنین اس نے میرا دانت اکھاڑ دیا ہے۔ حضرت معاویہ نے فرمایا ہم تمہیں راضی کر دیں گے۔ اس پر دوسرے آدمی نے منت سماجت شروع کر دی یہاں تک کہ معاویہ تک آگئے۔ حضرت معاویہ نے فرمایا تم جانو اور تمہارا ساتھی

۱۳۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ثَنَا أَبُو السَّفَرِ قَالَ دَقَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ هَذَا دَقَّ سِنِّي فَقَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّا سَتْرُضِيكَ وَالْحَ الْأَخْرُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَبْرَمَهُ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ شَانِكَ

جانے۔ ابورداءؓ بھی اس وقت بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اگر کسی شخص کو اس کے جسم میں کوئی زخم وغیرہ آجائے اور وہ زخم دینے والے کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند فرماتے اور ایک گناہ بخش دیتے ہیں۔ انصاری نے کہا کیا آپؐ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ فرمایا ہاں میرے ان کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ کر لیا۔ انصاری نے کہا میں اسے معاف کرتا ہوں۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا اب کوئی حرج نہیں لیکن میں تمہیں محروم نہیں رکھوں گا۔ پھر اسے کچھ مال دینے کا حکم دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہمیں ابوسفرد کے ابو درداءؓ سے سماع کا علم نہیں۔ ابوسفرد کا نام سعید بن احمد ہے۔ انہیں ابن محمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

۹۴۳: باب جس کا

سر پتھر سے کچل دیا گیا ہو

۱۴۱۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی کہیں جانے کے لیے نکلی اس نے چاندی کا زیور پہنا ہوا تھا۔ ایک یہودی نے اسے پکڑ لیا اور اس کا سر پتھر سے کچل دیا اور زیور اتار لیا۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ ابھی اس میں تھوڑی سی جان باقی تھی کہ لوگ پہنچ گئے اور اس عورت کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا تمہیں کس نے قتل کیا، کیا فلاں نے قتل کیا۔ اس نے اشارہ کیا کہ نہیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس یہودی کا نام لیا تو اس عورت نے سر سے اشارہ کر دیا کہ ہاں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ وہ یہودی پکڑا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا۔ پس نبی اکرم ﷺ نے اس یہودی کا سر پتھر سے کچلنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ قصاص صرف تلوار ہی سے لیا جائے۔

بِصَاحِبِكَ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَتَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهِ حَاطِيَةٌ فَقَالَ أَلَا نَصَارِيٌّ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ أَذْنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي قَالَ فَاِنِّي أَذْرُهَالَهُ قَالَ مُعَاوِيَةُ لِأَجْرَمَ لَا أُخَيِّبُكَ فَأَمَرَ لَهُ بِمَالٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا أَعْرِفُ لِأَبِي السَّفَرِ سَمَاعًا مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبُو السَّفَرِ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ أَحْمَدَ وَيُقَالُ ابْنُ يُحْمَدَ الثَّوْرِيُّ.

۹۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ رُضِخَ

رَأْسُهُ بِصَخْرَةٍ

۱۴۱۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْصَاحٌ فَأَخَذَهَا يَهُودِيٌّ فَرَضَخَ رَأْسَهَا وَأَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْخَلْيِ قَالَ فَأَذْرِكْتُ وَبِهَارَمْتُ فَاتَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكَ أَفْلَانٌ فَقَالَتْ بَرَأْسَهَا لَا قَالَ أَفْلَانٌ حَتَّى سَمِيَّ الْيَهُودِيَّ فَقَالَتْ بَرَأْسَهَا نَعَمْ قَالَ فَأَخَذَ فَأَعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجْرَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا قَوْلَ إِلَّا بِالسَّيْفِ.

## باب مؤمن کے قتل پر عذاب کی شدت

۱۳۱۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پوری دنیا کا ختم ہو جانا ایک مسلمان مرد کے قتل ہو جانے سے سہل ہے۔

۱۳۱۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی محمد بن شعبہ نے انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے اسی کی مانند غیر مرفوع روایت نقل کی۔ یہ حدیث ابن عدی کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، ابن عباس، ابوسعید، ابو ہریرہ، عقبہ بن عامر، اور بریدہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ سفیان ثوری، یعلیٰ بن عطاء سے عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث اسی طرح موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ اور یہ مرفوع حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

## باب خون کے فیصلے

۱۳۱۸: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندوں کے درمیان سب سے پہلے خون (قتل) کا فیصلہ کریں گے۔ حضرت عبد اللہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ کئی راوی اس حدیث کو اسی طرح اعمش سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی اعمش سے غیر مرفوع بھی نقل کرتے ہیں۔

۱۳۱۹: روایت کی ابو وائل سے انہوں نے عبد اللہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندوں کے درمیان سب سے پہلے جس چیز کا فیصلہ ہوگا وہ خون (یعنی قتل) ہیں۔

۱۳۲۰: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندوں کے درمیان سب سے پہلے خون (قتل) کا

## ۹۳۴: بَاب مَا جَاءَ فِي تَشْدِيدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

۱۳۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ بَزِيْعٍ قَالَا لَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَرِوَالِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنَ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ.

۱۳۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ عَنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ وَبُرَيْدَةَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو وَهَكَذَا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ فَلَمْ يَرْفَعَهُ وَهَكَذَا رَوَى سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مَوْقُوفًا وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ.

## ۹۳۵: بَابُ الْحُكْمِ فِي الدِّمَاءِ

۱۳۱۸: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرْفُوعًا وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ.

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ.

۱۳۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ



فیصلہ ہوگا

۱۳۲۱: یزید رقاشی، ابوالحکم بجلی سے نقل کرتے ہیں کہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ذکر کر رہے تھے کہ اگر تمام آسمانوں و زمین والے کسی مؤمن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں دھکیل دیں گے۔

یہ حدیث غریب ہے۔

۹۳۶: باب اگر کوئی شخص اپنے

بیٹے کو قتل کر دے تو قصاص لیا جائے یا نہیں

۱۳۲۲: حضرت سراقہ بن مالک سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ بیٹے سے باپ کا قصاص لیتے تھے لیکن باپ سے بیٹے کا قصاص نہیں لیتے تھے۔ اس حدیث کو ہم سراقہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اور یہ سند صحیح نہیں۔ اسماعیل بن عیاش نے ثنی بن صباح سے روایت کیا ہے اور ثنی بن صباح کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اور پھر یہ حدیث ابو خالد احمر سے بھی منقول ہے۔ ابو خالد احمر حجاج سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ عمر سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسل بھی منقول ہے لیکن اس میں اضطراب ہے۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ اگر کوئی باپ اپنے بیٹے کو قتل کر دے تو وہ قصاص میں قتل نہ کیا جائے اور اسی طرح باپ اگر بیٹے پر زنا کی تہمت لگائے تو اس پر حد قذف قائم نہ کی جائے۔

۱۳۲۳: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ باپ بیٹے کے قتل کے جرم میں قتل نہ کیا جائے۔

۱۳۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدَّمَاءِ.

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ثَنَا أَبُو الْحَكَمِ الْجَلِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكَرُ أَنَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكْبَهُمُ اللَّهُ فِي النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۹۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ

ابْنَهُ يُقَادِمُهُ أَمْ لَا

۱۳۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سُرَّاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِذُ الْآبَ مِنْ ابْنِهِ وَلَا يَقْبِذُ الْإِبْنَ مِنْ أَبِيهِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُرَّاقَةَ الْأَمْنِ هَذَا الْوَجْهَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ رَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ وَالْمُثَنَّى ابْنُ الصَّبَّاحِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَقَدَرُوا هَذَا الْحَدِيثَ أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدَرُوا هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ مُرْسَلًا وَهَذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْآبَ إِذَا قَتَلَ ابْنَهُ لَا يَقْتُلُ بِهِ وَإِذَا قَدَفَهُ لَا يَحُدُّ.

۱۳۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَالِدِ.

۱۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجدوں میں حدیں قائم نہ کی جائیں (یعنی حد قف و دیگر) اور باپ کو بیٹے کے قتل کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

اس حدیث کو ہم صرف اسمعیل بن مسلم کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ اسمعیل بن مسلم ہی ہیں۔ بعض علماء نے ان کے حافظے پر کلام کیا ہے۔

۹۴۷: باب مسلمان کا قتل

تین باتوں کے علاوہ جائز نہیں

۱۴۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ تین صورتوں کے علاوہ اس کا خون حلال نہیں۔ شادی شدہ زانی۔ قتل کرنے والا اور دین اسلام کو چھوڑنے اور جماعت سے الگ ہونے والا (مرد) اس باب میں حضرت عثمانؓ، عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۴۸: باب معاہدہ قتل کرنے کی ممانعت

۱۴۲۶: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے کسی معاہدہ (یعنی وہ کافر جس سے حاکم کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کیا ہوا ہو) کو قتل کر لیا جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے پناہ دی تھی تو اس نے اللہ کی پناہ کو توڑ ڈالا۔ ایسا شخص جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا جو ستر برس کی مسافت سے آتی ہے۔ اس باب میں ابو بکرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ ہی سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔

۹۴۹: باب

۱۴۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو عامر کے دو آدمیوں کی

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَرْفُوعًا الْأَمِنْ حَدِيثٌ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۹۴۷: بَابُ مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ

مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدِي ثَلَاثٍ

۱۴۲۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِأَحَدِي ثَلَاثِ الثَّيْبِ الزَّانِي وَالنَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكِ لِدِينِهِ الْمُفَارِقِ لِلْجَمَاعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۴۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُقْتَلُ نَفْسًا مُعَاهَدَةً

۱۴۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَمِنْ قَتْلُ نَفْسًا مُعَاهَدَةً لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَقَدْ أَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يُرَخَّ رَابِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ خَرِيْفًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۴۹: بَابُ

۱۴۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بِنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

جن کے ساتھ آپ ﷺ کا عہد تھا دو مسلمانوں سے دیت دلوالی (یعنی ان کے قتل کی بنا پر) یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوسعید بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

۹۵۰: باب مقتول کے ولی کو اختیار

ہے چاہے تو قصاص لے ورنہ معاف کر دے

۱۳۲۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ نے جب اپنے رسول ﷺ کو مکہ پر فتح عطا فرمائی تو آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا جس کا کوئی رشتہ دار قتل ہو جائے وہ معاف کرنے یا قتل کرنے میں سے جس کو بہتر سمجھے اختیار کرے۔ اس باب میں حضرت وائل بن حجر، انس، ابوشریحؓ اور خویلد بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۳۲۹: حضرت ابوشریح کعمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرمت کی جگہ ٹھہرایا ہے لوگوں نے نہیں۔ پس جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ یہاں کسی کا خون نہ بہائے اور نہ ہی اس میں سے کوئی درخت اکھاڑے اور اگر کوئی میرے مکہ کو فتح کرنے کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہوئے اپنے لئے رخصت کی راہ نکالے (تو اس سے کہہ دیا جائے) کہ اللہ تعالیٰ نے اسے میرے لیے حلال کیا ہے۔ لوگوں نے نہیں۔ اور پھر میرے لئے بھی اس کی حرمت کو دن کے ایک مخصوص حصے میں حلال کیا گیا اور اس کے بعد قیامت تک کے لئے حرام کر دیا گیا۔ اسے قبیلہ بنو خزاعہ تم نے بنو ہذیل کے فلاں شخص کو قتل کر دیا ہے میں اس کی دیت دلوانے کا اعلان کرتا ہوں۔ آج کے بعد اگر کسی شخص کا کوئی (قریبی) قتل کر دیا گیا تو اس کے اہل و عیال کو اختیار ہے اگر وہ چاہیں تو قاتل کو قتل کریں ورنہ دیت لے لیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حدیث ابو ہریرہؓ بھی حسن صحیح ہے۔ شیبان بھی یحییٰ بن کثیر سے اس کی مثل روایت

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَى الْعَامِرِيِّينَ بِبَدِيَةِ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ لُهُمَا عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لِأَنَّغَرَفَهُ الْأَمِينَ هَذَا الْوَجْهَ وَأَبُو سَعْدٍ الْبَقَالُ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ الْمِرْزَبَانَ.

۹۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي حُكْمِ وَلِيِّ

الْقَتِيلِ فِي الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ

۱۳۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ وَيَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمَدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يَعْفُوَ وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَانْسِ وَأَبِي شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو.

۱۳۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثنا بَنُ أَبِي ذَيْبٍ قَالَ قَالَ ثَبِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحِ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيهَا دَمًا وَلَا يَعْصِدَنَّ فِيهَا شَجَرًا فَإِنْ تَرَخَّصَ مَرَّحِصٌ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ أَحَلَّهَا لِي وَلَمْ يُحَلِّهَا لِلنَّاسِ وَإِنَّمَا أَحَلَّ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ أَنْكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هَذَا الرَّجُلَ مِنْ هَذِيلٍ وَإِنَّ عَاقِلَهُ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ إِمَّا أَنْ يَقْتُلُوا أَوْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَاهُ شَيْبَانٌ أَيْضًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ مِثْلَ هَذَا

کرتے ہیں۔ ابوشریح نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مقتول کے ورثا کو اختیار ہے کہ چاہیں تو قاتل کو قتل کر دیں یا معاف کر دیں۔ یادیت لے لیں۔ بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں۔ امام احمد اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۳۳۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی نے کسی کو قتل کر دیا تو اسے مقتول کے ورثا کے حوالہ کیا گیا تو اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ سچ کہتا ہے اور تم نے اس کو قصاص کے طور پر قتل کر دیا تو تم جہنم میں جاؤ گے۔ اس پر اس نے اسے معاف کر دیا۔ چنانچہ اس کے ہاتھ پیچھے بندھے ہوئے تھے اور وہ انہیں کھینچتا ہوا وہاں سے نکلا۔ اس کے بعد اس کا نام ذالنجہ مشہور ہو گیا۔ (یعنی تمے والا) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۹۵۱: باب مثله کی ممانعت

۱۳۳۱: سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو کسی لشکر کا امیر مقرر کرتے تو اسے خاص طور پر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے اور اپنے مسلمان ساتھیوں سے بھلائی کرنے کی وصیت کرتے۔ پھر فرماتے اللہ تعالیٰ کے نام سے اس کے راستے میں کفار سے جہاد کرو۔ خیانت نہ کرو عہد شکنی نہ کرو، مثله نہ کرو (یعنی اعضاء جسم نہ کاٹو) اور بچوں کو قتل نہ کرو۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، شداد بن اوس، مغیرہ رضی اللہ عنہ، یحییٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ اور ابویوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم نے مثله کو مکروہ کہا ہے۔

۱۳۳۲: حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں احسان کو لازم رکھا لہذا جب قتل کرو تو اچھے طریقے سے کرو۔ جب ذبح کرو تو اچھے

وَرَوَى عَنْ أَبِي شُرَيْحِ الْخَزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ لَهُ فِتِيلٌ فَلَهُ أَنْ يَقْتُلَ أَوْ يَغْفُوَ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ وَذَهَبَ إِلَى هَذَا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ.

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَفِعَ الْقَاتِلُ إِلَى وَلِيِّهِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلَا عَنْهُ الرَّجُلُ وَكَانَ مَكْتُوفًا بِسَعَةِ قَالَ فَخَرَجَ يَجْرُ نِسْعَتَهُ فَكَانَ يُسَمَّى ذَا النِّسْعَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

### ۹۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمَثَلَةِ .

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ صَاةً فِي خَاصَّةٍ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَقَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاتْلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَغْدُرُوا وَلَا تَمْثَلُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلِيَاءَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَسَمْرَةَ وَالْمَغِيرَةَ وَيَعْلَى بْنِ مَرَّةٍ وَأَبِي أَيُّوبَ حَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَكَرِهَ أَهْلُ الْعِلْمِ الْمَثَلَةَ.

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصُّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ

طریقے سے کرو۔ جب تم میں سے کوئی ذبح کرنا چاہے تو وہ اپنی چھری تیز کر لے اور ذبیحہ کو آرام دے (یعنی تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوالاشعث کا نام شرجیل بن اُدہ ہے۔

۹۵۲: باب (جنین) حمل ضائع کر دینے کی دیت

۱۳۳۳: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو عورتوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا تو ایک نے دوسری کو پتھر یا خیمے کی کوئی میخ وغیرہ مار دی جس سے اس کا حمل ضائع ہو گیا۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کے طور پر ایک غلام یا باندی دینے کا حکم دیا اور اسے (یعنی دیت کو) قاتل عورت کے خاندان کے ذمہ قرار دیا۔ حسن کہتے ہیں زید بن حباب نے بواسطہ سفیان، منصور سے یہ حدیث روایت کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنین (حمل گرانے والی) کی دیت میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا تو جس کے متعلق فیصلہ کیا تھا اس نے کہا کیا ہم سے اس کی دیت دلوار ہے ہیں جس نے نہ کھایا نہ پیا اور نہ چننا۔ ایسی چیز کا خون تو رائیگاں ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو شاعروں کی طرح باتیں کرتا ہے۔ بے شک اس کی دیت ایک غرہ ہے چاہے غلام ہو یا لونڈی۔ اس باب میں حمید بن مالک بن نابذ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ غرہ سے مراد ایک غلام یا لونڈی یا پانچ سو درہم ہیں۔ بعض فرماتے ہیں گھوڑا یا خچر بھی اس میں داخل ہیں۔

۹۵۳: باب مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے

۱۳۳۵: شعبی ابو حنیفہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی سے کہا: امیر المؤمنین کیا آپ کے پاس کوئی ایسی تحریر ہے جو

كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَةَ وَلْيُجِدْ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ فَأَبُو الْأَشْعَثِ اسْمُهُ شَرْحِبِيلُ بْنُ أَدَةَ.

۹۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْجَنِينِ

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ أُمَّرَاتَيْنِ كَانَتَا صَرَتَيْنِ فَرَمَتَا أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودٍ فَسَطِطَا فَأَلْقَتَا جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرَأَةِ قَالَ الْحَسَنُ وَثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ بِهِذَا الْحَدِيثِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بَغْرَةً عَبْدًا أَوْ أَمَةً فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ أَنْعُطِي مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ بَلَى فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدًا أَوْ أَمَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْغُرَّةُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً أَوْ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَقَالَ بَعْضُهُمُ أَوْ فَرَسٌ أَوْ بَعْلٌ.

۹۵۳: بَابُ مَا جَاءَ لَا يَقْتُلُ مُسْلِمًا بِكَافِرٍ

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ ثَنَا أَبُو جَحْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ

اللہ کی کتاب میں نہ ہو۔ حضرت علیؑ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو وجود بخشا۔ مجھے علم نہیں کہ کوئی ایسی چیز ہو جو قرآن میں نہ ہو البتہ ہمیں قرآن کی وہ سمجھ ضرور دی گئی ہے جو کسی انسان کو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔ پھر کچھ چیزیں ہمارے پاس مکتوب بھی ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا وہ کیا ہیں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا اس میں دیت ہے اور قیدیوں یا غلاموں کے آزاد کرنے کا ذکر ہے اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت علیؑ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انسؒ شافعیؒ، احمد اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ کہ مؤمن

کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ ذمی کافر کے بدلے مسلمان کو بطور قصاص قتل کیا جائے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۳۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اسی سند سے نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ کافر کی دیت مؤمن کی دیت کا نصف ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی اس باب میں منقول حدیث حسن ہے۔ اہل علم کا یہود و نصاریٰ کی دیت میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم اس طرف گئے ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ یہودی اور نصرانی کی دیت مسلمان کی دیت سے آدھی ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ یہودی اور نصرانی کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم ہے۔ امام مالکؒ، شافعیؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی کی دیت مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنِينَ هَلْ عِنْدَكُمْ سِوَاءُ فِي بَيْضَاءَ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسْمَةَ مَا عَلِمْتُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللَّهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ فِيهَا الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ عَلِيٌّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْمُعَاهِدِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۱۳۳۶: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ أَحْمَدَ ثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَّةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ حَدِيثٌ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَفِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي دِيَّةِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ فَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ دِيَّةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ نِصْفُ دِيَّةِ الْمُسْلِمِ وَبِهَذَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَرَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ دِيَّةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَدِيَّةُ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانُ مِائَةٍ وَبِهَذَا يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ دِيَّةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ مِثْلُ دِيَّةِ الْمُسْلِمِ هُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

۹۵۴: باب جو اپنے غلام کو قتل کر دے

۱۳۳۷: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے اپنے غلام کو قتل کر دیا تو اس کے بدلے اسے قتل کریں گے اور جس نے اپنے غلام کے اعضاء (ناک، کان وغیرہ) کاٹے ہم بھی اس کے اعضاء (ناک، کان وغیرہ) کاٹیں گے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض علماء تابعین اور ابراہیم نخعی کا یہی مذہب ہے بعض اہل علم جن میں حضرت حسن بصریؒ اور عطاء بن ابی رباحؒ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں کہ آزاد اور غلام کے درمیان خون اور زخم میں قصاص نہیں۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اگر مالک اپنے غلام کو قتل کرے تو اس سے قصاص نہ لیا جائے لیکن اگر غلام کسی اور کا ہو تو اس کے بدلے آزاد کو بھی قتل کیا جائے۔ سفیان ثوری کا یہی قول ہے۔

۹۵۵: باب بیوی کو اس کے

شوہر کی دیت سے ترکہ ملنے کا

۱۳۳۸: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ دیت مرد کے قبیلے پر ہے اور عورت خاوند کی دیت سے وارث نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے حضرت عمرؓ کو خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت میں سے ورثہ دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر علماء کا عمل ہے۔

۹۵۶: باب قصاص کے بارے میں

۱۳۳۹: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹ دیا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اسکے دودانت گر گئے۔ پھر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اپنے بھائی کو اونٹ کی طرح کاٹتے ہیں۔ تمہارے

۹۵۴: بَاب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سُمْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ إِلَى هَذَا وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ قِصَاصٌ فِي النَّفْسِ وَلَا فِي مَا دُونَ النَّفْسِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَأَسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا قَتَلَ عَبْدَهُ لَا يُقْتَلُ بِهِ وَإِذَا قَتَلَ عَبْدٌ غَيْرَهُ قُتِلَ بِهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

۹۵۵: بَاب مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ

تَرِكٌ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَبُو عَمَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتَّى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكَلَابِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِثَ امْرَأَةً أَشِيمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۹۵۶: بَاب مَا جَاءَ فِي الْقِصَاصِ

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّارَةَ بِنَ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ نَيْبَتَاهُ فَاحْتَضَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعْصُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ

لئے کوئی دیت نہیں۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی ”وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ“ کہ زخموں کا بدلہ بھی دیا جائے۔ اس باب میں یعلیٰ بن امیہ اور سلمہ بن امیہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ دونوں بھائی ہیں۔ حدیث عمران بن حصین ”حسن صحیح“ ہے۔

۹۵۷: باب تہمت میں قید کرنا

۱۳۳۰: حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کسی تہمت کی وجہ سے قید کیا تھا پھر بعد میں اسے چھوڑ دیا۔

اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ بہز بن حکیم کی حدیث حسن ہے اور اسمعیل بن ابراہیم بھی بہز بن حکیم سے طویل حدیث نقل کرتے ہیں۔

۹۵۸: باب اپنے مال کی

حفاظت میں مرنے والا شہید ہے

۱۳۳۱: حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، سعید بن زیدؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ، ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ عبد اللہ بن عمرو کی حدیث حسن ہے اور ان سے متعدد سندوں سے مروی ہے۔ بعض اہل علم نے جان و مال کی حفاظت میں لڑنے کی اجازت دی ہے۔ ابن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ اپنے مال کی حفاظت میں لڑے اگرچہ دودرہم ہوں۔

كَمَا يَعْصُ الْفَحْلُ لِأَدِيَةِ لَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةَ وَسَلْمَةَ بْنِ أُمِيَّةَ وَهُمَا أَخَوَانِ حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تَهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ بَهْزٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْرَوَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ هَذَا الْحَدِيثَ أَتَمَّ مِنْ هَذَا وَأَطْوَلَ.

۹۵۸: بَابُ مَا جَاءَ مَنْ قُتِلَ

دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

۱۳۳۱: حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شَيْبٍ وَحَاتِمُ بْنُ سِبَاةِ الْمُرُوزِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍ وَبْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَمْرٍ وَبْنِ نَفِيلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْرَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ وَقَدْرَخَصَ بَعْضُ أَهْلِ



الْعَلَمِ لِلرَّجُلِ أَنْ يُقَاتِلَ عَنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَقَالَ ابْنُ  
الْمُبَارَكِ يُقَاتِلُ عَنْ مَالِهِ وَلَوْ ذُرْهَمَيْنِ .

۱۳۴۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کا مال ناحق طور پر لینے کا ارادہ کیا گیا وہ لڑا اور مارا گیا تو وہ شہید ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳۴۳: حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنِي إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَأَنْسَى عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بغيرِ حَقِّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ .

۱۳۴۴: محمد بن بشار اس حدیث کو عبدالرحمن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ عبداللہ بن حسن سے وہ ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے وہ عبداللہ بن عمرو سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۳۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .

۱۳۴۵: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ اپنے دین کی حفاظت میں قتل ہونے والا بھی شہید ہے۔ اور اہل و عیال کی حفاظت میں قتل ہونے والا بھی شہید ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابراہیم بن سعد سے متعدد افراد نے اسی طرح اسی کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ یعقوب بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف زہری ہیں۔

۱۳۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَعْدِ نَحْوِ هَذَا وَيَعْقُوبُ هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفِ الزُّهْرِيِّ .

۹۵۹: باب قسامت کے بارے میں

۹۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَسَامَةِ

۱۳۴۶: حضرت رافع بن خدیج سے روایت ہے حضرت عبداللہ بن سہل بن زید اور حمیصہ بن مسعود بن زید سفر میں ایک ساتھ روانہ ہوئے لیکن خیبر پہنچنے پر وہ دونوں الگ ہو گئے پھر حضرت حمیصہ نے عبداللہ بن سہل کو مقتول پایا۔۔ چنانچہ وہ خود حمیصہ بن مسعود اور عبدالرحمن بن سہل نبی اکرم ﷺ کی خدمت

۱۳۴۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ قَالَ يَحْيَى وَحَسِبْتُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحِيصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَ بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فَيَ بَعْضُ مَا هُنَاكَ ثُمَّ

میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمن ان میں سے چھوٹے تھے انہوں نے گفتگو کرنا چاہی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو۔ وہ دونوں خاموش ہو گئے اور ان کے دوسرے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی پھر یہ بھی ان کے ساتھ بولنے لگے اور نبی اکرم ﷺ سے عبداللہ بن سہل کے قتل کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم پچاس قسمیں کھا سکتے ہو کہ انہیں فلاں نے قتل کیا ہے۔ تاکہ تم اپنے ساتھی کی دیت یا قصاص لینے کے مستحق ہو جاؤ۔ (یا فرمایا اپنے مقتول کی) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے دیکھا نہیں تو کیسے قسم کھالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر یہودی پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے۔ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ ہم کیسے کافر قوم کی قسموں کا اعتبار کر لیں۔ جب نبی اکرم ﷺ نے یہ معاملہ دیکھا تو اپنی طرف سے دیت ادا فرمائی۔

۱۳۴۷: بشیر بن یسار سے انہوں نے سہل بن ابو حمزہ اور رافع بن خدیج سے اسی حدیث کی مانند۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ قسامت کے بارے میں اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ بعض فقہائے مدینہ کے خیال میں قسامت سے قصاص آتا ہے۔ بعض اہل کوفہ اور دیگر علماء فرماتے ہیں کہ قسامت سے قصاص واجب نہیں ہوتا صرف دیت واجب ہوتی ہے۔

إِنَّ مُحَيِّصَةَ وَجَدَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ فَيَبِلًا قَدْ قُتِلَ فَأَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَخُوَيْصَةَ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبِيهِ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِيرَ الْكَبِيرِ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ أَتَخْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَخْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتَسِرْ نُكْمَ يَهُودَ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى عَقْلَهُ.

۱۳۴۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْقَسَامَةِ وَقَدَرَأَى بَعْضُ فُقَهَاءِ الْمَدِينَةِ الْقَوْدَ بِالْقَسَامَةِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْقَسَامَةَ لَا تُوَجِّبُ الْقَوْدَ وَأَنَّهَا تُوَجِّبُ الدِّيَةَ.

## أَبْوَابُ الْحُدُودِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ حُدُودِ

جورسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۹۶۰: باب جن پر حدود واجب نہیں

۱۳۳۸: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین قسم کے آدمیوں سے قلم اٹھایا گیا، سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے، بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے اور پاگل یہاں تک کہ اس کی عقل لوٹ آئے۔ اسی باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت علیؑ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے اور کئی سندوں سے حضرت علیؑ سے ہی منقول ہے۔ بعض راوی اس میں ”بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے“ کے الفاظ بھی ذکر کرتے ہیں۔ حضرت حسن کا حضرت علیؑ سے سماع ہمارے علم میں نہیں۔ یہ حدیث عطاء بن سائب سے بھی منقول ہے۔ عطاء بن سائب، ابو ظبیان سے اور وہ حضرت علیؑ سے اسی کی مثل مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ اعمش بھی یہی حدیث ابو ظبیان سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ حضرت علیؑ سے موقوفاً نقل کرتے ہیں۔ اہل علم کے نزدیک اسی حدیث پر عمل ہے۔ ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

۹۶۱: باب حدود کو ساقط کرنا

۱۳۳۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود کو دور کرو۔ اگر اس کے لئے کوئی راستہ ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دو امام کا غلطی سے معاف کر دینا، غلطی سے سزا دینے سے بہتر ہے۔

۹۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

۱۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطَعِيُّ ثَنَا بَشْرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَفَعَ الْقَلَمَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَشِبَّ وَعَنِ الْمَعْتُورِ حَتَّى يَعْقِلَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ حَدِيثٌ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَلِيٍّ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ وَعَنِ الْغُلَامِ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَلَا نَعْرِفُ لِلْحَسَنِ سَمَاعًا مِنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَاهُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ مَوْقُوفًا وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَالْعَمَلُ عَلِيٍّ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَبُو ظَبْيَانَ اسْمُهُ حُصَيْنُ بْنُ جُنْدَبٍ.

۹۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي دَرِّهِ الْحُدُودِ

۱۳۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ وَأَبُو عَمْرٍو وَالْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْرُءُوا وَالْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ.

۱۳۵۰: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ وَ لَمْ يَرْفَعَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ وَحَدِيثِ عَائِشَةَ لِأَنَّ عَرَفَةَ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ وَكَيْعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ نَحْوَهُ وَ لَمْ يَرْفَعَهُ وَرِوَايَةٌ وَكَيْعٌ أَصَحُّ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ هَذَا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ وَيَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ الْكُوفِيُّ اثْبَتَ مِنْ هَذَا وَأَقْدَمَ.

۱۳۵۰: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی وکیع نے انہوں نے زیاد بن زیاد سے، محمد بن ربیعہ کی حدیث کی مانند اور اس کو مرفوع نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث کو ہم صرف محمد بن ربیعہ کی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ محمد بن ربیعہ، یزید بن زیاد دمشقی سے نقل کرتے ہیں۔ وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں۔ وکیع بھی یزید بن زیاد سے اسی طرح کی حدیث غیر مرفوع نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے کئی صحابہؓ سے اسی کے مثل منقول ہے۔ یزید بن زیاد دمشقی ضعیف ہیں۔ اور یزید بن ابوزیاد کوئی ان سے اثبت اور اقدم ہیں۔

### ۹۶۲: باب مسلمان کے عیوب کی پردہ پوشی

۱۳۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَسَ مِنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْبَةَ بِنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَمْرٍ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رِوَايَةِ أَبِي عَوَانَةَ وَرَوَى اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عُثَيْدُ بْنُ اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنِي عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۱۳۵۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی مسلمان سے دنیاوی مصائب میں سے کوئی مصیبت دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن مصیبت دور فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں رہے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کو کئی راوی اعمش سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اعمش، ابوصالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے ابو عوانہ ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ اسباط بن محمد، اعمش سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ ہم سے یہ حدیث عبید بن اسباط بن محمد اپنے والد کے واسطے سے اعمش سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۳۵۳: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم

کرے اور نہ اسے ہلاکت میں ڈالے جس نے اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کی اللہ اس کی حاجت پوری کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی کسی مصیبت کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کر دے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب کو پوشیدہ رکھیں گے۔ یہ حدیث ابن عمر کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۹۶۳: باب حدود میں تلقین

۱۳۵۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ماعز بن مالک سے فرمایا، کیا تمہاری جو خبر ہم تک پہنچی ہے وہ صحیح ہے۔ عرض کیا (یا رسول اللہ) آپ کو میرے بارے میں کیا خبر پہنچی ہے۔ فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے فلاں قبیلے کی لڑکی کے ساتھ زنا کیا ہے۔ عرض کیا جی ہاں۔ پھر ماعز نے چار مرتبہ اقرار کیا۔ اور نبی اکرم نے ان کے رجم کا حکم دیا۔ اس باب میں سائب بن یزید سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے۔ شعبہ یہ حدیث سماک بن حرب سے اور وہ سعید بن جبیر سے مرسل نقل کرتے ہیں اور اس میں ابن عباسؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۹۶۴: باب معترف اپنے اقرار

سے پھر جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے

۱۳۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ماعز اسلمی، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ انہوں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ آپ نے ان سے منہ پھیر لیا۔ وہ دوسری طرف سے حاضر ہوئے اور پھر عرض کیا کہ میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے پھر منہ پھیر لیا وہ پھر دوسری جانب سے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے زنا کیا ہے۔ پھر آپ نے چوتھی مرتبہ ان کے رجم کرنے کا حکم دیا۔ پس انہیں چترین زمین کی طرف لے جا کر سنگسار کیا گیا جب انہیں چترین

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

۹۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ

۱۳۵۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقُّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ مَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةٍ أَلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدْتُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمْرَبَهُ فَرُجِمَ وَفِي الْبَابِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۹۶۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذَرْءِ الْحَدِّ

عَنِ الْمُعْتَرِفِ إِذَا رَجَعَ

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْأَخْرَقِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْأَخْرَقِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَمْرَبَهُ فِي الرَّابِعَةِ فَأَخْرَجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةَ فَرَّ يَسْتَدُّ حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ

تکلیف پہنچی تو بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے اس کے پاس اونٹ کا جبرٹا تھا اس نے اس سے انکو مارا اور لوگوں نے بھی مارا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گئے۔ لوگوں نے رسول اللہ سے اس کا ذکر کیا کہ جب انہوں نے پتھروں اور موت کی تکلیف محسوس کی تو بھاگ گئے۔ آپ نے فرمایا تم نے انہیں چھوڑ کیوں نہ دیا۔ یہ حدیث حسن ہے اور حضرت ابو ہریرہ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ ابوسلمہؒ بھی یہ حدیث جابر بن عبد اللہ سے مرفوعاً اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۳۵۶: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے دوبارہ اعتراف کیا تو اس مرتبہ بھی آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اقرار کیا۔ پھر آپ نے اس سے پوچھا کیا تم پاگل ہو۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو۔ اسے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے حکم دیا اور اسے عید گاہ میں سنگسار کیا گیا۔ لیکن جب اسے پتھر لگے تو بھاگ کھڑا ہوا اور پھر لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور سنگسار کر دیا۔ جب وہ فوت ہو گیا تو آپ نے اس کے حق میں کلمہ خیر فرمایا۔ لیکن نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس حدیث پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اقرار کرنے والے کے لئے چار مرتبہ اقرار کرنا ضروری ہے۔ پھر اس پر حد جاری کی جائے۔ امام احمد اور اسحق کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک ایک مرتبہ اقرار کرنے پر ہی حد جاری کر دی جائے۔ امام مالک اور شافعی کا یہی قول ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالدؓ کی حدیث ہے کہ دو آدمی نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان میں سے ایک نے عرض کیا کہ میرے بیٹے نے اس کی بیوی سے زنا کیا ہے۔ یہ حدیث طویل ہے۔ پھر آپ نے حضرت انیسؓ کو حکم دیا کہ صبح اس کی بیوی کے

لَحَى جَمَلٍ فَضْرَبَهُ بِهِ وَضْرَبَهُ النَّاسَ حَتَّى مَاتَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَحِينٌ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَ كُتْمُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا.

۱۳۵۶: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثنا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَرَفَ بِالزَّانَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْكَ جُنُونَ قَالَ لَا قَالَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فِي الْمِصْلِيِّ فَلَمَّا أَذْ لَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَفَادِرَكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْمُعْتَرِفَ بِالزَّانَا إِذَا أقرَّ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا أقرَّ عَلَى نَفْسِهِ مَرَّةً أَقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَحُجَّةُ مَنْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي زَانَى بِامْرَأَةٍ هَذَا الْحَدِيثُ بِطَوْلِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْدِيَا نَيْسَ إِلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنَّ

پاس جاؤ اگر وہ اقرار کر لے تو اسے سنگسار کر دو۔ چنانچہ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اگر چار مرتبہ اقرار کرے تو پھر سنگسار کرنا۔

۹۶۵: باب حدود میں سفارش کی ممانعت

۱۳۵۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قریش قبیلہ بنو مخزوم کی ایک عورت کے چوری کرنے پر رنجیدہ ہو گئے اور کہنے لگے کون رسول اللہ ﷺ سے اس کی سفارش کر سکتا ہے۔ سب نے کہا اسامہ بن زید کے سوا کون اس کی جرأت کر سکتا ہے۔ پس حضرت اسامہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے بات کی تو آپ نے فرمایا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو پھر کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کہ جب ان کا کوئی معزز چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔ اللہ کی قسم اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ اس باب میں مسعود بن عجماء (انہیں ابن اعجم بھی کہا جاتا ہے)، ابن عمر اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۶۶: باب رجم کی تحقیق

۱۳۵۸: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی۔ اس کتاب میں رجم کی آیت بھی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا ہی کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں طویل عرصہ گزرنے پر کوئی کہنے والا کہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب میں رجم (کا حکم) نہیں پاتے پس وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ ایک فریضہ کو چھوڑ کر گمراہ ہو جائیں۔ سن لو بے شک رجم اس زانی پر ثابت ہے جو شادی شدہ ہو اس پر گواہی قائم ہو جائے یا وہ خود اعتراف کرے یا حمل کی صورت میں ظاہر ہو۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

اَعْتَرَفَتْ فَارْجُمَهَا وَلَمْ يَقُلْ فَإِنْ اَعْتَرَفَتْ اَرْجَمَ مَرَّاتٍ.

۹۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُسْفَعَ فِي الْاِحْتِذَا

۱۳۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا اَهَمُّهُمْ شَأْنَ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أَسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِي حَدِّ مَنْ حُدِّدَ اللَّهُ ثُمَّ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَأَيُّمَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْعَجْمَاءِ وَيُقَالُ ابْنُ الْأَعْجَمِ وَابْنُ عُمَرَ وَجَابِرٍ حَدِيثٌ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْقِيقِ الرَّجْمِ

۱۳۵۸: حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شَيْبٍ وَاسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَحْلَالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْاَخْطَابِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ فِيمَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَإِنِّي خَائِفٌ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُولُ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضْلُوا بِتَرْكِ فَرِيضَةِ أَنْزَلَهَا اللَّهُ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أَحْصَنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ حَمْلًا أَوْ اِلْتِزَامًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۳۵۹: حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا پھر ان کے بعد ابو بکرؓ نے رجم کیا اور ان کے بعد میں نے رجم کیا اور اگر میں قرآن میں زیادتی کو ناپسند نہ کرتا تو مصحف میں لکھوادیتا۔ اس لیے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ بعد میں کچھ ایسے لوگ نہ آجائیں جو رجم کو قرآن کریم میں نہ پا کر اس کا انکار نہ کر دیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ سے حدیث منقول ہے۔ حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عمرؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۹۶۷: باب رجم صرف شادی شدہ پر ہے

۱۳۶۰: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہؓ، زید بن خالدؓ اور شبیلؓ سے سنا کہ یہ تینوں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر تھے کہ دو آدمی جھگڑا کرتے ہوئے حاضر خدمت ہوئے ان میں سے ایک آپؐ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا۔ میں آپؐ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپؐ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ اس پر اس کا مخالف بھی بول اٹھا جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیے اور مجھے اجازت دیجئے کہ میں عرض کروں۔ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کر لیا۔ مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم ہے تو میں نے سو بکریاں فدیے کے طور پر دیں اور ایک غلام آزاد کیا۔ پھر میری اہل علم سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا ہے اور اس شخص کی عورت پر رجم ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ وہ سو بکریاں اور غلام واپس لے لو۔ تمہارے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال

۱۳۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْمُونٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجِمَ أَبُو بَكْرٍ وَرَجِمْتُ وَلَوْلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَزِيدَ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِنِّي قَدْ خَشِيتُ أَنْ يَجِيءَ أَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُونَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَكْفُرُونَ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ حَدِيثٌ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى مِنْ غَيْرٍ وَجِهٍ عَنْ عُمَرَ.

۹۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ

۱۳۶۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشَبِيلِ انَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَمَقَامَ إِلَيْهِ أَحَدُهُمَا فَقَالَ أَنشُدْكَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ أَجَلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْضُ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَذَنَ لِي فَاتَكَلَّمْتُ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَزَنِي بِأَمْرَاتِهِ فَأَخْبِرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَقَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ لَقَيْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَرَعَمُوا أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةِ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَأَنَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قَاضِيَنَّ بَيْنَكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ الْمِائَةَ شَاةٍ وَالْخَادِمَ رَدُّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَاعْدُ يَا أَيُّسُّ عَلَى امْرَأَةٍ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمِهَا فَغَدَى عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَارْجُمِهَا.

جلاوطنی ہے۔ پھر فرمایا اے انیسؓ کل صبح اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اگر وہ اقرار کرے تو اسے رجم کرو۔ حضرت انیسؓ دوسرے دن گئے تو اس نے اعتراف کر لیا اس پر انہوں نے اسے سنگسار کیا۔



۱۳۶۱: ہم سے روایت کی اسحاق بن موسیٰ الأنصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے مرفوعاً اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۳۶۲: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی سند سے۔ مالک کی حدیث کی مثل۔ اس باب میں ابوبکرؓ، عبادہ بن صامتؓ، ابو ہریرہؓ، ابوسعید، ابن عباسؓ، جابر بن سمرةؓ، ہزالؓ، بریدہؓ، سلمہ بن محققؓ، ابو ہریرہؓ اور عمران بن حفصؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد کی حدیث حسن صحیح ہے۔

مالک بن انسؓ، معمر اور کئی راوی بھی یہ حدیث زہری سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ اسی سند سے یہ بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر باندی زنا کرے تو اسے سوکڑے مارو اگر چار مرتبہ زنا کرے تو چوتھی مرتبہ اسے فروخت کر دو خواہ بالوں کی رسی کے عوض ہی فروخت کرو۔ سفیان بن عیینہ بھی زہری سے وہ عبید اللہ سے اور وہ حضرت ابو ہریرہؓ، زید بن خالد اور شبلؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ..... الخ۔

ابن عیینہ نے دونوں حدیثیں ان تینوں حضرات سے نقل کی ہیں اور اس میں وہم ہے۔ وہ یہ کہ سفیان بن عیینہ نے ایک حدیث کے الفاظ دوسری میں داخل کر دیئے ہیں۔ صحیح حدیث وہی ہے جو زبیدی، یونس بن زید اور زہری کے ہتھیان سے، وہ عبید اللہ سے وہ ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اگر باندی زنا کرے تو..... الخ محدثین کے نزدیک یہ روایت صحیح ہے۔ شبل بن خالد صحابی نہیں ہیں۔ وہ عبید اللہ بن مالک اوسی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ ابن عیینہ کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

۱۳۶۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيِّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۱۳۶۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعَبْدَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَهَزَالَ وَبُرَيْدَةَ وَسَلْمَةَ ابْنِ الْمُحَقِّقِ وَأَبِي بَرْزَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَمَعْمَرٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا فَإِنْ زَنَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَيُعْطِهَا وَلَوْ بِصَفِيرٍ وَرَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشَبْلٍ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشَبْلٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَهَمَّ وَهَمَّ فِيهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَذْخَلَ حَدِيثًا فِي حَدِيثِ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى الزُّبَيْدِيُّ وَيُونُسُ ابْنُ يَزِيدٍ وَابْنُ أَحِبِّ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ وَهَذَا الصَّحِيحُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَشَبْلُ بْنُ خَالِدٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا رَوَى شَبْلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ الْأَوْسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان سے منقول ہے کہ فرمایا شبیل بن حامد نے۔ جو غلط ہے۔ صحیح نام شبیل بن خالد ہے۔ انہیں شبیل بن خلید بھی کہا جاتا ہے۔

۱۳۶۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات ذہن نشین کر لو کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے راستہ نکال دیا ہے۔ پس اگر زانی شادی شدہ ہوں تو انہیں سو کوڑے مارنے کے بعد سنگسار کر دیا جائے اور اگر غیر شادی شدہ ہوں تو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطن کرنا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے بعض علماء صحابہؓ، علی بن طالبؓ، ابی بن کعبؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ محسن (شادی شدہ) کو پہلے کوڑے مارے جائیں پھر سنگسار کیا جائے۔ بعض علماء اور اسحق کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء صحابہؓ، ابو بکرؓ، عمرؓ وغیرہ فرماتے ہیں کہ محسن (شادی شدہ) کو صرف سنگسار کیا جائے کوڑے نہ مارے جائیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث میں منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف رجم کا حکم دیا کوڑے مارنے کا حکم نہیں دیا۔ جیسے کہ ماعز کا قصہ وغیرہ۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ اور احمدؒ کا بھی یہی قول ہے۔

### ۹۶۸: باب اسی سے متعلق

۱۳۶۳: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک جہنی عورت نے نبی اکرمؐ کے سامنے زنا کا اعتراف کیا اور بتایا کہ وہ حمل سے ہے۔ آپ نے اس کے ولی کو بلایا اور حکم دیا کہ اسے اچھی طرح رکھو اور جب بچہ پیدا ہو جائے تو مجھے بتادینا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپ نے حکم دیا تو اس کے کپڑے اس کے بدن کے ساتھ باندھ دیئے گئے (تا کہ بے پردگی نہ ہو) اور آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ اس طرح اسے سنگسار کیا گیا۔ پھر آپ

وَهَذَا صَحِيحٌ وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَرَوَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ شَبِيلُ بْنُ حَامِدٍ وَهُوَ خَطَا إِنَّمَا هُوَ شَبِيلُ بْنُ خَالِدٍ وَيُقَالُ أَيْضًا شَبِيلُ بْنُ خَلِيدٍ.

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنِ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَيْبِي فَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيْبُ بِالثَّيْبِ جِلْدٌ مِائَةٌ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جِلْدٌ مِائَةٌ وَنَفْيُ سَنَةِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِيُّ بِنِ كَعْبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا الثَّيْبُ تُجْلَدُ وَتُرْجَمُ وَالْيَ هَذَا ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَاقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَغَيْرُهُمَا الثَّيْبُ إِنَّمَا عَلَيْهِ الرَّجْمُ وَلَا يُجْلَدُ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا فِي غَيْرِ حَدِيثٍ فِي قِصَّةِ مَا عَزَّ وَغَيْرِهِ أَنَّهُ أَمَرَ بِالرَّجْمِ وَلَمْ يَأْمُرْ أَنْ يُجْلَدَ قَبْلَ أَنْ يُرْجَمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ.

### ۹۶۸: بَابٌ مِنْهُ

۱۳۶۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اغْتَرَفَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّزَا وَقَالَتْ أَنَا حُبْلَى فَدَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ أَحْسِنِ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَأَخْبِرْنِي فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ

نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اسے رجم کیا اور پھر اس پر نماز پڑھی۔ آپ نے فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ میں ستر اشخاص پر تقسیم کر دی جائے تو ان کے لئے بھی کافی ہے پھر کیا اس سے بہتر بھی کوئی چیز تمہاری نظر میں ہے کہ اس نے اپنی جان اللہ کے لئے خرچ کر دی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۶۹: باب اہل کتاب کو سنگسار کرنے

۱۳۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو سنگسار کیا۔ اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور عورت کو سنگسار کیا۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، براء رضی اللہ عنہ، جابر بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ان کی سند سے حسن غریب ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر یہود و نصاریٰ اپنے مقدمات مسلمانوں کی عدالتوں میں دائر کریں تو ان کا فیصلہ قرآن و سنت کے مطابق کیا جائے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ ان پر زنا کی حد نہ لگائی جائے لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۹۷۰: باب زانی کی جلا وطنی

۱۳۶۷: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوڑے بھی مارے اور جلا وطن بھی کیا۔ اسی طرح ابو بکرؓ، عمرؓ نے بھی کوڑے اور جلا وطنی کی سزا دی۔ اس باب میں ابو بکرؓ، زید بن خالدؓ اور عبادہ بن صامتؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابن عمرؓ کی حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو کئی راوی

بَرَجَمَهَا فَرَجَمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تَصَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قَسَمْتُ بَيْنَ سَعِينٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوْ سَعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتُ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۹۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَجْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ

۱۳۶۵: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَرَاءِ وَجَابِرِ بْنِ أَبِي أَوْفَى وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا إِذَا اخْتَصَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ وَتَرَافَعُوا إِلَى حُكَّامِ الْمُسْلِمِينَ حَكَمُوا بَيْنَهُمْ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَبِأَحْكَامِ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يِقَامُ عَلَيْهِمُ الْحَدُّ فِي الزَّانَا وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۹۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّفْيِ

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَيَحْيَى بْنُ أَكْثَمٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَعُبَادَةَ بْنِ

عبداللہ بن ادریس سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث عبداللہ بن ادریس سے وہ عبید اللہ سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے (غیر شادی شدہ زانی) کو سو کوڑے مارے اور جلاوطن کیا۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے کوڑے بھی مارے اور جلاوطن بھی کیا۔

۱۳۶۸: ہم سے یہ حدیث ابوسعید اشج نے بحوالہ عبداللہ بن ادریس نقل کی ہے۔ پھر یہ حدیث ان کے علاوہ بھی اسی طرح منقول ہے۔ محمد بن اسحاق بھی نافع سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کوڑے مارے اور جلاوطن بھی کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کوڑے اور جلاوطنی کی سزا ایک ساتھ دی لیکن اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوڑے مارنے اور جلاوطن کرنے کا ذکر نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جلاوطن کرنا ثابت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ، زید بن خالد، عبادہ بن صامت اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔ صحابہ کرام جن میں ابوبکرؓ، عمرؓ، علیؓ، ابی بن کعبؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور ابوذرؓ وغیرہ شامل ہیں کا اس پر عمل ہے۔ متعدد فقہاء تابعین سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ سفیان ثوریؒ مالک بن انسؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۹۷۱: باب حدود جن پر جاری کی

جائیں ان کے لئے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں

۱۳۶۹: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مجھ سے بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے پھر اسی سے متعلق آیت پڑھی اور فرمایا جس نے اپنے اس عہد کو پورا کیا اس کا اجر اللہ تعالیٰ دے گا۔ اور جو اس میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہو اور

الصَّامِتِ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ غَرِيبٍ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اِدْرِيسَ فَرَفَعُوهُ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اِدْرِيسَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ غَبِيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ.

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو سَعِيْدِ الْاَشْجِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِدْرِيسَ وَهَكَذَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ رِوَايَةٍ ابْنِ اِدْرِيسَ عَنْ غَبِيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ نَحْوَ هَذَا وَهَكَذَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَحَّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْيُ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ وَعْبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَغَيْرُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَاَبُو بَكْرٍ كَعْبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُو ذَرٍّ وَغَيْرُهُمْ كَذَلِكَ رَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ فَقْهَاءِ التَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سَفِيَّانِ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ.

۹۷۱: بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْحُدُوْدَ

كَفَّارَةٌ لِاَهْلِهَا

۱۳۶۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سَفِيَّانُ بْنُ غَبِيْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عْبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَبَايَعُوْنِي عَلَى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا اَنْتُمْ قَرَأْتُمْ عَلَيْهِمْ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوْقَبَ عَلَيْهِ

اسے سزا دی گئی تو یہ اس کے لئے کفارے کی طرح ہوگا اور اگر کوئی ایسے گناہ کا مرتکب ہوا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ کو پوشیدہ رکھا تو وہ اللہ ہی کے اختیار میں ہے چاہے تو وہ اسے عذاب دے اور چاہے تو معاف کر دے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جریر بن عبد اللہؓ اور خزیمہ بن ثابت سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس باب میں اس حدیث سے بہتر کوئی حدیث نہیں دیکھی کہ حدود اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کے عیوب پوشیدہ رکھے تو اسے خود بھی چاہیے

کہ وہ اسے ظاہر نہ کرے بلکہ اللہ سے توبہ کرے اس طرح کہ اس کے درمیان ہو۔ ابو بکرؓ اور عمرؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے کہ اپنے عیب کو چھپائے۔

### ۹۷۲: باب لوئڈیوں پر حدود قائم کرنا

۱۳۷۰: حضرت ابو عبد الرحمن اسلمی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو اپنے غلاموں وغیرہ پر حدود جاری کرو خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی ایک باندی نے زنا کیا تو مجھے حکم دیا کہ اسے کوڑے ماروں جب میں اس کے پاس گیا تو پتہ چلا کہ اسے ابھی نفاس کا خون آیا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ میں اسے کوڑے ماروں تو یہ مرجائے یا فرمایا کہ میں قتل نہ کروں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اچھا کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳۷۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کی باندی زنا کرے تو وہ اسے تین مرتبہ اللہ کی کتاب کے مطابق کوڑے مارے اور اگر چوتھی مرتبہ پھر زنا کرے تو اسے فروخت کر دے خواہ بالوں کی ایک رسی کی عوض فروخت کرے۔ اس باب میں زید بن خالدؓ اور اشبلؓ

فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسْتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذْبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَرَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثُ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَمْ أَسْمَعْ فِي هَذَا الْبَابِ أَنَّ الْحَدِيثَ كُفَّارَةٌ لِأَهْلِهِ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأُحِبُّ لِمَنْ أَصَابَ ذُنُوبًا فَسْتَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَى نَفْسِهِ وَيَتُوبَ فِيمَا بَيْنَهُ وَيَسْتُرَ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ رُوِيَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ أَنَّهُمَا أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يَسْتُرَ عَلَى نَفْسِهِ.

### ۹۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْإِمَاءِ

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثنا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثنا زَائِدَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا الْخُلُودَ عَلَى أَرْقَانِكُمْ مِنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَإِنَّ أُمَّةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَاتَيْتُهَا فَاذَاهِي حَدِيثُهُ عَهْدٌ بِنَفَاسٍ فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتَلَهَا أَوْ قَالَ تَمُوتُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَحْسَنْتَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ثنا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتْ أُمَّةٌ أَحَدَكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلَاثًا بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَعْفَهَا وَلَوْ بِحَبْلِ مِنْ شَعْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ

سے بھی احادیث منقول ہیں۔ شبلی، عبداللہ بن مالک اوسی سے نقل کرتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ بعض علماء صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اپنے غلام یا باندی پر حد جاری کرنے کے لئے حاکم کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ امام احمد اور اسلمؒ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اسے حاکم کے سپرد کر دے حد جاری نہ کرے۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

۹۷۳: باب نشہ والے کی حد

۱۴۷۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس جوتے مارنے کی حد مقرر کی۔ مسعر کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ وہ (حد) شراب پر تھی۔ اس باب میں حضرت علی، عبدالرحمن بن ازہر، ابو ہریرہ، سائب بن عباس رضی اللہ عنہم اور عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ ابوصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے۔

۱۴۷۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا اس نے شراب پی تھی۔ آپ نے اسے کھجور کی دو چھڑیاں چالیس کے قریب ماریں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی پر عمل کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کیا تو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب سے ہلکی حد اسی (۸۰) کوڑے ہیں۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کا حکم دے دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور تابعینؓ اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔ کہ شرابی کی حد اسی (۸۰) کوڑے ہیں۔

۹۷۴: باب شرابی کی سزا تین

خَالِدٍ وَشِبْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ الْأَوْسِيِّ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ هُمْ زَاوَأُ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ الْحَدَّ عَلَى مَمْلُوكِهِ ذُوْنِ السُّلْطَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يَذْفَعُ إِلَى السُّلْطَانِ وَلَا يُقِيمُ الْحَدَّ هُوَ بِنَفْسِهِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ.

۹۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ السُّكْرَانِ

۱۴۷۲: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثَنَا أَبِي عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَيْهِنِ أَرْبَعِينَ قَالَ مِسْعَرُ أَظُنُّهُ فِي الْخَمْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالسَّائِبِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو الصِّدِّيقِ النَّاجِيُّ اسْمُهُ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو.

۱۴۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ آتَى بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَضْرَبَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوِ الْأَرْبَعِينَ وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ كَأَخْفِ الْخُذُودِ ثَمَانِينَ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ حَدَّ السُّكْرَانِ ثَمَانُونَ.

۹۷۴: بَابُ مَا جَاءَ مِنْ شَرِبِ الْخَمْرِ

## فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقتُلُوهُ

۱۴۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ وَهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقتُلُوهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالشَّرِيدِ وَشَرْحَبِيلِ بْنِ أَوْسٍ وَجَرِيرِ بْنِ أَبِي الرَّمْدِ الْبَلَوِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ هَكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ أَيْضًا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَعْمَرٌ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَنِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ هَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقتُلُوهُ قَالَ ثُمَّ اتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ فَضْرَبَهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ وَكَذَلِكَ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا قَالَ فَرَفَعَ الْقَتْلَ وَكَانَتْ رُحْصَةً وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا فِي ذَلِكَ فِي الْقَدِيمِ وَالْحَدِيثِ وَمِمَّا يُقَوِّى هَذَا مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوْجِهٍ كَثِيرَةٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا بِأَحْدَى ثَلَاثِ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَالنَّيْبِ

مرتبہ تک کوڑے اور چوتھی مرتبہ پر قتل ہے

۱۴۷۴: حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص شراب پیئے تو اسے کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ بھی پئے تو اسے قتل کر دو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، شریذؓ، شرحبیل بن اوسؓ، جریرؓ، ابو برد بلویؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ثوری بھی عاصم سے وہ ابوصالح سے وہ معاویہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ ابن جریج اور معمر بھی سہیل بن ابوصالح سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اس باب میں ابوصالح کی حضرت معاویہؓ سے روایت حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کی نسبت زیادہ صحیح ہے۔ قتل کا حکم شروع شروع میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ محمد بن اسحاق بھی منکدر سے وہ جابر بن عبد اللہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شراب پئے اسے کوڑے مارو اور چوتھی مرتبہ اسے قتل کر دو۔ جابر کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی تو آپ ﷺ نے اسے کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ قتل نہیں کیا۔ زہری بھی قبیسہ بن ذویب سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ یعنی اس طرح قتل کا حکم اٹھایا گیا جس کی پہلے اجازت تھی۔ تمام علماء کا اس پر عمل ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ اس بات کو ایک دوسری حدیث سے بھی تائید حاصل ہے جو مختلف اسناد سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کا خون تین چیزوں کے علاوہ حلال نہیں بشرطیکہ وہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ وہ تین چیزیں یہ ہیں۔ قصاص، شادی شدہ

الزَّائِي وَالسَّارِكُ لِدِينِهِ.

زانی اور مرتد۔

۹۷۵: بَاب مَا جَاءَ فِي كُمْ

تُقَطَّعُ يَدُ السَّارِكِ

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرْتَهُ عُمَرَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فِصَاعًا حَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدَّرُوا هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَوْفُوفًا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَوْفُوفًا

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجَنٍّ قِيمَتَهُ ثَلَاثَةَ دَرَاهِمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ أَيْمَنَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَطَعَ فِي خُمْسَةِ دَرَاهِمٍ وَرَوَى عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ أَنَّهُمَا قَطَعَا فِي رُبْعِ دِينَارٍ وَرَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُمَا قَالََا تَقْطَعُ الْيَدُ فِي خُمْسَةِ دَرَاهِمٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ فَقَهَاءِ التَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَأَسْحَقَ رَأَوْا الْقَطْعَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فِصَاعًا وَقَدَّرُوا عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ لَا قَطْعَ إِلَّا فِي دِينَارٍ أَوْ عَشْرَةَ دَرَاهِمٍ وَهُوَ حَدِيثٌ مُرْسَلٌ رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالْقَاسِمُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ قَالُوا لَا قَطْعَ فِي أَقَلِّ مِنْ عَشْرَةِ دَرَاهِمٍ.

۹۷۵: باب کتنی قیمت کی

چیز چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے

۱۳۷۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کے عوض ہاتھ کاٹا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث متعدد اسناد سے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً مروی ہے۔ بعض نے بواسطہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موقوفاً روایت کی ہے۔

۱۳۷۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ہاتھ ایک ڈھال چوری کرنے کے جرم میں کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، عبد اللہ بن عمروؓ، ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ اور ام ایمنؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے بعض صحابہ کرامؓ کا اسی پر عمل ہے حضرت ابو بکرؓ بھی ان میں شامل ہیں۔ انہوں نے پانچ درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے چوتھائی دینار کی چوری پر ہاتھ کاٹا۔ حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ سے منقول ہے کہ پانچ درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے۔ بعض فقہاء تابعین کا اس پر عمل ہے۔ امام مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چیز چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار یا دس درہم سے کم کی چیز میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ اسے قاسم بن عبد الرحمن نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔ لیکن قاسم کا ابن مسعودؓ سے سماع نہیں۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ دس درہم سے کم میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔



۹۷۶: باب چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کے گلے

میں لٹکانا

۱۳۷۷: حضرت عبدالرحمن بن محیریز سے روایت ہے کہ میں نے فضالہ بن عبید سے چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانے کے متعلق پوچھا کہ آیا یہ سنت ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ یہ ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عمر بن علی مقدمی کی حدیث سے جانتے ہیں۔ عمر بن علی، حجاج بن ارطاة سے نقل کرتے ہیں۔ عبدالرحمن بن محیریز، عبداللہ بن محیریز شامی ہیں۔

۹۷۷: باب خائن اچکے

اور ڈاکو

۱۳۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خائن اچکے اور ڈاکو کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ مغیرہ بن مسلم، ابو بکر سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ مغیرہ بن مسلم بصری، علی بن مدینی کے قول کے مطابق عبدالعزیز قسملی کے بھائی ہیں۔

۹۷۸: باب پھلوں اور کھجور کے

خوشوں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

۱۳۷۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پھلوں اور کھجور کے خوشوں کی چوری کرنے پر ہاتھ نہ کاٹا

۹۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي

تَعْلِيْقِ يَدِ السَّارِقِ

۱۳۷۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَحْبِرٍ قَالَ سَأَلْتُ فَضَالَهَ بْنَ عَبِيْدٍ عَنْ تَعْلِيْقِ الْيَدِ فِي عُنُقِ السَّارِقِ أَمِنْ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَارِقٌ فَقَطَعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمْرُهَا فَعَلِقْتُ فِي عُنُقِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَحْبِرٍ عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَحْبِرٍ هُوَ أَخُو عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَحْبِرٍ شَامِيٌّ

۹۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَائِنِ

وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهَبِ

۱۳۷۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ تَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهَبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ رَوَى مُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَ مُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ بَصْرِيُّ أَخُو عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقَسْمَلِيِّ كَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ

۹۷۸: بَابُ مَا جَاءَ لَا قَطْعَ

فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ

۱۳۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

جائے۔ بعض راوی یحییٰ بن سعید سے وہ محمد بن یحییٰ بن صبان سے وہ اپنے چچا واسع بن صبان سے وہ رافع سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ مالک بن انس اور کئی راوی یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے وہ محمد بن یحییٰ بن صبان سے وہ رافع بن خدیج سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں اور اس میں واسع بن صبان کا ذکر نہیں کرتے۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْطَعُ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ هَكَذَا رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ رَوَايَةِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَعَبْدُ وَاحِدٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ.

۹۷۹: باب جہاد کے

۹۷۹: بَابُ مَا جَاءَ أَنْ لَا يَقْطَعُ

دوران چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے

الْأَيْدِي فِي الْعَزْوِ

۱۳۸۰: حضرت بسر بن ارطاة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جنگ کے دوران ہاتھ نہ کاٹے جائیں (یعنی چوری کرنے پر)..... یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کو ابن لہیعہ کے علاوہ اور راوی بھی اسی سند سے نقل کرتے ہیں لیکن وہ بسر بن ارطاة کہتے ہیں۔ بعض اہل علم اور امام اوزاعی کا اسی پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ دشمن سے مقابلے کے وقت حدود قائم نہ کی جائیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ دشمن کے ساتھ جا ملے۔ البتہ جب امام دارالحرب سے دارالسلام میں واپس آئے تو اسی وقت مجرم پر حد قائم کرے۔

۱۳۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْطَعُ الْأَيْدِي فِي الْعَزْوِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ ابْنِ لَهَيْعَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ هَذَا وَقَالَ بُسْرُ بْنُ أَبِي أَرْطَاةَ أَيْضًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ الْأَوْزَاعِيُّ لَا يَرَوْنِ أَنْ يُقَامَ الْحَدُّ فِي الْعَزْوِ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَلْحَقَ مَنْ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِالْعَدُوِّ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ مِنْ أَرْضِ الْحَرْبِ وَرَجَعَ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ أَقَامَ الْحَدُّ عَلَى مَنْ أَصَابَهُ كَذَلِكَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ.

۹۸۰: باب جو شخص اپنی بیوی کی

۹۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

لوٹنی سے زنا کرے

يَقَعُ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

۱۳۸۱: حبیب بن سالم کہتے ہیں کہ نعمان بن بشیر کے سامنے ایک شخص کو پیش کیا گیا جس نے اپنی بیوی کی لوٹنی سے زنا کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا میں تمہارے درمیان رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ اگر اس کی بیوی نے اس کے لئے یہ باندی حلال کر دی تھی تو اسے سو کوڑے لگاؤں گا

۱۳۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَابْنِ أَبِي مَسْكِينٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ رَفَعَ إِلَى النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ لَا قُضِيَنَّ فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا

اور اگر حلال نہیں کی تھی تو اسے سنگسار کروں گا۔

۱۳۸۲: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی ہشیم نے انہوں نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ اس باب میں سلمہ بن حقیق سے بھی حدیث منقول ہے۔ نعمان کی حدیث میں اضطراب ہے۔ میں نے امام محمد بن اسمعیل بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ قنادہ اور ابو بشر دونوں نے یہ حدیث حبیب بن سالم سے نہیں سنی بلکہ خالد بن عرفطہ سے سنی ہے۔ اہل علم کا اس آدمی کے حکم میں اختلاف ہے جو اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرے۔ متعدد صحابہ کرام جن میں حضرت علیؓ اور ابن عمرؓ بھی شامل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اسے رجم کیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اس پر حد نہیں تعزیر ہے۔ امام احمد اور اسحقؒ، نعمان بن بشیر کی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

۹۸۱: باب عورت

جس کے ساتھ زبردستی زنا کیا جائے

۱۳۸۳: عبدالجبار بن وائل حجر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا گیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر حد نہ لگائی اور مرد پر حد قائم کی۔ راوی نے یہ ذکر نہیں کیا کہ آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (عورت) کو مہر دینے کا فیصلہ کیا یا نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند متصل نہیں۔ یہ روایت متعدد اسناد سے مروی ہے۔ میں نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ عبدالجبار نے نہ تو اپنے والد سے ملاقات کی ہے اور نہ ہی ان سے کچھ سنا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ اپنے والد کی وفات کے چند ماہ بعد پیدا ہوئے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ مجبور کی گئی عورت پر حد نہیں۔

لَهُ لَا جُلْدَ لَهُ مِائَةٌ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحْتَلْتَهَا لَهُ رَجْمَتُهُ.

۱۳۸۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ مَجْبِقٍ نَحْوَهُ حَدِيثُ النُّعْمَانِ فِي إِسْنَادِهِ اضْطِرَابٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ لَمْ يَسْمَعْ قَنَادَةَ مِنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ هَذَا الْحَدِيثِ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَأَبُو بَشِيرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ هَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَقَدْ اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَيَّ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ فَرَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ وَابْنُ عُمَرَ أَنَّ عَلَيْهِ الرَّجْمُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ وَلَكِنْ يُعْزَرُ وَذَهَبَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ إِلَى مَا رَوَى النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا

اسْتُكْرِهَتْ عَلَى الزَّوْنَا

۱۳۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَلَيْمَانَ الرَّقِئِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتُكْرِهَتْ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا الْحَدَّ وَأَقَامَهُ عَلَى الذَّنَى أَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكَرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَقَدْرُوِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ غَيْرِ هَذَا الرَّجْحِ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَلَا أَدْرَكَهُ يَقُولُ إِنَّهُ وَلِدٌ بَعْدَ مَوْتِ أَبِيهِ بِأَشْهُرٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَكْرِهَةِ حَدٌّ.

۱۳۸۴: علقمہ بن وائل کندی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت نماز کے لئے نکلی تو راستے میں ایک آدمی نے اسے پکڑ لیا اور اپنی حاجت پوری کر کے چل دیا۔ وہ چیختی رہ گئی۔ پھر اس کے پاس سے ایک دوسرا آدمی گزرا تو اس نے اسے بتایا کہ اس شخص نے اس کے ساتھ اس طرح کیا ہے۔ پھر مہاجرین کی ایک جماعت وہاں سے گزری تو انہیں بھی بتایا۔ وہ لوگ دوڑے اور اس شخص کو پکڑ لیا جس کے متعلق اس عورت کا خیال تھا کہ اس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے۔ جب اس آدمی کو اس (عورت) کے سامنے لائے تو اس (عورت) نے کہا ہاں یہی ہے۔ پھر وہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور آپ ﷺ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دیا تو اسی وقت ایک اور آدمی کھڑا ہوا جس نے درحقیقت اس عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس کے ساتھ زنا کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس عورت سے فرمایا جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخش دیا ہے۔ پہلے آدمی سے اچھا کلام کیا اور زانی کے بارے میں فرمایا اسے سنگسار کرو پھر فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اہل مدینہ سب کے سب ایسی توبہ کریں تو بخش دیئے جائیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ علقمہ بن وائل بن حجر کو اپنے والد سے سماع حاصل ہے۔ وہ عبد الجبار بن وائل سے بڑے ہیں۔ عبد الجبار بن وائل نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا۔

۹۸۲: باب جو شخص جانور سے بدکاری کرے

۱۳۸۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو چوپائے سے بدفعلی کرتے پاؤ اسے قتل کر دو اور جانور کو بھی ہلاک کر دو۔ حضرت ابن عباسؓ سے کہا گیا کہ جانور کو کیوں قتل کیا جائے۔ انہوں نے فرمایا اس کے متعلق میں نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ نہیں سنا لیکن میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بہتر نہیں سمجھا کہ جس جانور کے ساتھ ایسا فعل کیا گیا ہو اس کا گوشت کھایا جائے یا اس

۱۳۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِسْرَائِيلَ ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَلَقَّا هَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ فَانْطَلَقَ وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ بِعَصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوا فَاحْذَرُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَنْتَ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا وَاتَّوَهَا فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هَذَا فَاتَّوَاهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَمَرَهُ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا أَذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَ بِهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقَبِلَ مِنْهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ.

۹۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَقَعُ عَلَى الْبَيْمَةِ

۱۳۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ السَّوَّاقُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي عُمَرَ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ تَمُوهَ وَقَعَ عَلَى بَيْمَةِ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَيْمَةَ فَقِيلَ لَا بِنِ عَبَّاسٍ مَا شَأْنُ الْبَيْمَةِ فَقَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا وَلَكِنْ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

سے کوئی فائدہ حاصل کیا جائے۔ اس حدیث کو ہم صرف عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے جانتے ہیں وہ عکرمہ سے وہ ابن عباسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ سفیان ثوری، عاصم سے وہ ابن زین سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جو آدمی چوپائے سے بد فعلی کرے اس پر حد نہیں۔

۱۲۸۶: ہم سے یہ حدیث روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی سفیان ثوری نے اور یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔

### ۹۸۳: باب لواطت کی سزا

۱۲۸۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو قوم لوط جیسا عمل (یعنی لواطت) کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ اس حدیث کو ہم ابن عباسؓ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ محمد بن اسحاقؒ نے اس حدیث کو عمرو بن ابی عمرو سے روایت کیا اور فرمایا قوم لوط کا سائل کرنے والا ملعون ہے قتل کا ذکر نہیں کیا اور یہ بھی مذکور ہے کہ چوپائے سے بد فعلی کرنے والا بھی ملعون ہے۔ عاصم بن عمرو بھی، سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے والد سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔ اس حدیث کی سند میں کلام ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس حدیث کو عاصم کے علاوہ کسی اور نے بھی سہیل بن ابی صالح سے روایت کیا ہو۔ عاصم بن عمر حفظ کے اعتبار سے حدیث میں ضعیف ہیں۔ لوطی عمل کرنے والے کی سزا کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اسے سنگسار کیا جائے خواہ وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَّةً أَنْ يُؤْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا أَوْ يُتْفَعَّ بِهَا وَقَدْ عَمِلَ بِهَا ذَلِكَ الْعَمَلُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ وَبْنِ أَبِي عُمَرَ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَتَى بِهَيْمَةَ فَلَا حُدَّ عَلَيْهِ.

۱۲۸۶: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَهَذَا أَصْحَحُ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

### ۹۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ اللَّوْطِيِّ

۱۲۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَالسَّوَّاقُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عُمَرَ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ ثَمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ أَبِي عُمَرَ وَقَالَ مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ وَلَمْ يَذْكَرْ فِيهِ الْقَتْلَ وَذَكَرْ فِيهِ مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى بِهَيْمَةَ وَقَدَّرُوا هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ هَذَا حَدِيثٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ غَيْرَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي حَدِّ اللَّوْطِيِّ فَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ عَلَيْهِ الرَّجْمُ أَحْصَنَ أَوْ لَمْ يُحْصَنَ

شده۔ امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء و فقہاء تابعین، حسن بصری، ابراہیم نخعی اور عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ لواطت کرنے والے پر اسی طرح حد جاری کی جائے جس طرح زانی پر حد جاری کی جاتی ہے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۳۸۸: حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل کہتے ہیں کہ انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ ڈر قوم لوط کے سے عمل کا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں (یعنی بواسطہ عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

۹۸۴: باب مرتد کی سزا

۱۳۸۹: حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے ایک جماعت کو جو اسلام سے پھر چکی تھی جلادیا۔ یہ خبر حضرت ابن عباسؓ کو پہنچی تو فرمایا اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق قتل کر دیتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔ پس میں انہیں نہ جلاتا۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اللہ کے خاص عذاب کی طرح عذاب نہ دو۔ جب یہ خبر حضرت علیؑ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا ابن عباسؓ نے سچ کہا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ مرتد کو قتل کیا جائے لیکن اگر کوئی عورت مرتد ہو جائے تو اس میں اہل علم کا اختلاف ہے اوزاعی، احمد، اسحاق اور علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ اسے بھی قتل کیا جائے۔ سفیان ثوری اور اہل کوفہ اور علماء کی ایک جماعت کے نزدیک عورت کو قید کیا جائے قتل نہ کیا جائے۔

۹۸۵: باب جو شخص

وَهَذَا قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ فَهَاءِ التَّابِعِينَ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَابْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدَّ السُّوْطِيِّ حَدَّ الزَّانِي وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ.

۱۳۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافَ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ جَابِرٍ.

۹۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُرْتَدِ

۱۳۸۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ وَلَمْ أَكُنْ لِأَحَرِّقَهُمْ لَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَعَذِّبُوا بَعْدَابِ اللَّهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ صَدَقَ بِنُ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُرْتَدِ وَاخْتَلَفُوا فِي الْمَرْأَةِ إِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تُقْتَلُ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ تُحْبَسُ وَلَا تُقْتَلُ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ.

۹۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ

## مسلمانوں پر ہتھیاراٹھانے

۱۳۹۰: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیاراٹھائے گا۔ اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابن زبیر رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

## ۹۸۶: باب جادوگر کی سزا

۱۳۹۱: حضرت جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے اس حدیث کو ہم صرف اسمعیل بن مکی کی سند سے مرفوع جانتے ہیں اور وہ حافظی کی وجہ سے ضعیف ہیں۔ اسمعیل بن مسلم عبدی بصری کو کعب ثقفی کہتے ہیں۔ یہ روایت حسن سے بھی منقول ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً منقول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دوسرے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر جادوگر ایسا جادو کرے کہ کفر تک پہنچتا ہو تو اس صورت میں اسے قتل کیا جائے ورنہ نہیں۔

## ۹۸۷: باب جو شخص غنیمت کا مال چرانے والی کی سزا

۱۳۹۲: حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم کسی شخص کو غنیمت کا مال چوری کرتے ہوئے دیکھو تو اس کا سامان جلا دو۔ صالح کہتے ہیں کہ میں مسلم کے پاس گیا تو ان کے ساتھ سالم بن عبد اللہ بھی تھے۔ انہوں نے ایک شخص کو مال غنیمت میں چوری کا مرتکب پایا تو یہ حدیث بیان کی اس پر سالم نے اس شخص کا سامان جلانے کا حکم دیا۔ اس کا سامان جلایا گیا تو

## شَهْرَ السِّلَاحِ

۱۳۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو السَّائِبِ قَالَا ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ حَدِيثُ أَبِي مُوسَى حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

## ۹۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ السَّاحِرِ

۱۳۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِّ السَّاحِرِ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ هَذَا حَدِيثٌ لَأَنْعَرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ وَكَيْفَ هُوَ ثَقَّةٌ وَيُرْوَى عَنِ الْحَسَنِ أَيْضًا وَالصَّحِيحُ عَنْ جُنْدُبٍ مَوْفُوفٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِنَّمَا يُقْتَلُ السَّاحِرُ إِذَا كَانَ يَعْمَلُ مِنْ سِحْرِهِ مَا يَبْلُغُ الْكُفْرَ فَإِذَا عَمِلَ عَمَلًا دُونَ الْكُفْرِ فَلَمْ نَرَعَلَيْهِ قِتْلًا.

## ۹۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَالِ مَا يُصْنَعُ بِهِ

۱۳۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَقَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ تَمُوهَ غَلٍّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَحْرَقُوا مَتَاعَهُ قَالَ صَالِحٌ فَدَخَلْتُ عَلَى مَسْلَمَةَ وَمَعَهَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ

اس میں سے ایک قرآن مجید بھی ملا۔ حضرت سالم نے فرمایا کہ اسے فروخت کرو اور اس کی قیمت صدقہ کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام اوزاعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم سے یہ حدیث صالح بن محمد بن زائدہ (ابو داؤدہ لیشی وہ نے بیان کی ہے۔ اور وہ منکر الحدیث ہیں۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے خائن کے بارے میں اور بھی روایات مروی ہیں لیکن کسی میں بھی اس کے سامان کو جلانے کا حکم نہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۹۸۸: باب جو شخص کسی کو بیچوگا کہ کر

پکار یا اس کی سزا

۱۳۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص کسی دوسرے کو ”اے یہودی“ کہہ کر پکارے تو اسے بیس ڈرے مارو اور جب کوئی ”اے بیچوگے“ کہہ کر پکارے تو اسے بھی بیس درے مارو اور جو شخص کسی محرم عورت سے زنا کرے تو اسے قتل کر دو۔ اس حدیث کو ہم صرف ابراہیم بن اسماعیل کی سند سے جانتے ہیں اور ابراہیم بن اسماعیل کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ براء بن عازب، قرۃ بن ایاس مزنی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ یہ حدیث کئی سندوں سے منقول ہے۔ ہمارے اصحاب کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص جانتے ہوئے کسی محرم عورت سے جماع کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

۹۸۹: باب تعزیر کے بارے میں

۱۳۹۳: حضرت ابی بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَلَّ فَحَدَّثَتْ سَالِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَأَمَرَ بِهِ فَأُحْرِقَ مَتَاعُهُ فَوَجِدَ فِي مَتَاعِهِ مِصْحَفًا فَقَالَ سَالِمٌ بَعْ هَذَا وَتَصَدَّقْ بِحَمَلِهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَاحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ إِنَّمَا رَوَى هَذَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ وَهُوَ أَبُو وَاقِدِ اللَّيْثِيُّ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَدْ رَوَى فِي غَيْرِ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَالِ وَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِحَرْقِ مَتَاعِهِ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۹۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَقُولُ

لِلْأَخْرِيَا مُخَنَّتٌ

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثنا ابنُ أَبِي فَدَيْكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُودِيَّ فَاضْرِبُوهُ عَشْرِينَ وَإِذَا قَالَ يَا مُخَنَّتٌ فَاضْرِبُوهُ عَشْرِينَ وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَقُلْتُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ رَوَاهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَقُرْدُ بْنُ أَيَّاسِ الْمُزْنِيِّ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً أَبِيهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا قَالُوا مَنْ أَتَى ذَاتَ مَحْرَمٍ وَهُوَ يَعْلَمُ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ وَقَالَ أَحْمَدُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً قَتِلَ وَقَالَ إِسْحَاقُ مَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ قَتِلَ

۹۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْزِيرِ

۱۳۹۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي



کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدود کے علاوہ دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں۔  
یہ حدیث ابن لہیعہ، بکیر سے نقل کرنے میں غلطی کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ سے روایت ہے اور وہ اپنے والد سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔ صحیح حدیث وہی ہے جو لیث بن سعد سے منقول ہے۔ یعنی عبدالرحمن بن جابر بن عبداللہ، ابو بردہ بن نیار سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف بکیر بن اشح کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا تعزیر کے بارے میں اختلاف ہے اور اس باب میں مروی احادیث میں سے سب سے زیادہ بہتر یہی حدیث ہے۔

حَبِيبٌ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشْحَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلْدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ بُكَيْرٍ فَأَخْطَأَ فِيهِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ خَطَأٌ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ إِنَّمَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لِأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشْحَجِ وَقَدْ اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي التَّعْزِيرِ وَأَحْسَنُ شَيْءٌ يُرَوَى فِي التَّعْزِيرِ هَذَا الْحَدِيثُ.

## أَبْوَابُ الصَّيْدِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شكار کے متعلق باب

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۹۹۰: باب کتے کے شکار میں

سے کیا کھانا جائز ہے اور کیا ناجائز

۹۹۰: بَابُ مَا جَاءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ

صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ

۱۳۹۵: حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنے سکھائے ہوئے شکاری کتوں کو شکار کے لئے بھیجتے ہیں۔ فرمایا وہ جس شکار کو پکڑیں تم اسے کھا سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا اگر وہ اسے مار ڈالے تب بھی۔ فرمایا ہاں بشرطیکہ کوئی دوسرا کتا اس کے ساتھ شریک نہ ہو۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم معراض سے بھی شکار کو مارتے ہیں۔ فرمایا جو نوک سے پھٹ جائے اسے کھا اور جو اس کی چوٹ لگنے سے مرے اسے نہ کھاؤ۔

۱۳۹۶: ہم سے روایت کی محمد بن یحییٰ نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی محمد بن یوسف نے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی سفیان ثوری نے انہوں نے منصور سے اسی طرح کی حدیث نقل کی لیکن اس میں یہ الفاظ ہیں ”وَسُئِلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ“ یعنی آپ ﷺ سے معراض کے بارے میں سوال کیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۱۳۹۷: حضرت عائذ بن عبد اللہ، ابو ثعلبہ حنسی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم شکاری لوگ ہیں۔ فرمایا اگر تم نے اپنا کتا بھیجتے وقت بسم اللہ پڑھی اور کتے نے شکار پکڑ لیا تو تم اسے کھا سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا اگر وہ اسے قتل کر دے تو؟ فرمایا تب بھی کھا سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا ہم

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ تَنَا قَبِيصَةُ تَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرْسِلُ كِلَابَنَا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ كُلُّ مَا أَمْسَكَنَ عَلَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ قَتَلَنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَنَ مَا لَمْ يَشْرُكْهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَا حَزَقَ فَكُلْ وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ.

۱۳۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ تَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۹۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ تَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ تَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَالْحَجَّاجُ عَنْ الْوَلِيدِ ابْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَائِدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَهْلُ صَيْدٍ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ

تیرا انداز لوگ ہیں۔ فرمایا جو چیز تمہارے تیر سے مر جائے وہ کھا سکتے ہو۔ پھر میں نے عرض کیا ہم سفر بھی زیادہ کرتے ہیں اور ہم یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں کے پاس سے گزرتے ہیں ان کے برتنوں کے علاوہ ہمیں کوئی برتن نہیں ملتا۔ فرمایا اگر ان کے علاوہ اور برتن نہ ہوں تو انہیں پانی سے دھو کر ان میں کھاؤ اور پیو۔ اس باب میں حضرت عدی بن حاتم سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عائد اللہ، ابو ادریس خولانی ہیں۔

۹۹۱: باب مجوسی کے کتے سے شکار کرنا

۱۳۹۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں مجوسی کے کتے کے شکار سے منع کیا گیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں اکثر اہل علم اسی پر عمل کرتے ہوئے۔ مجوسی کے کتے سے شکاری اجازت نہیں دیتے۔ قاسم بن ابورزہ، قاسم بن نافع کی ہیں۔

۹۹۲: باب باز کا شکار

۱۳۹۹: حضرت عدی بن حاتم نے رسول اللہ ﷺ سے باز کے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا جو چیز وہ تمہارے لیے پکڑ رکھے اسے کھاؤ۔ اس حدیث کو ہم صرف مجالد کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ شععی سے نقل کرتے ہیں۔ اہل عمل کا اسی پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ باز اور صقور (شکرے) کے شکار میں کوئی حرج نہیں۔ مجالد کہتے ہیں کہ باز، وہ پرندہ ہے جو شکار کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ان جوارح میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جن جوارح کو تم سکھاؤ۔ اس مراد وہ کتے اور پرندے ہیں جن سے شکار کیا جاتا ہے۔ بعض اہل علم نے شکار کردہ جانور میں سے کچھ کھا جانے کی صورت میں بھی باز کا شکار جائز رکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ باز کا سکھانا یہ ہے کہ وہ حکم کی تعمیل کرے۔ بعض اہل علم نے اس صورت میں شکار کو مکروہ

اللہ علیہ فامسک علیک فکل قلت وإن قتل قال وإن قتل قلت إنا أهل رمي قال ما ردت عليك قوسك فكل قال قلت إنا أهل سفر نمرب باليهود والنصارى والمجوس فلا نجد غير انبيهم قال فإن لم تجدوا غيرها فاعسلوها بالماء ثم كلوا فيها وأشربوا في الباب عن عدي بن حاتم وهذا حديث حسن وعائد الله هو أبو ادريس الخولاني.

۹۹۱: باب ماجاء في صيد كلب المجوسی

۱۳۹۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ عَنْ سَلِيمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَيْتَنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِيِّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرِخْصُونَ فِي صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ وَالْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ هُوَ الْقَاسِمُ بْنُ نَافِعِ الْمَكِّيِّ.

۹۹۲: باب في صيد البزاة

۱۳۹۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَهَنَادٌ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالُوا ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْبَزَائِ فَقَالَ مَا مَسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ هَذَا حَدِيثٌ لَانَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرُونَ بِصَيْدِ الْبَزَاةِ وَالصُّقُورِ بَأْسًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْبَزَاةُ هُوَ الطَّيْرُ الَّذِي يُصَادُ بِهِ مِنَ الْجَوَارِحِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ فَسَرَ الْكِلَابَ وَالطَّيْرَ الَّذِي يُصَادُ بِهِ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي صَيْدِ الْبَزَائِ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ وَقَالُوا إِنَّمَا تَعْلِيمُهُ اجَابَتُهُ وَكَرِهَتْهُ بَعْضُهُمْ وَالْفَقَهَاءُ أَكْثَرُ هُمْ قَالُوا يَا كُلُّ

وَأَنْ أَكَلَ مِنْهُ.

کہا ہے۔ اکثر فقہاء فرماتے ہیں کہ باز کا شکار کھائے۔ اگرچہ باز اس میں سے کچھ کھا بھی جائے۔

۹۹۳: باب تیر لگے شکار کا غائب ہو جانا

۱۵۰۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شکار پر تیر پھینکتا ہوں لیکن شکار دوسرے دن ملتا ہے اور اس میں میرا تیر پیوست ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں یقین ہو کہ وہ تمہارے تیر ہی سے ہلاک ہوا ہے کسی درندے نے اسے ہلاک نہیں کیا تو تم اسے کھا سکتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ شعبہ یہی حدیث ابو بشیر اور عبد المالك بن میسرہ سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ عدی بن حاتم سے نقل کرتے ہیں۔ یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ اس باب میں ابو ثعلبہ حسی سے بھی حدیث منقول ہے۔

۹۹۴: باب جو شخص تیر

لگنے کے بعد شکار کو پانی میں پائے

۱۵۰۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تیر چلاؤ تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو۔ پھر اگر شکار اس سے مر جائے تو اسے کھاؤ لیکن اگر وہ شکار پانی میں مردہ حالت میں پاؤ تو نہ کھاؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ تمہارے تیر سے ہلاک ہو یا پانی میں گرنے کی وجہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۰۲: حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سکھائے ہوئے کتے کے شکار کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تم بسم اللہ پڑھ کر اپنا سکھایا ہوا کتا شکار پر چھوڑ دو تو جو کچھ تمہارے لیے اٹھالائے اسے کھاؤ اور اگر وہ خود (یعنی کتا) اس میں سے کھانے لگے تو مت کھاؤ

۹۹۳: بَابُ فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ  
۱۵۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا  
شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ  
يُحَدِّثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَرُمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِي قَالَ إِذَا  
عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرَ سَبَعٍ فَكُلْ  
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ  
أَهْلِ الْعِلْمِ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ  
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ  
عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكَلا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ  
عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ.

۹۹۴: بَابُ فِي مَنْ يَرْمِي الصَّيْدَ

فَيَجِدُهُ مَيِّتًا فِي الْمَاءِ

۱۵۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ  
قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ  
بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا مَيِّتَ بِسَهْمِكَ  
فَاذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ وَجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ  
تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي  
الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۰۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ  
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعْلَمِ  
قَالَ إِذَا أَرَسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ  
مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا

کیونکہ اس نے شکار اپنے لیے پکڑا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ۔ اگر ہمارے کتے کے ساتھ کچھ اور کتے بھی شامل ہو جائیں تو کیا کیا جائے۔ فرمایا تم نے اپنے کتے کو بھیجتے وقت بسم اللہ پڑھی تھی دوسرے کتوں پر نہیں۔ سفیان کہتے ہیں کہ اس شکار کا کھانا صحیح نہیں۔ بعض صحابہ اور دوسرے علماء کا اس پر عمل ہے کہ جب شکار اور ذبیحہ پانی میں گر جائیں تو اسے کھانا صحیح نہیں۔ لیکن بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر ذبح کئے جانے والے جانور کا حلقوم کٹ جانے کے بعد وہ پانی میں گر کر مرے تو اس کا کھانا جائز ہے۔ ابن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔ کتا شکار سے کچھ کھائے تو اس کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ اکثر علماء فرماتے ہیں کہ اگر کتا شکار سے کچھ کھائے تو اب اسے نہ کھاؤ۔ سفیان ثوری، عبد اللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اہل علم کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم نے اس کی اجازت دی ہے اگرچہ کتے نے اس سے کھایا ہو۔

### ۹۹۵: باب معراض سے شکار

۱۵۰۳: حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے معراض سے شکار کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر شکار اس کی نوک سے مرے تو اسے کھا سکتے ہو اور اگر معراض کی چوٹ سے مرے تو وہ مردار ہے۔

۱۵۰۴: ہم سے روایت کی ابن عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زکریا سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند یہ حدیث صحیح ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔

### ۹۹۶: باب پتھر سے ذبح کرنا

۱۵۰۵: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ان کی قوم کے ایک شخص نے ایک یادو خرگوش کا شکار کیا اور انہیں پتھر

اَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَرَايْتَ اِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ اُخْرَى قَالَ اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلَى غَيْرِهِ قَالَ سُفْيَانُ كَرِهَ لَهُ اَكْلُهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الصَّيْدِ وَالدَّبِيحَةِ اِذَا وَقَعَا فِي الْمَاءِ اَنْ لَا يَأْكُلَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي الدَّبِيحَةِ اِذَا قُطِعَ الْخَلْقُومُ فَوَقَعَ فِي الْمَاءِ فَمَاتَ فِيهِ فَانَّهُ يُؤْكَلُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِي الْكَلْبِ اِذَا اَكَلَ الصَّيْدَ فَقَالَ اَكْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِذَا اَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاحْمَدَ وَاسْحَقَ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ فِي الْاَكْلِ مِنْهُ وَاِنْ اَكَلَ الْكَلْبُ مِنْهُ .

### ۹۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

۱۵۰۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا زَكْرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا أَصَبْتَ بَعْرَضِهِ فَهُوَ وَقِيدٌ .

۱۵۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكْرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ .

### ۹۹۶: بَابُ فِي الدَّبِيحِ بِالْمَرْوَةِ

۱۵۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ

معراض: اس لاٹھی کو کہتے ہیں جو بھاری ہو اور اس کے کنارے پر نوکدار لوہا لگا ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر نوک نکلے سے جانور مر جائے یعنی اس کا خون بہ جائے تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں۔ (مترجم)

سے ذبح کیا اور انہیں لڑکا دیا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے کھا سکتے ہو۔ اس باب میں محمد بن صفوان، رافعؓ اور عدی بن حاتمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ بعض اہل علم پتھر سے ذبح کرنے اور خرگوش کا گوشت کھانے کی اجازت دیتے ہیں۔ اکثر اہل علم کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم خرگوش کے گوشت کو مکروہ کہتے ہیں۔ اس حدیث کی روایت میں شععی کے ساتھیوں کا اختلاف ہے۔ داؤد بن ابی ہند، شععی سے بحوالہ محمد بن صفوان اور عاصم احوال بحوالہ صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان نقل کرتے ہیں اور محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہیں۔ جابر بھی شععی سے وہ جابر بن عبد اللہ سے قتادہ ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے شععی نے ان دونوں سے نقل کیا ہو۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ شععی کی جابرؓ سے منقول حدیث غیر محفوظ ہے۔

۹۹۷: باب بندھے ہوئے جانور پر تیر چلا کر ہلاک کرنے کے بعد اسے کھانا منع ہے

۱۵۰۶: حضرت ابو برداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجسمہ کے کھانے سے منع فرمایا اور یہ وہ جانور ہے جسے باندھ کر تیر چلائے جائیں یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ اس باب میں عرابض بن ساریہ، انس، ابن عمر، ابن عباس، جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابو برداءؓ غریب ہے۔

۱۵۰۷: وہب بن خالد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ام حبیبہ بنت عرابض بن ساریہ نے اپنے والد کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر ہر دانتوں والے درندے، ہرنیوں والے پرندے، پالتو گدھوں، مجسمہ اور خلیسہ کے کھانے سے منع فرمایا اور حاملہ باندیوں کے ساتھ بچہ پیدا ہونے سے پہلے جماع کرنے سے بھی منع فرمایا۔

رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهِ صَادَ اَرْبَابًا اَوْ اَتْنَتَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرَّةٍ فَتَعَلَّقَهُمَا حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَافِعِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَنْ يُذَكِّي بِمَرَّةٍ وَلَمْ يَرَوْا بِأَكْلِ الْأَرْزَبِ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُهُمْ أَكْلَ الْأَرْزَبِ وَاخْتَلَفَ أَصْحَابُ الشَّعْبِيِّ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ فَرَوَى دَاوُدُ بْنُ أَبِي هَنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَرَوَى عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ صَفْوَانَ أَصْحَحُ وَرَوَى جَابِرُ الْجَنْطِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الشَّعْبِيُّ رَوَى عَنْهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ حَدِيثُ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ غَيْرُ مَحْفُوظٍ.

۹۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

أَكْلِ الْعَصْبُورَةِ

۱۵۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْإِفْرِيقِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْمُجْتَمَةِ وَهِيَ الَّتِي تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عِرْبَابِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَنْسِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۵۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَابِ ابْنِ سَارِيَةَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجْتَمَةِ

محمد بن یحییٰ کہتے ہیں کہ یہ قطعاً ممانعت ہے۔ ابو عاصم سے مجھے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا مجھے یہ ہے کہ شکار یا کسی اور چیز کو سامنے باندھ کر تیر چلائے جائیں پھر ان سے خلیبہ کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا خلیبہ وہ جانور ہے جسے کوئی شخص بھیڑیے یا درندے وغیرہ سے چھین لے اور وہ اس کے ذبح کرنے سے پہلے ہی مر جائے۔

۱۵۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جاندار چیز کو پکڑ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۹۹۸: باب (جنین) جانور کے پیٹ کے بچے

کو ذبح کرنا

۱۵۰۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماں کے ذبح کرنے سے اس کے پیٹ کا بچہ (جنین) بھی حلال ہو جاتا ہے۔

اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ابودرداء رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔ ابوداؤد کا نام جبیر بن نوف ہے۔

۹۹۹: باب ذی ناب اور ذی مخلب

کی حرمت کے بارے میں

۱۵۱۰: حضرت ابوثعلبہ خنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچل والے درندے کے

وَعَنِ الْخَلِيسَةِ وَأَنَّ تَوَطَّاءَ الْحَبَالِي حَتَّى يَضَعْنَ مَافِي بُطُونِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى هُوَ الْقَطْعِيُّ سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ عَنِ الْمُجْتَمَةِ فَقَالَ أَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ أَوْ الشَّيْءُ فَيُرْمَى وَسُمِلَ عَنِ الْخَلِيسَةِ فَقَالَ الذَّنْبُ أَوِ السُّعُ يُذْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوتُ فِي يَدِهِ قَبْلَ أَنْ يَذْكَبَهَا.

۱۵۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخَذَ شَيْءٌ فِيهِ الرُّوْحُ غَرَضًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۹۹۸: بَابُ فِي زَكَاةِ

الْجَنِينِ

۱۵۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعْدَانَ بْنِ وَكَيْعٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي الرَّدَّادِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ زَكَاةُ الْجَنِينِ زَكَاةُ أُمِّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ وَأَبِي أَمَامَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الرَّجُلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَأَسْحَقَ وَأَبُو الرَّدَّادِ أَسْمُهُ جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ.

۹۹۹: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِي

نَابٍ وَذِي مِخْلَبٍ

۱۵۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ

۱ ذی ناب : سے مراد کچل والا درندہ ہے جو اپنے شکار کو اپنے دانتوں سے پکڑتا ہے۔ مثلاً شیر بھیڑیا وغیرہ۔

۲ ذی مخلب : سے مراد بچے کے شکار کرنے والے پرندے ہیں مثلاً باز وغیرہ۔

کھانے سے منع فرمایا۔

الْخَوْلَانِي عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ.

۱۵۱۱: سعید بن عبد الرحمن اور کنی راوی سفیان سے اور وہ زہری سے اس سند سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۵۱۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَِذَا إِسْنَادٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو أَدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ اسْمُهُ عَائِدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو ادریس خولانی کا نام عائد اللہ بن عبد اللہ ہے۔

۱۵۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ نَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمْرَ الْإِنْسِيَّةَ وَالْحَوْمَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ وَذِي مِغْلَبٍ عَنِ الطَّيْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعُرْبَانَ بْنِ سَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۵۱۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں، فچروں کے گوشت کچلی والے درندے اور بچوں والے پرندوں کے کھانے سے منع فرمایا۔

اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عمر باض بن ساریہ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت جابرؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔

۱۵۱۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَاسْحَقَ.

۱۵۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والا درندہ حرام کیا ہے۔ (مثلاً شیر اور کتا وغیرہ) یہ حدیث حسن ہے۔ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔

۱۰۰۰: باب زنده جانور

سے جو عضو کاٹا جائے وہ مردار ہے

۱۰۰۰: بَابُ مَا جَاءَ مَا قَطِعَ

مِنَ الْحَيِّ فَهُوَ مَيْتٌ

۱۵۱۴: حضرت ابو واقد لیشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ زندہ اونٹوں کے کوہان اور زندہ دنبوں کی چکیاں کاٹتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زندہ جانور سے جو حصہ کاٹا جائے وہ مردار ہے۔

۱۵۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ نَنَا سَلَمَةَ بْنُ رَجَاءٍ نَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُونُ اسْنِمَةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ الْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا يَقْطَعُ مِنَ الْبَيْهْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ.

۱۵۱۵: ہم سے روایت کی ابراہیم بن یعقوب نے انہوں نے ابو النضر سے انہوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ سے اسی کے مثل۔

۱۵۱۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ نَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ نَحْوَهُ هَذَا



یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف زید بن اسلم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ابو واقد لیشی کا نام حارث بن عوف ہے۔

حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَابُو وَاقِدِ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ.

۱۰۰۱: باب حلق اور لہبہ میں ذبح کرنا چاہیے

۱۰۰۱: بَابُ فِي الذَّكْوَةِ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ

۱۵۱۶: حضرت ابو العشاء اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا جانوروں کو صرف حلق اور لہبہ ہی سے ذبح کیا جاسکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم اس کی ران میں بھی نیزہ مار دو تو بھی کافی ہے۔ احمد بن منیع، یزید بن ہارون کے حوالے سے کہتے ہیں کہ یہ حکم صرف ضرورت کے وقت کا ہے۔ اس باب میں رافع بن خدیج سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حماد بن سلمہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو عشاء کی اپنے والد سے اس کے علاوہ کوئی حدیث منقول نہیں۔ ابو عشاء کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ابو عشاء کا نام اسامہ بن بھطم ہے جب کہ بعض یسار بن بزد بعض ابن بلز اور بعض عطار کہتے ہیں۔

۱۵۱۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ ح وَتَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ تَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ تَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعَشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكْوَةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فِجْهَافِهَا لَأَجْرَأَ عَنْكَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ هَذَا فِي الضَّرُورَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَا نَعْرِفُ لِأَبِي الْعَشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَاخْتَلَفُوا فِي اسْمِ أَبِي الْعَشْرَاءِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْمُهُ اسَامَةُ بْنُ قَهْطَمٍ وَيُقَالُ يَسَارُ بْنُ بَرَزٍ وَيُقَالُ ابْنُ بَلَزٍ وَيُقَالُ اسْمُهُ عَطَارِدٌ.

۱۰۰۲: باب چھکلی کو مارنا

۱۰۰۲: بَابُ فِي قَتْلِ الْوَرَعِ

۱۵۱۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چھکلی کو ایک ہی ضرب میں مار دیا اس کے لئے اتنی نیکیاں ہیں۔ اور جس نے دوسری ضرب میں مارا اس کے لئے اتنا اجر ہے۔ اور تیسری ضرب میں مارنے پر بھی اتنا ثواب ہے۔ (یعنی دوسری چوٹ میں پہلی مرتبہ سے کم اور تیسری میں دوسری سے بھی کم) اس باب میں ابن مسعود، سعد، عائشہ اور ام شریک سے بھی روایات منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَرَعَةً بِالضَّرْبَةِ الْأُولَى كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّلَاثَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَعْدِ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ شَرِيكِ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۰۳: باب سانپ کو مارنا

۱۰۰۳: بَابُ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ

۱۵۱۸: حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں

۱۵۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ تَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سانپوں کو قتل کرو۔ اس سانپ کو بھی قتل کر دو جس کی پشت پر سیاہ نقطے ہوتے ہیں اسی طرح چھوٹی دم والے سانپ کو بھی قتل کرو کیونکہ یہ دونوں بینائی کو زائل اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔ اس باب میں ابن مسعود، عائشہ، ابو ہریرہ اور سہل بن سعد سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عمر، ابولبابہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پتلے پتلے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا جو گھروں میں رہتے ہیں۔ انہیں عوام کہا جاتا ہے۔ بواسطہ ابن عمر، حضرت زید بن خطاب سے بھی روایت مذکور ہے۔ عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ان سانپوں کو مارنا مکروہ ہے جو پتلے ہوں، چاندی کی طرح چمکتے ہوں اور رچلے میں بل نہ کھاتے ہوں۔

۱۵۱۹: حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے گھروں میں گھریلو سانپ رہتے ہیں۔ انہیں تین مرتبہ متنبہ کرو اور اگر اس کے بعد بھی نظر آئیں تو انہیں قتل کر دو۔

عبید اللہ بن عمر بھی صفی سے اور وہ ابوسعید سے یہ حدیث اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ مالک بن انس بھی صفی سے وہ ہشام بن زہرہ کے موی ابوسائب سے اور وہ ابوسعید سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

۱۵۲۰: ہم سے یہ حدیث روایت کی انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے کہا ہم سے روایت کی مالک نے۔ یہ روایت عبید اللہ بن عمرو کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن عجلان بھی صفی سے مالک کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۵۲۱: عبد الرحمن بن ابی لیلی، ابولیلی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کے گھر میں سانپ نظر آ جائے تو اس سے کہو کہ ہم تجھ سے حضرت نوح علیہ السلام اور سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے عہد کا واسطہ دے کر یہ چاہتے ہیں کہ تو ہمیں اذیت نہ پہنچا۔ اگر وہ اس کے بعد بھی نظر آئے تو

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَأَقْتُلُوا إِذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْرَقَا نَهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصْرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَجَلَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْرُوِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ قَتْلِ جِنَانِ الْبُيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَيْضًا وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ إِنَّمَا يُكْرَهُ مِنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ الْحَبَّةِ الَّتِي تَكُونُ دَقِيقَةً كَأَنَّهَا فِضَّةٌ لَا تَلْتَوِي فِي مِشْيَتِهَا .

۱۵۱۹: حَدَّثَنَا هُنَادٌ ثَنَا عَبْدُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِبُيُوتِكُمْ عُمَّارًا فَحَرِّجُوا عَلَيْهِنَّ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَأَقْتُلُوهُ هَكَذَا رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنِ السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ .

۱۵۲۰: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنٌ ثَنَا مَالِكٌ وَهَذَا أَصَحُّ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ صَيْفِيٍّ نَحْوَ رِوَايَةِ مَالِكٍ .

۱۵۲۱: حَدَّثَنَا هُنَادٌ ثَنَا أَبِي زَائِدَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ أَبُو لَيْلَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُولُوا لَهَا إِنَّا نَسْأَلُكَ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَنْ لَا

اسے قتل کر دو۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ثابت بنانی کی روایت سے صرف ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۰۴: باب کتوں کو ہلاک کرنا

۱۵۲۲: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کتے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی مخلوق نہ ہوتے تو میں ان سب کے قتل کا حکم دیتا۔ لیکن ہر کالے سیاہ کتے کو قتل کر دو۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، جابر رضی اللہ عنہ، ابو رافع رضی اللہ عنہ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ خالص سیاہ رنگ کا کتا شیطان ہے یعنی جس میں بالکل سفیدی نہ ہو۔ اہل علم نے خالص کالے رنگ کے شکار کردہ جانور کو مکروہ کہا ہے۔

۱۰۰۵: باب کتا پالنے

والے کی نیکیاں کم ہوتی ہیں

۱۵۲۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے شکاری کتے یا جانوروں کی حفاظت کرنے والے کتے کے علاوہ کتا پالا اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کم کئے جاتے ہیں۔ اس باب میں عبداللہ بن مغفلؓ، ابو ہریرہؓ اور سفیان بن ابو زبیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا بھتیگی کی حفاظت والا کتا (یعنی اس کا پالنا بھی جائز ہے)۔

۱۵۲۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری کتوں اور جانوروں کی حفاظت کے لئے رکھے جانے والے کتوں کے علاوہ سب کتوں کو مارنے کا حکم دیا۔

تُوذِينَا فَإِنْ عَادَتْ فَأَقْتُلُوهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْبَنَانِيِّ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.

۱۰۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْكِلَابِ

۱۵۲۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَادَانَ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَّمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَأَقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَيْهِيمٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَأَبِي رَافِعٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَحَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ الْبَيْهِيمَ شَيْطَانٌ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ الْبَيْهِيمُ الَّذِي لَا يَكُونُ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْبَيَاضِ وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ صَيْدَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَيْهِيمِ.

۱۰۰۵: بَابُ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا

مَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ

۱۵۲۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا أَوْ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِصَارٍ وَلَا كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَسَفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ وَحَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْ كَلْبَ زُرْعٍ.

۱۵۲۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ

راوی کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ سے کہا گیا کہ ابو ہریرہؓ کھیت کے کتے کی بھی استثناء کرتے ہیں۔ ابن عمرؓ نے فرمایا اس لئے کہ ابو ہریرہؓ کے کھیت تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتابا پاتا ہے اس کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ کتابا جانوروں یا کھیتی باڑی کی حفاظت کے لئے نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عطاء بن ابی رباح سے منقول ہے کہ انہوں نے اس شخص کو بھی کتابا پالنے کی اجازت دی ہے جس کے پاس ایک بکری ہو۔

۱۵۲۶: یہ حدیث اسحاق بن منصور، حجاج بن محمد سے وہ ابن جریج سے اور وہ عطاء سے نقل کرتے ہیں۔

۱۵۲۷: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ دیتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے درخت کی ٹہنیاں اٹھا رکھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر کتے اللہ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے تو انہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیتا۔ لہذا تم کالے سیاہ کتے کو قتل کر دو۔ کوئی گھروالے ایسے نہیں کہ وہ کتابا بندھ کر رکھیں اور ان کے اجر میں سے روزانہ ایک قیراط کم نہ ہوتا ہو۔ لیکن کھیتی اور جانوروں کی حفاظت یا شکاری کتوں کی اجازت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے حسن سے ہی منقول ہے وہ عبداللہ بن مغفلؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۰۰۶: باب بالنس وغیرہ سے ذبح کرنا

۱۵۲۸: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کل دشمن سے مقابلہ کریں گے اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے (یعنی جانور ذبح کرنے کے لئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو چیز خون بہادے اور اس پر

مَا شِيَةِ قَالَ قِيلَ لَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبٌ رَزَعٌ فَقَالَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَهُ رَزَعٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۲۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا إِنَّا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَمَامِعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَا شِيَةِ أَوْ صَيْدٍ أَوْ رَزَعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلُّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ أَنَّهُ رَخَّصَ فِي امْسَاكِ الْكَلْبِ وَإِنْ كَانَ لِلرَّجُلِ شَاةٌ وَاحِدَةً.

۱۵۲۶: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَسَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ بِهِذَا.

۱۵۲۷: حَدَّثَنَا عَيْنَةُ بْنُ أَبِي سَبَّاطٍ بِنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ إِنِّي لَمِمَّنْ يَرْفَعُ أَغْصَانِ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَأَقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَيْهَمٍ وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبُطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلُّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْبٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۰۰۶: بَابُ فِي الدَّكَاةِ بِالْقَصْبِ وَغَيْرِهِ

۱۵۲۸: حَدَّثَنَا هُنَادٌ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَلْقَى الْعَدُوَّ وَغَدَاً وَلَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى فَقَالَ النَّبِيُّ

اللہ کا نام لیا جائے تو کھالو جب تک دانت یا ناخن نہ ہوں۔  
عنقریب میں اس کے بارے میں تمہیں بیان کروں گا، دانت  
(اس لیے کہ) ہڈی ہیں اور ناخن جھیشوں کی چھری ہے۔

۱۵۲۹: رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔  
لیکن اس حدیث میں عبایہ کے بعد ان کے والد کا ذکر  
نہیں۔ یہ اصح ہے۔ عبایہ کو رافع سے سماع نہیں۔ اہل علم کا  
اس پر عمل ہے وہ ہڈی اور دانت سے ذبح کرنے کو جائز  
نہیں سمجھتے۔

۱۰۰۷: باب جب اونٹ بھاگ جائے

۱۵۳۰: حضرت رافعؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ نبی اکرم  
ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک اونٹ بھاگ گیا۔ ہمارے  
پاس گھوڑے بھی نہیں تھے کہ اسے پکڑ سکیں۔ پس ایک شخص نے  
تیر چلایا تو اللہ تعالیٰ نے اونٹ کو روک دیا۔ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا ان چوپایوں میں سے بعض وحشی جانوروں کی طرح  
بھگڑے ہوتے ہیں۔ اگر ان میں کوئی جانور اس طرح کرے  
تو تم بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔ (یعنی اسے تیر مارو یا جس  
طرح قابو پایا جاسکے۔)

۱۵۳۱: ہم سے روایت کی محمود بن غیلان نے وکیع سے سفیان  
سے وہ اپنے والد سے، وہ عیاض بن رفاعہ سے وہ اپنے دادا رافع بن  
خدیج سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں لیکن  
اس میں عبایہ کی ان کے والد سے روایت کا ذکر نہیں کرتے۔ یہی  
زیادہ صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ شعبہ بھی یہ حدیث سعید  
بن مسروق سے اور وہ سفیان سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ  
عَلَيْهِ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ أَوْ ظَفْرٌ وَسَاخِدٌ لَكُمْ عَنْ  
ذَلِكَ أَمَا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَا الظَّفْرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

۱۵۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ ثَنِي أَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ  
بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا أَصْحُ  
وَعَبَايَةَ قَدْ سَمِعَ مِنْ رَافِعٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ  
الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ أَنْ يُذَكَّى بِسِنِّ وَلَا بِعَظْمٍ.

۱۰۰۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَعِيرِ إِذَا نَدَّ

۱۵۳۰: حَدَّثَنَا هَنَادٌ تَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ  
مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ  
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ  
أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا فَافْعَلُوا بِهِ  
هَكَذَا.

۱۵۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ تَنَا وَكَيْعٌ تَنَا  
سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ  
خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ  
يَذْكُرْ فِيهِ عَبَايَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا أَصْحُ وَالْعَمَلُ عَلَى  
هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهَكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
مَسْرُوقٍ مِنْ رِوَايَةِ سُفْيَانَ.

## أَبْوَابُ الْأَضَاحِي

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ قِرْبَانِي

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۰۰۸: باب قِرْبَانِي كِي فَضِيلَتِ

۱۰۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْأَضْحِيَّةِ

۱۵۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یومِ نحر (دس ذوالحجہ) کو اللہ کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں (یعنی قربانی سے) قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گا اور بے شک اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ پس اس خوشخبری سے اپنے دلوں کو مطمئن کر لو۔

۱۵۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو الْحَدَّاءُ الْمَدِينِيُّ ثَنِيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعِ الصَّانِعِ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَ إِهْرَاقِ الدَّمِ إِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَطْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ فَطَيَّبُوا بِهَا نَفْسًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ الْأَمِينِ هَذَا الْوَجْهَ وَأَبُو الْمُثَنَّى اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ يَزِيدَ رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَضْحِيَّةِ لِصَاحِبِهَا بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ وَيُرْوَى بِقُرُونِهَا.

اس باب میں عمران بن حصینؓ اور زید بن ارقمؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ہشام بن عروہ کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابوثنیٰ کا نام سلیمان بن یزید ہے ان سے ابووند یک روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے کہ قربانی کرنیوالے جانور کے ہر بال کے برابر ایک نیکی دی جاتی ہے۔ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ ہر سینگ کے بدلے نیکی ہے۔

۱۰۰۹: باب دَوْمِينْدَهَوْنَ كِي قِرْبَانِي

۱۰۰۹: بَابُ فِي الْأَضْحِيَّةِ بِكَبْشَيْنِ

۱۵۳۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میندھوں کی قربانی کی جن کے سینگ تھے اور ان کا رنگ سفید و سیاہ تھا۔ آپ ﷺ نے انہیں ذبح کرتے وقت تکبیر (بسم اللہ، اللہ اکبر) کہی اور اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عائشہؓ، ابو ہریرہؓ، جابرؓ،

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَنَسٍ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ضَخِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ دَبَّحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي رَافِعٍ وَأَبِي عَمْرٍو وَأَبِي بَكْرَةَ هَذَا

ابویوب، ابودرداء، ابورافع، ابن عمر اور ابوبکرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۳۳: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ وہ ہمیشہ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے۔ ایک نبی ﷺ کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس کا حکم دیا ہے پس میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف شریک کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم میت کی طرف سے قربانی کرنے کی اجازت دیتے ہیں جب کہ بعض اہل علم کے نزدیک یہ جائز نہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک میت کی طرف سے صدقہ دینا زیادہ افضل ہے اور میت کی طرف سے قربانی نہ کی جائے۔ اور اگر میت کی طرف سے قربانی کرے تو اس میں سے خود کچھ نہ کھائے بلکہ پورا گوشت صدقہ کر دے۔

۱۰۱۰: باب قربانی جس جانور کی مستحب ہے

۱۵۳۵: حضرت سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے مینڈھے کی قربانی کی جوڑ تھا، اس کا منہ، چاروں پیر اور آنکھیں سیاہ تھیں۔

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حفص بن غیاث کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۰۱۱: باب جانور جس کی قربانی درست نہیں

۱۵۳۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ ایسے لنگڑے جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور ایسے کانے جانور جس کا کانین ظاہر ہو قربانی نہ کی جائے۔ اسی طرح مریض اور بالکل کمزور جانور کی بھی قربانی نہ کی جائے جس کا مرض ظاہر ہو یا دوسری صورت میں اس کی ہڈیوں میں گودانہ ہو۔

۱۵۳۷: ہناد، ابو زائدہ سے وہ شعبہ سے وہ سلمان بن

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمُحَارِبِيِّ الْكُوفِيُّ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْحَسَنَاءِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَسٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُضْحِي بِكَبْشَيْنِ أَحَدَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرَ عَنْ نَفْسِهِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ أَمَرَنِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْعُهُ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَأَنْعَرِفَهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ وَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُضْحِيَ عَنِ الْمَيْتِ وَلَمْ يَرَبَعْضُهُمْ أَنْ يُضْحِيَ عَنْهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْهُ وَلَا يُضْحِيَ عَنْهُ وَإِنْ ضَحِيَ فَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا شَيْئًا وَيَتَصَدَّقُ بِهَا كُلَّهَا.

۱۰۱۰: بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

۱۵۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ ضَحِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٌ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَأَنْعَرِفَهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ.

۱۰۱۱: بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ فَيْرُوزَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهُ قَالَ لَا يُضْحِي بِالْعَرَجَاءِ بَيْنَ ظَلْعَيْهَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيْنَ عَوْرَتَيْهَا وَبِالْمَرِيضَةِ بَيْنَ مَرَضَتَيْهَا وَلَا بِالْعَجْفَاءِ الَّتِي لَا تَنْقِي.

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

عبدالرحمن سے وہ عبید بن فیروز سے وہ براء سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبید بن فیروز کی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔

۱۰۱۲: باب جانور جس کی قربانی مکروہ ہے

۱۵۳۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھ لیں تاکہ کوئی نقص نہ ہو اور ہمیں منع فرمایا کہ ہم ایسے جانور کی قربانی نہ کریں۔ جس کے کان آگے یا پیچھے سے کٹے ہوئے ہوں یا پٹھے ہوئے ہوں یا ان میں سوراخ ہو۔

۱۵۳۹: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھ لیں تاکہ کوئی نقص نہ ہو اور ہمیں منع فرمایا کہ ہم ایسے جانور کی قربانی نہ کریں۔ جس کے کان آگے یا پیچھے سے کٹے ہوئے ہوں یا پٹھے ہوئے ہوں یا ان میں سوراخ ہو۔

۱۵۳۹: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھ لیں تاکہ کوئی نقص نہ ہو اور ہمیں منع فرمایا کہ ہم ایسے جانور کی قربانی نہ کریں۔ جس کے کان آگے یا پیچھے سے کٹے ہوئے ہوں یا پٹھے ہوئے ہوں یا ان میں سوراخ ہو۔

۱۵۳۹: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ قربانی کے جانور کی آنکھ اور کان کو اچھی طرح دیکھ لیں تاکہ کوئی نقص نہ ہو اور ہمیں منع فرمایا کہ ہم ایسے جانور کی قربانی نہ کریں۔ جس کے کان آگے یا پیچھے سے کٹے ہوئے ہوں یا پٹھے ہوئے ہوں یا ان میں سوراخ ہو۔

۱۰۱۳: باب چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی

۱۵۴۰: حضرت ابو کباشؓ کہتے ہیں کہ میں چھ ماہ کی بھیڑ کی قربانی دینا چاہتا تھا لیکن وہ نہ بک سکے۔ پھر اچانک میری ملاقات حضرت ابو ہریرہؓ سے ہوئی تو میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ بہترین قربانی چھ ماہ کی بھیڑ کی ہے۔ ابو کباشؓ کہتے ہیں (یہ سن کر) لوگوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ خرید لیا۔ راوی کو شک ہے کہ ”نعم“ فرمایا

سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُيَيْدِ بْنِ قَبْرَةَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُيَيْدِ بْنِ قَبْرَةَ عَنِ الْبَرَاءِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۰۱۲: بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْأَضَاحِي

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلْوَانِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا شَرِيحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شَرِيحِ بْنِ النُّعْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذْنَ وَأَنْ لَا نُضْحِيَ بِمُقَابِلَةٍ وَلَا مُدَابِرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خِرْقَاءَ.

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شَرِيحِ بْنِ النُّعْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ الْمُقَابِلَةُ مَا قَطَعَ طَرَفَ أُذُنِهَا وَالْمُدَابِرَةُ مَا قَطَعَ مِنْ جَانِبِ الْأُذُنِ وَالشَّرْقَاءُ الْمَشْقُوقَةُ وَالْخِرْقَاءُ الْمَتَّقُوبَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَشَرِيحُ بْنُ النُّعْمَانَ الصَّائِدِيُّ كُوفِيُّ وَشَرِيحُ بْنُ الْحَارِثِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ الْقَاضِي يُكْنَى أَبُو أُمِيَّةَ وَشَرِيحُ بْنُ هَانِيٍّ كُوفِيُّ وَهَانِيٌّ لَهُ صُحْبَةٌ وَكُلُّهُمْ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ فِي عَصْرِ وَاحِدٍ.

۱۰۱۳: بَابُ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّانِ فِي الْأَضَاحِي

۱۵۴۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَقِيدٍ عَنْ كِدَامِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي كِبَاشٍ قَالَ جَلَبْتُ غَنَمًا جَذَعًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقِيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَعَمْ أَوْ نَعَمَتِ الْأَضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّانِ قَالَ فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ بِلَالٍ بِنْتِ هِلَالٍ عَنْ أَبِيهَا



یا ”نعمت“ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، ام بلال بنت بلال (یہ اپنے والد سے نقل کرتی ہیں) جابرؓ، عقبہ بن عامرؓ اور ایک اور صحابی سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے موقوفاً بھی منقول ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم حضرات کا اس حدیث پر عمل ہے کہ چھ ماہ کی بھینٹ کی قربانی درست ہے۔

۱۵۳۱: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بکریاں دیں کہ انہیں صحابہ میں قربانی کے لئے بانٹ دیں ان میں سے ایک بکری باقی رہ گئی جو عتود یا جدی تھی (یعنی ایک سال کی تھی یا چھ ماہ کا بچہ تھا) میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا چھ یا سات ماہ کا بچہ ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث اس کے علاوہ اور سند سے بھی عقبہ بن عامرؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرمؐ سے نے قربانی کے جانور تقسیم کئے تو ایک جذعہ باقی رہ گیا۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم خود اس کی قربانی کرو۔

۱۵۳۲: ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے یزید بن ہارون اور ابو داؤد سے بیان کی۔ یہ دونوں کہتے ہیں کہ ہم سے ہشام دستوائی نے بواسطہ یحییٰ بن کثیر، بھہ بن عبد اللہ بن بدر اور عقبہ بن عامر نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱۴: باب قربانی میں شریک ہونا

۱۵۳۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ عید الاضحیٰ آگئی۔ پس ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے۔ اس باب میں ابوالاشد اسلمی بواسطہ اپنے والد، دادا سے روایت کرتے ہیں اور ابویوبؓ سے بھی روایات منقول ہیں۔ ابن عباسؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف فضل بن موسیٰ کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۵۳۴: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم نے صلح حدیبیہ کے

وَجَابِرٍ وَعَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْجَذْعَ مِنَ الضَّانِ يُجْزَى فِي الْأَضْحِيَّةِ.

۱۵۳۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا فِي أَصْحَابِهِ صَحَابِيًا فَبَقِيَ عَتُودٌ أَوْ جَدْيٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَاحِبُ بَهْ أَنْتَ قَالَ وَكَيْفَ الْجَذْعُ يَكُونُ ابْنُ سَبْعَةٍ أَوْ سِتَّةٍ أَشْهُرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مَنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّحَايَا فَبَقِيَ جَذْعَةٌ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَاحِبُ بَهَا أَنْتَ.

۱۵۳۲: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَتَا هِشَامُ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۱۰۱۴: بَابُ فِي الْإِشْتِرَاكِ فِي الْأَضْحِيَّةِ

۱۵۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقْرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيرِ عَشْرَةً وَفِي الْبَاتِ عَنْ أَبِي الْأَشَدِّ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَأَبِي أَيُّوبَ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى.

۱۵۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قربانی کی تو گائے اور اونٹ، دونوں میں سات، سات آدمی شریک ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر علماء کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، ابن مبارکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ اسحقؒ فرماتے ہیں۔ کہ اونٹ دس آدمیوں کے لئے بھی کافی ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا حدیث ہے۔

۱۵۳۵: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ گائے کی قربانی سات آدمیوں کے لئے کافی ہے۔ راوی نے عرض کیا اگر وہ خریدنے کے بعد بچہ جنے فرمایا اس کو بھی ساتھ ذبح کرو۔ میں نے عرض کیا لنگڑی گائے کا کیا حکم ہے۔ فرمایا اگر قربانی گاہ تک پہنچ جائے (تو جائز ہے)۔ میں نے عرض کیا اگر اس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو؟ فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں اس لیے کہ ہمیں حکم دیا گیا یا فرمایا ہمیں نبی ﷺ نے حکم دیا کہ ہم کانوں اور آنکھوں کو اچھی طرح دیکھ لیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان ثوریؒ اسے سلمہ بن کہیل سے نقل کرتے ہیں۔

۱۵۳۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ٹوٹے ہوئے سینگ اور کٹے ہوئے کان والے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیب سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا سینگ اگر نصف یا نصف سے زائد ٹوٹا ہوا ہو تو اس کی ممانعت ہے۔ ورنہ نہیں۔

۱۰۱۵: باب ایک بکری

ایک گھر کے لئے کافی ہے

۱۵۳۷: عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابویوب سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قربانیاں کیسے ہوا کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی اپنے اور اپنے گھروالوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کیا کرتا تھا۔ وہ اس سے خود بھی

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاحْمَدَ وَاسْحَاقَ وَقَالَ إِسْحَاقُ يُجْزَى أَيْضًا الْبَعِيرُ عَنْ عَشْرَةٍ وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۵۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَتْنَا شَرِيكَ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ حُجَّيَةَ بْنِ عَبْدِ عَدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْبَقْرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ فَإِنْ وَلَدَتْ قَالَ أَدْخِعْ وَلَدَهَا مَعَهَا قُلْتُ فَأَلْمَرُ جَاءَ قَالَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَنَسِكَ قُلْتُ فَمَكْسُورَةُ الْقَرْنِ فَقَالَ لَا بَأْسَ أَمْرُنَا أَوْ أَمْرُنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْأُذُنَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدَّرَ وَاهُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ.

۱۵۳۶: حَدَّثَنَا هَنَادٌ قَتْنَا عَبْدَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَرِيٍّ بْنِ كَلَيْبٍ النَّهْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضْحَى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ فَقَالَ الْعَضْبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۱۵: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ

تُجْزَى عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

۱۵۳۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا يُوْبَ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

کہاتے اور لوگوں کو بھی کھلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ لوگ فخر کرنے لگے اور اس طرح ہو گیا جس طرح تم آج کل دیکھ رہے ہو۔ (یعنی ایک گھر میں کئی قربانیاں کی جاتی ہیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عمارہ بن عبد اللہ مدینی ہیں۔ مالک بن انسؓ نے بھی ان سے روایت کی ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ان کی دلیل نبی اکرم ﷺ کی وہی حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مینڈھا زنج کیا اور فرمایا یہ میری امت میں سے ہر اس شخص کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ ایک بکری صرف ایک آدمی کے لئے کافی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ اور دیگر اہل علم کا یہی قول ہے۔

## باب ۱۰۱۶:

۱۵۳۸: جبہ بن سحیم سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمیر رضی اللہ عنہ سے قربانی کے متعلق پوچھا کہ کیا یہ واجب ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی۔ اس نے دوبارہ پوچھا کہ کیا یہ واجب ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم سمجھتے نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں نے قربانی کی۔

یہ حدیث حسن ہے اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ قربانی واجب نہیں بلکہ سنت ہے اس پر عمل کرنا مستحب ہے۔ سفیان ثوریؒ اور ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے۔

۱۵۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سال قربانی کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

## باب ۱۰۱۷: نماز عید کے بعد قربانی کرنا

۱۵۵۰: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نحر (قربانی) کے دن خطبہ دیا اور فرمایا تم میں سے کوئی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَأْكُلُونَ وَيُطْعَمُونَ حَتَّى تَبَاهِيَ النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ مَدَنِيٌّ وَقَدَرَوِيٌّ عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ضَحَّى بِكَبْشٍ فَقَالَ هَذَا عَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي وَقَالَ بَعْضُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا تُجْزَى الشَّاةُ إِلَّا عَنِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَغَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ.

## باب ۱۰۱۶:

۱۵۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ بِنَا هُشَيْمٍ بِنَا حَجَّاجٍ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سَحِيمٍ أَنَّ سَالَ ابْنَ عَمَرَ عَنِ الْأَضْحِيَّةِ أَوْاجِبَةٌ هِيَ فَقَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ اتَّعَقَلُ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْأَضْحِيَّةَ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ وَلَكِنَّهَا سُنَّةٌ مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ.

۱۵۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَهَذَا قَالَا ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ يُضَحِّي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

## باب ۱۰۱۷: فِي الدَّبْحِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

۱۵۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ بِنَا إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ

نماز سے پہلے جانور ذبح نہ کرے۔ براء کہتے ہیں کہ میرے ماموں کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ ایسا دن ہے کہ لوگ اس دن گوشت سے جلدی اکتا جاتے ہیں میں نے یہ سوچ کر اپنی قربانی جلدی کر لی کہ اپنے گھر والوں اور بڑوسیوں کو کھلا دوں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ تم دوبارہ قربانی کرو۔ انہوں نے عرض کیا میرے پاس ایک بکری ہے جو دودھ بھی دیتی ہے لیکن اس کی عمر ایک سال سے کم ہے اس کے باوجود وہ گوشت میں دو بکریوں سے بہتر ہے۔ کیا میں اسے ذبح کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہ تیری اچھی قربانی ہے اور تیرے بعد کسی کے لئے (بکری کا) سال سے کم عمر کا بچہ جائز نہیں۔ اس باب میں حضرت جابر، جندب، انس، عویمیر بن اشقر، ابن عمر اور ابو زید انصاری سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ شہر میں عید کی نماز ادا کرنے سے پہلے قربانی نہ کی جائے جب کہ بعض علماء گاؤں میں رہنے والوں کو طلوع فجر کے بعد قربانی کی اجازت دیتے ہیں۔ ابن مبارک کا بھی یہی قول ہے۔ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ چھ مہینے کا صرف ذبیہ ہی قربانی میں ذبح کیا جاسکتا ہے بکری وغیرہ نہیں۔

۱۰۱۸: باب تین دن سے

زیادہ قربانی کا گوشت کھانا مکروہ ہے

۱۵۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا تھا پھر اجازت دے دی۔

۱۰۱۹: باب تین دن سے

زیادہ قربانی کا گوشت کھانا جائز ہے

الشَّعْبِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ نَحَرٍ فَقَالَ لَا يَذُّبَحَنَّ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَامَ خَالِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ وَإِنِّي عَجَلْتُ نَسِيكِي لَا طَعِمَ أَهْلِي وَأَهْلُ دَارِي أَوْ جِيرَانِي قَالَ فَأَعَدُّ ذَبْحَكَ بِنَاخِرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ أَفَأَذُّ بِحُهَا فَقَالَ نَعَمْ وَهُوَ خَيْرٌ نَسِيكِيكَ وَلَا تَجْزِي جَذْعَةَ بَعْدَكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَجُنْدُبٍ وَأَنَسٍ وَعَوَيْمِرِ بْنِ أَشْقَرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُضْحَى بِالْمَضْرُحِ حَتَّى يُصَلِّيَ الْإِمَامُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لِأَهْلِ الْقُرَى فِي الذَّبْحِ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنْ لَا يُجْزَى الْجَذْعُ مِنَ الْمَعْزِ وَقَالُوا إِنَّمَا يُجْزَى الْجَذْعُ مِنَ الضَّانِ .

۱۰۱۸: بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ

الْأَضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

۱۵۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ أَضْحِيَةٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَحَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِنَّمَا كَانَ النَّهْيُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَدِّمًا ثُمَّ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ .

۱۰۱۹: بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي

أَكْلِهَا بَعْدَ ثَلَاثِ

۱۵۵۲: حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا تا کہ استطاعت والے لوگ اپنے سے غریب لوگوں پر کشادگی کریں لیکن اب تم جس طرح چاہو کھا بھی سکتے ہو۔ لوگوں کو بھی کھلا سکتے ہو اور رکھنے کی بھی اجازت ہے۔

اس باب میں ابن مسعود، عائشہ، ہبیشہ، ابوسعید، قتادہ بن نعمان، انس اور ام سلمہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

۱۵۵۳: حضرت عابس بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرماتے تھے۔ انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ اس وقت بہت کم لوگ قربانی کیا کرتے تھے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ قربانی کرنے والے لوگ قربانی نہ کرنے والوں کو بھی کھلائیں۔ ہم لوگ تو ایک ران رکھ دیا کرتے تھے اور اسے دس دن بعد کھایا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام المؤمنین سے مراد حضرت عائشہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ یہ حدیث ان سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۱۰۲۰: باب فرع اور عتیرہ

۱۵۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں فرع ہے اور نہ عتیرہ۔ فرع۔ جانور کے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے کافر اپنے بتوں کے لئے ذبح کیا کرتے تھے۔ اس باب میں ہبیشہ اور مخنف بن سلیم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عتیرہ وہ جانور ہے جسے رجب کے مہینے میں اس کی تعظیم کے لئے ذبح کیا جاتا تھا کیونکہ یہ حرمت والے مہینوں میں سب سے پہلا مہینہ ہے۔ حرمت والے مہینے، رجب، ذیقعدہ، ذی الحجہ

۱۵۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ قَالُوا إِنَّا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصْحَابِ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيْتَسِعَ ذُو الطَّوْلِ عَلَى مَنْ لَا طَوْلَ لَهُ فَكُلُوا مَا بَدَأَ اللَّهُكُمْ وَأَطْعَمُوا وَأَذْجَرُوا وَافِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَنَيْشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَقَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانَ وَانْسِ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيثَ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ.

۱۵۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْأَصْحَابِ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ قُلٌّ مَنْ كَانَ يُضْحِي مِنْ النَّاسِ فَأَحَبُّ أَنْ يُطْعِمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ يُضْحِي فَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَمَا كَلَّمَهُ بَعْدَ عَشْرَةِ أَيَّامٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأُمُّ الْمُؤْمِنِينَ هِيَ عَائِشَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنْهَا هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ.

۱۰۲۰: بَابُ فِي الْفِرَاعِ وَالْعَتِيرَةِ

۱۵۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فِرَاعَ وَلَا عَتِيرَةَ وَالْفِرَاعُ أَوَّلُ السَّجَاعِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيْدٌ بِحُونِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ نَيْشَةَ وَمَخْنَفِ بْنِ سَلِيمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَتِيرَةُ ذَبِيحَةٌ كَانُوا يَذْبَحُونَهَا فِي رَجَبٍ يُعَظَّمُونَ شَهْرَ رَجَبٍ لِأَنَّهُ أَوَّلُ شَهْرٍ مِنْ أَشْهُرِ الْحُرْمِ وَأَشْهُرِ الْحُرْمِ رَجَبٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمِ

اور محرم ہیں۔ حج کے مہینے شوال، ذیقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر حضرات سے حج کے مہینوں میں اسی طرح مروی ہے۔

۱۰۲۱: باب عقیقہ

۱۵۵۵: حضرت یوسف بن ماہک سے روایت ہے کہ ہم حصہ بنت عبدالرحمن کے ہاں داخل ہوئے اور عقیقہ کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ عائشہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عقیقے میں لڑکے کی طرف سے ایسی دو بکریاں ذبح کرنے کا حکم دیا جو عمر میں برابر ہوں اور لڑکی کے عقیقے میں ایک بکری ذبح کرنے کا حکم دیا۔

اس باب میں حضرت علیؓ، ام کرز، بریدہ، سمیرہ و محمد اللہ بن عمروؓ، انسؓ، سلمان بن عامرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت حصہ، حضرت عبدالرحمن بن ابورکبہ کی صاحبزادی ہیں۔

۱۵۵۶: حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: لڑکے کے عقیقے میں دو اور لڑکی کے عقیقے میں ایک بکری ذبح کی جائے خواہ وہ بکری ہوں یا بکریاں۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۵۷: حضرت سلمان بن عامر حفصی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکے کے لئے عقیقہ ہے۔ لہذا جانور ذبح کر کے خون بہاؤ اور اسے ہر تکلیف کی چیز سے دور کر دو (یعنی بال وغیرہ منڈا دو)۔

۱۵۵۸: سلمان بن عامر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۰۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَقِيقَةِ

۱۵۵۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ حُنَيْمٍ عَنْ يُوسُفَ ابْنِ مَاهَكَ أَنَّهُمْ دَخَلُوا عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَسَأَلُوهَا عَنِ الْعَقِيقَةِ فَأَخْبَرَتْهُمْ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مَكَافِتَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأَمِّ كُرْزٍ وَبُرَيْدَةَ وَسَمُرَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَآنَسِ بْنِ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثِ عَائِشَةَ حَدِيثِ حَسَنٍ صَحِيحٍ وَحَفْصَةَ هِيَ ابْنَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ.

۱۵۵۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتٍ بِنِ سِبَاعٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ كُرْزٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانَا كُنَّ أَمْ إِنَّا ثَاهِلًا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۵۵۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ الصَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةً فَأَهْرَيْقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى.

۱۵۵۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَخْوَلِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۰۲۲: بَابُ الْأَذَانِ فِي أُذُنِ الْمُؤَلُودِ

۱۰۲۲: باب بچے کے کان میں اذان دینا

۱۵۵۹: حضرت عبید اللہ بن ابی رافع اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی ولادت کے وقت ان کے کان میں اذان دیتے ہوئے دیکھا جس طرح نماز میں اذان دی جاتی ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے باب میں کئی سندوں سے منقول ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کافی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ دیا۔ بعض اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

۱۰۲۳: باب

۱۵۶۰: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین قربانی مینڈھے کی قربانی ہے اور بہترین کفن حلدہ ہے (یعنی ایک جہمند اور ایک چادر قمیص کے علاوہ) یہ حدیث غریب ہے اس لیے کہ عفیر بن معدان ضعیف ہیں۔

۱۰۲۴: باب

۱۵۶۱: حضرت جعفر بن سلیم فرماتے ہیں کہ ہم نے عرفات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وقوف کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! ہر گھر والے پر ہر سال قربانی اور عتیرہ ہے۔ کیا تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ یہ وہی ہے جسے تم رحیہ کہتے ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن عون کی سند سے جانتے ہیں۔

۱۵۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ غُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُذِنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَقِيقَةِ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ عَقَّى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِشَاةٍ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ.

۱۰۲۳: بَابُ

۱۵۶۰: حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شَيْبٍ ثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ عَنْ عُفَيْرِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَضْحِيَةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ.

۱۰۲۴: بَابُ

۱۵۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ثَنَا أَبُو رَمَلَةَ عَنْ مَخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وَقُوفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَضْحِيَّةٌ وَعَتِيرَةٌ هَلْ تَلَرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ هِيَ الَّتِي تُسَمُّونَهَا الرَّجْبِيَّةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ بْنِ عَوْنٍ.

## بَابُ : ۱۰۲۵

۱۵۶۲: حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسنؓ کا ایک بکری سے عقیقہ کیا اور فرمایا اے فاطمہؓ اس کے سر کے بال منڈواؤ اور ان کے برابر چاندی تول کر صدقہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے تولا تو وہ (یعنی حضرت حسنؓ) ایک درہم کے برابر یا اس سے کچھ کم تھے۔  
یہ حدیث حسن غریب ہے اس کی سند متصل نہیں کیونکہ ابو جعفر محمد بن علی نے علیؓ سے ملاقات نہیں کی۔

۱۵۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطَعِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ عَقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَلِّقِي بِرَنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَتْهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَا يَسُ بِمُتَّصِلٍ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ لَمْ يَلْتَمِسْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ.

## بَابُ : ۱۰۲۶

۱۵۶۳: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور پھر منبر پر تشریف لا کر دو مینڈھے منگوائے اور انہیں ذبح کیا۔

یہ حدیث صحیح ہے۔

## بَابُ : ۱۰۲۶

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدِ السَّمَّانِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۵۶۳: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں عید الاضحیٰ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید گاہ میں تھا۔ جب آپ ﷺ خطبے سے فارغ ہوئے تو منبر سے نیچے آ گئے۔ پھر ایک دنبہ لایا گیا اور آپ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور بسم اللہ واللہ اکبر ہذا غنی وَعَمَّنْ لَمْ يُصَحِّحْ مِنْ أُمَّتِي“ پڑھا (ترجمہ) شروع اللہ کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے۔ یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکتے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ ذبح کرتے وقت ”بسم اللہ واللہ اکبر“ پڑھا جائے۔ ابن مبارکؒ کا بھی یہی قول ہے۔ مطلب بن عبداللہ بن خطاب کے بارے میں کہا گیا ہے کہ انہیں حضرت جابرؓ سے سماع حاصل نہیں۔

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَضْحَى بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا قَضَى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مَنْبَرِهِ فَاتَى بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا غَنِی وَعَمَّنْ لَمْ يُصَحِّحْ مِنْ أُمَّتِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ إِذَا ذَبَحَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَهُوَ قَوْلُ بَنِي الْمُبَارَكِ وَالْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ يَقَالُ أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَابِرٍ.

## بَابُ : ۱۰۲۷

## بَابُ : ۱۰۲۷



۱۵۶۵: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑکا اپنے عقیدے کے ساتھ مرتبط ہے (یعنی رہن ہے) لہذا چاہیے کہ ساتویں دن اس کا عقیدہ کر دیا جائے اور پھر اس کا نام رکھ کر سر منڈوایا جائے۔

۱۵۶۶: حسن بن علی خلیل، یزید بن ہارون سے وہ سعید بن ابی عمروہ سے وہ قتادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہ بن جندب سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ عقیدہ ساتویں دن کرنا مستحب ہے اگر ساتویں دن جانور میسر نہ ہو تو چودھویں دن اور اگر اس دن بھی میسر نہ ہو تو اکیسویں دن کیا جائے۔ اہل علم فرماتے ہیں کہ عقیدے میں اسی قسم کی بکری جائز ہے جو قربانی میں جائز ہے۔

۱۵۶۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيدَةٍ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسْمَى وَيُحَلَقُ رَأْسُهُ.

۱۵۶۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُذْبَحَ عَنِ الْغُلَامِ الْعَقِيدَةُ يَوْمَ السَّابِعِ فَيَوْمَ الرَّابِعِ عَشْرٍ فَإِنْ لَمْ يَتَهَيَّأْ عَنهُ يَوْمَ أَحَدَى وَعِشْرِينَ وَقَالُوا لَا يُجْزَى فِي الْعَقِيدَةِ مِنَ الشَّاةِ إِلَّا مَا يُجْزَى فِي الْأَضْحِيَّةِ.

باب ۱۰۲۸:

باب ۱۰۲۸:

۱۵۶۷: حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ذوالحجہ کا چاند دیکھ لیا اور اس کا قربانی کا ارادہ ہے تو وہ اپنے بال اور ناخن قربانی تک نہ کاٹے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح نام اس سند میں عمرو بن مسلم ہے (عمر بن مسلم نہیں) ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور کئی دوسرے افراد نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث سعید بن مسیبؓ، ام سلمہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اس حدیث کے علاوہ بھی اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ بعض اہل علم کا یہی قول ہے۔ سعید بن مسیبؓ کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کے قائل ہیں بعض اہل علم بال منڈوانے اور ناخن تراشنے کی ان ایام میں بھی اجازت دیتے ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔ ان کی دلیل حضرت عائشہؓ سے منقول حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی قربانی مدینہ سے بھیجا کرتے تھے اور کسی ایسی چیز سے پرہیز نہیں کیا کرتے تھے جن سے محرم پرہیز کرتے ہیں۔

۱۵۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ نَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَمْرٍو أَوْ عَمْرٍو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُصْحَى فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالصَّحِيحُ هُوَ عَمْرٍو بْنُ مُسْلِمٍ قَدْ رَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ وَغَيْرٌ وَاحِدٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ نَحْوَهُ هَذَا وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَبِهِ كَانَ يَقُولُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ وَالَّذِي هَذَا الْحَدِيثُ ذَهَبَ أَحْمَدُ وَاسْتَحَقَّ وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذَلِكَ فَقَالُوا الْإِنْسَانُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاسْتَحَقَّ بِحَدِيثِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَلَا يَخْتَبُ شَيْئًا مِمَّا يَخْتَبُ مِنْهُ الْمُحْرِمُ.

# أَبْوَابُ النَّذُورِ وَالْإِيْمَانِ

## عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

### نذروں اور قسموں کے متعلق

### رسول اللہ ﷺ سے منقول احادیث کے ابواب

۱۰۲۹: باب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

کی صورت میں نذر ماننا صحیح نہیں

۱۵۶۸: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر ماننا صحیح نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، جابرؓ، عمران بن حصینؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث صحیح نہیں اس لیے کہ ابوسلمہ سے زہری نے یہ حدیث نہیں سنی۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث کئی حضرات سے منقول ہے جن میں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق بھی شامل ہیں۔ ابن ابی عتیق، زہری سے وہ سلیمان بن ارقم سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابوسلمہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں حدیث یہی ہے۔

۱۵۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر پوری نہیں کی جائے گی اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور ابوصفوان بواسطہ یونس کی روایت سے اصح ہے۔ ابوصفوان کی ہیں اور ان کا نام عبد اللہ بن سعید ہے۔ حمیدی اور کئی دوسرے اکابر محدثین نے ان سے روایت کیا ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کی ایک جماعت کہتی ہے کہ گناہ سے متعلق نذر پوری نہیں کی جائے گی اور اس کا کوئی کفارہ نہیں۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۱۰۲۹: بَاب مَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ

۱۵۶۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ ابْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ وَكَفَارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ وَعُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ وَهَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ لِأَنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ رَوَى عَنْ غَيْرٍ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيثُ هُوَ هَذَا.

۱۵۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اسْمَعِيلَ ابْنِ يُونُسَ الْبُرْمَلِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي سَلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَلِيْبِثِ أَبِي صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ وَقَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَهُوَ

قَوْلِ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَاحْتِجَابِ حَلِيْبِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
ﷺ وَغَيْرِهِمْ لَا نَذْرُ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا كُفَّارَةٌ فِي ذَلِكَ  
وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ وَالشَّافِعِيِّ.

۱۵۷۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نذر مانے اسے اطاعت کرنی چاہیے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے وہ اس کی نافرمانی نہ کرے (یعنی اسے پورا نہ کرے بلکہ کفارہ ادا کرے)۔

۱۵۷۱: حسن بن علی خلال، عبداللہ بن نمیر سے وہ عبید اللہ بن عمر سے وہ طلحہ بن عبد الملک ابلی سے وہ قاسم بن محمد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مثل حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے اسے قاسم بن محمد سے روایت کیا ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا یہی قول ہے۔

امام مالکؒ اور امام شافعیؒ بھی یہی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے۔ لیکن اگر کوئی نافرمانی کی نذر مانتا ہے تو اس پر کفارہ لازم نہیں آتا۔

۱۰۳۰: باب جو چیز آدمی کی

ملکیت نہیں اس کی نذر ماننا صحیح نہیں

۱۵۷۲: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز انسان کی ملکیت میں نہ ہو اس کی نذر نہیں ہوتی۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمران بن حصین سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۱: باب نذر غیر معین کے کفارے کے متعلق

۱۵۷۳: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۱۵۷۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ  
بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ  
عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ  
يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِهِ.

۱۵۷۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ  
الْمَلِكِ الْأَيْلِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ  
حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدَرُوا هَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ  
الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ  
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَبِهِ  
يَقُولُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ قَالُوا لَا يَعْصِي اللَّهَ وَلَيْسَ  
فِيهِ كُفَّارَةٌ يَمِينٍ إِذَا كَانَ النَّذْرُ فِي مَعْصِيَةٍ.

۱۰۳۰: بَابُ لَا نَذْرَ فِي مَا لَا

يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

۱۵۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ يُوْسُفَ  
عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي  
قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضُّحَاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَ  
فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ  
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۳۱: بَابُ فِي كُفَّارَةِ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ

۱۵۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیر معین نذر کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

قَالَ ثَنِي مُحَمَّدٌ مَوْلَى الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ كَفَّارَةٌ يَمِينٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۰۳۲: باب اگر کوئی شخص

۱۰۳۲: بَابُ فِيْمَنْ حَلَفَ عَلَى

کسی کام کے کرنے کی قسم کھائے اور اس قسم کو

يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا

توڑنے میں ہی بھلائی ہو تو اس کو توڑ دے

خَيْرًا مِنْهَا

۱۵۷۴: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے عبدالرحمن امارت مت مانگو اس لیے کہ اگر یہ تمہارے مانگنے سے عطا کی جائے گی تو تم تائید خداوندی سے محروم رہو گے اور اگر تمہارے طلب کیے بغیر ملے گی تو اس پر خدا کی طرف سے تمہاری مدد کی جائے گی اور اگر تم کسی کام کے کرنے کی قسم کھا لو اور پھر معلوم ہو کہ اس قسم کو توڑ دینے میں ہی بھلائی ہے تو اسے توڑ دو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔ اس باب میں عدی بن حاتم، ابو درداء، انس، عائشہ، عبداللہ بن عمرو، ابو ہریرہ، ام سلمہ اور ابو موسیٰ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يُونُسَ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ أَنْ أَتَيْتَكَ عَنْ مَسْئَلَةٍ وَكَلْتِ الْيَهَاءِ وَإِنَّكَ إِنْ أَتَيْتَكَ مِنْ غَيْرِ مَسْئَلَةٍ أَعْنَتْ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَاتِ الذِّي هُوَ خَيْرٌ وَلْتَكْفُرْ عَنْ يَمِينِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَبِي مُوسَى حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۳۳: باب کفارہ قسم توڑنے سے پہلے دے

۱۰۳۳: بَابُ فِي الْكُفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ

۱۵۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی کام کی قسم کھائے اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا کام اسے بہتر نظر آجائے تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور وہ بہتر کام کر لے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا جائز ہے۔ امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ قسم توڑنے سے

۱۵۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْكُفَّارَةَ قَبْلَ الْحِنْثِ تُجْزَى وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ

پہلے کفارہ ادا نہ کرے۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ اگر بعد میں کفارہ دے تو میرے نزدیک مستحب ہے لیکن قسم توڑنے سے پہلے دینا بھی جائز ہے۔

۱۰۳۳: باب قسم میں (استثناء) انشاء اللہ کہنا

۱۵۷۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی چیز پر قسم کھائے اور ساتھ ہی انشاء اللہ بھی کہہ دے تو وہ حائث نہیں ہوگا (یعنی اس کی قسم نہیں ہوتی لہذا اس کے خلاف عمل کر لینے سے کفارہ واجب نہیں ہوگا) اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن ہے۔ عبید اللہ بن عمرو وغیرہ نے نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔ سالم بھی اسی طرح موقوف ہی نقل کرتے ہیں۔ ہم ایوب سختیانی کے علاوہ کسی دوسرے کو نہیں جانتے جس نے مرفوعاً روایت کی ہو۔ اسماعیل بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ایوب کبھی مرفوع بیان کرتے ہیں اور کبھی غیر مرفوع۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ قسم کے ساتھ ملا کر انشاء اللہ کہنے پر حائث نہ ہوگا۔ سفیان ثوریؒ، اوزاعیؒ، مالک بن انسؒ، عبد اللہ بن مبارکؒ، شافعیؒ، احمد اور اسلمیؒ کا بھی یہی قول ہے۔

۱۵۷۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قسم کھاتے ہوئے ”ان شاء اللہ“ کہا تو وہ حائث نہیں ہوگا (یعنی اس کی قسم منعقد نہیں ہوئی)۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس حدیث میں خطا ہے۔ اور وہ خطا عبد الرزاق سے سرزد ہوئی۔ وہ اسے معمر سے مختصر روایت کرتے ہیں۔ وہ ابن طاؤسؒ وہ اپنے والد وہ ابو ہریرہؓ اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ سلیمان بن داؤد نے کہا آج کی رات میں ستر بیویوں سے جماع کروں گا۔ ان میں سے ہر عورت ایک بچہ جنے گی۔ پھر وہ ان عورتوں کے پاس گئے لیکن ان میں سے ایک کے علاوہ کسی کے

وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يُكْفَرُ إِلَّا بَعْدَ الْحِنْثِ قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ إِنْ كَفَرَ بَعْدَ الْحِنْثِ أَحَبُّ إِلَيَّ وَإِنْ كَفَرَ قَبْلَ الْحِنْثِ أَجْرَاءُ هـ.

۱۰۳۳: بَابُ فِي الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ

۱۵۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ حَسَنٍ وَقَلْبُرَوَّاهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَهَكَذَا رَوَى سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أَيُّوبُ أَحْيَانًا يَرْفَعُهُ وَأَحْيَانًا لَا يَرْفَعُهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ الْأَسْتِثْنَاءَ إِذَا كَانَ هُوَ مَوْصُولًا بِالْيَمِينِ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَاسْحَقُ.

۱۵۷۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحِنْثْ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثُ خَطَاءٍ أَخْطَأَ فِيهِ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اخْتَصَرَهُ مِنْ حَدِيثِ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ سَلِيمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَا طُوفَانَ اللَّيْلَةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَلِدِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ

ہاں بیٹا پیدا نہ ہوا اور وہ بھی نصف۔ پس نبی اکرمؐ نے فرمایا اگر سلیمان علیہ السلام "ان شاء اللہ" کہہ دیتے تو جیسے انہوں نے کہا تھا ویسے ہی ہو جاتا۔ عبدالرزاق بھی عمر وہ ابن طاؤس اور وہ اپنے والد سے یہی طویل حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں ستر محرومات کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے مروی ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان بن داؤد نے فرمایا کہ میں آج کی رات ایک سو محرومات کے پاس جاؤں گا۔

۱۰۳۵: باب غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے

۱۵۷۸: حضرت سالم اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے حضرت عمرؓ کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا خبردار! اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباء کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ عمرؓ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! اس کے بعد کبھی بھی میں نے اپنے باپ کی قسم نہیں کھائی نہ اپنی طرف سے اور نہ کسی دوسرے کی طرف سے۔ اس باب میں ثابت بن فاکؓ، ابن عباسؓ، ابو ہریرہؓ، قتیبہؓ اور عبدالرحمن بن سمرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ "لا ائرا" کا مطلب یہی ہے کہ میں نے کسی اور سے بھی باپ کی قسم نقل نہیں کی۔

۱۵۷۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک قافلے میں باپ کی قسم کھاتے ہوئے پایا تو فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباء کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے اگر کوئی قسم کھانا چاہے تو اللہ ہی کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۶: باب

۱۵۸۰: سعد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے ایک شخص کو کعبہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا غیر اللہ کی قسم مت کھاؤ۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک

إِلَّا امْرَأَةً نِصْفَ غُلَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَكَانَ كَمَا قَالَ هَكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ هَذَا الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ وَقَالَ سَبْعِينَ امْرَأَةً وَقَدْرُوِي هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَا طَوْفَنَ اللَّيْلَةَ عَلَى مِائَةِ امْرَأَةٍ.

۱۰۳۵: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللَّهِ

۱۵۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُولُ وَابِي وَأَبِي فَقَالَ الْإِنُّ اللَّهُ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ ذَا كِرًا وَلَا إِسْرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضُّحَّاكِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَقُتَيْبَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ سَمُرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ مَعْنَى قَوْلِهِ وَلَا إِسْرًا يَقُولُ لَمْ أَتْرَهُ عَنْ غَيْرِي يَقُولُ لَمْ أَذْكَرُهُ عَنْ غَيْرِي.

۱۵۷۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ تَنَا عَبْدَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ لِيَحْلِفَ حَلِيفُ بِاللَّهِ أَوْ لَيْسَ كُنْتُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۳۶: بَابُ

۱۵۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْأَحْمَرِ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَا وَالْكَعْبَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَحْلِفُ بِغَيْرِ اللَّهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کیا۔ یہ حدیث حسن ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس کی تفسیر یہ ہے کہ کفر و شرک تغلیظاً ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث اس باب میں حجت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرؓ کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا خبردار! اللہ تعالیٰ تمہیں باپ دادا کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ اور اسی طرح نبی اکرم ﷺ سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص لات اور عزیٰ کی قسم کھائے اسے چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہے یہ بھی اسی طرح ہے جس طرح نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ ریاکاری شرک ہے۔ بعض اہل علم نے اس آیت "مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا" کی تفسیر میں کہا ہے کہ اس سے مراد ریاکاری ہے۔ یعنی یہ بھی تنبیہ کے طور پر فرمایا گیا۔

### ۱۰۳۷: باب جو شخص چلنے کی

استطاعت نہ ہونے کے باوجود چلنے کی قسم کھالے

۱۵۸۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے قسم کھائی کہ وہ بیت اللہ تک چل کر جائے گی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم پوچھا گیا تو فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے پیدل چلنے سے بے پرواہ ہے۔ اسے کہو کہ سوار ہو کر جائے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۵۸۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک بوڑھے کے پاس سے گزرے جو (مزدوری کے سبب) اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا۔ فرمایا اسے کیا ہوا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے اپنے نفس کو تکلیف میں مبتلا کرنے سے بے نیاز ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اسے سوار ہو کر جانے کا حکم دیا۔

۱۵۸۳: ہم سے روایت کی محمد بن ثنیٰ نے انہوں نے ابی عدی

وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ اشْرَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَتَفْسِيرُهُ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ قَوْلَهُ فَقَدْ كَفَرَ وَاشْرَكَ عَلَى التَّغْلِيظِ وَالْحُجَّةُ فِي ذَلِكَ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ وَأَبِي وَأَبِي فَقَالَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ بَيْنَهُكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ فِي حَلْفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهَذَا مِثْلُ مَا رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الرِّيَاءُ شِرْكٌ وَقَدْ فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْآيَةَ مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا الْآيَةَ قَالَ لَا يَرَايَ

### ۱۰۳۷: بَابٌ فِي مَنْ يَحْلِفُ

بِالْمَشْيِ وَلَا يَسْتَطِيعُ

۱۵۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عُمَرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عُمَرََانَ الْقَطَّانِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَذَرْتُ امْرَأَةً أَنْ تَمْشِيَ إِلَيَّ بَيْتِ اللَّهِ فَسُئِلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا مُرُوهَا فَلْتَرْكَبْ وَفِي الْأَبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۵۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّرَ سَوْءُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ كَبِيرٍ يَتَهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالَ هَذَا قَالَوَا نَذَرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْدِيْبِ هَذَا نَفْسَهُ قَالَ فَأَمْرَهُ أَنْ يَرْكَبَ.

۱۵۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ

سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کی یہ حدیث صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اگر عورت پیدل جانے کی نذر مانے تو اسے چاہیے کہ ایک بکری ذبح کرے یعنی قربانی کرے اور سوار ہو جائے۔

۱۰۳۸: باب نذر کی کراہیت

۱۵۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر نہ مانو کیونکہ اس سے تقدیر کی کوئی چیز دور نہیں ہو سکتی البتہ بخیل کا کچھ مال ضرور خرچ ہو جاتا ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ نذر مکروہ ہے۔ عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ فرمانبرداری اور نافرمانی دونوں طرح کی نذر مکروہ ہے۔ اگر کوئی شخص اطاعت خداوندی کی نذر مانے پھر اسے پوری کرے تو اسے اس کا اجر ملے گا اگرچہ اس کے لئے نذر مکروہ ہے۔

۱۰۳۹: باب نذر کو پورا کرنا

۱۵۸۵: حضرت عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا۔ فرمایا اپنی نذر پوری کرو۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اسلام لائے اور اس پر اللہ کی اطاعت ہی میں نذر ہو تو وہ اسے پورا کرے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم فرماتے ہیں کہ اعتکاف کرنے والے کے لئے روزے رکھنا ضروری ہیں۔ لیکن بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ معتکف کے ذمہ روزہ نہیں البتہ یہ کہ وہ خود اپنے ذمہ واجب کرے۔ انہوں نے حدیث عمرؓ سے استدلال کیا ہے کہ آپ نے دور جاہلیت میں مسجد حرام میں اعتکاف کی

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا فَلَدَّ كَرْنَحُوهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالُوا إِذَا نَذَرَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ تَمْسِيَّ فَلْتَرْكَبْ وَلْتَهْدِ شَاةً.

۱۰۳۸: بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ النَّذْرِ

۱۵۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَسَا عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يَغْنِي مِنَ الْقَدْرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبُخِيلِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا النَّذْرَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ مَعْنَى الْكَرَاهَةِ فِي النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ وَالْمَعْصِيَةِ فَإِنَّ نَذْرَ الرَّجُلِ بِالطَّاعَةِ قَوْفِي بِهِ فَلَهُ فِيهِ أَجْرٌ وَيَكْرَهُ لَهُ النَّذْرُ.

۱۰۳۹: بَابٌ فِي وَقَاءِ النَّذْرِ

۱۵۸۵: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَسَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدِيثُ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ قَالُوا إِذَا أَسْلَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ طَاعَةٍ فَلْيَفِ بِهِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَعْتَكِفُ إِلَّا بِصَوْمٍ إِلَّا أَنْ يُوجِبَ عَلَى نَفْسِهِ صَوْمًا وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ عُمَرَ أَنَّهُ نَذَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَقَاءِ



نذرمانی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پورا کرنے کا حکم دیا۔  
امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ.

۱۰۴۰: باب نبی اکرم ﷺ کیسے قسم کھاتے تھے

۱۰۴۰: بَابُ كَيْفَ كَانَ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ

۱۵۸۶: حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ قسم کھایا کرتے تھے: "لَا وَمَقْلَبِ الْقُلُوبِ"۔ "دلوں کو پھیرنے والے کی قسم"۔

۱۵۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَسَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَثِيرًا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهَذَا الْيَمِينِ لَا وَمَقْلَبِ الْقُلُوبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۱: باب غلام آزاد کرنے کے ثواب

۱۰۴۱: بَابُ فِي ثَوَابِ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً

۱۵۸۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مومن غلام آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس شخص کے ہر عضو کو اس غلام (یا باندی وغیرہ) کے ہر عضو کے بدلے دوزخ کی آگ سے آزاد فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدلے اس کی شرمگاہ کو بھی آزاد کرے گا۔ اس باب میں حضرت عائشہ، عمر بن عبید، ابن عباس، مرثدہ بن اسحق، ابوامامہ، کعب بن مرہ اور عقبہ بن عامر سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ کی حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ابن ہاد کا نام یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن ہاد مدینی ہے۔ وہ ثقہ ہیں۔ ان سے مالک بن انس اور کئی علماء احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۵۸۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللَّهُ مِنْهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَمْرٍو بْنِ عَبْسَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَوَالِدِ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَبِي أَمَامَةَ وَكَعْبِ بْنِ مُرَّةٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَامَةَ ابْنِ الْهَادِ وَهُوَ مَدَنِيٌّ ثِقَّةٌ وَقَدَرَوِيٌّ عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۰۴۲: باب جو شخص اپنے غلام کو تمانچہ مارے

۱۰۴۲: بَابُ فِي الرَّجُلِ يَلْطُمُ خَادِمَهُ

۱۵۸۸: حضرت سوید بن مقرن مازنی کہتے ہیں کہ ہم سات بھائی تھے اور ہمارا ایک ہی خادم تھا۔ ہم میں سے ایک نے اسے طمانچہ مار دیا اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہی حدیث کئی راوی حصین بن عبد اللہ سے بھی نقل کرتے ہیں لیکن اس میں

۱۵۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَسَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ الْمَزْنِيِّ قَالَ لَقَدَرْنَا سَبْعَ إِخْوَةٍ مَالَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةً فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدَرَوِيٌّ غَرِيبٌ وَاحِدٌ هَذَا

الْحَدِيثُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَطَمَهَا عَلَى وَجْهِهَا.

باندی کو طمانچہ مارنے کا ذکر ہے۔

بَابُ : ۱۰۴۳

باب : ۱۰۴۳

۱۵۸۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الصَّحَّاحِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمَلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي هَذَا إِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ بِمَلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ قَالَ هُوَ يَهُودِيٌّ أَوْ نَصْرَانِيٌّ إِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَفَعَلَ ذَلِكَ الشَّيْءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ اتَى عَظِيمًا وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَبِهِ يَقُولُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالِى هَذَا الْقَوْلِ ذَهَبُ أَبُو عُبَيْدٍ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ عَلَيْهِ فِي ذَلِكَ الْكُفَّارَةُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَقَ.

۱۵۸۹ : حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اسی طرح ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے مذہب کی قسم کھائے اور یہ کہے کہ اگر اس نے فلاں کام کیا تو وہ یہودی یا نصرانی ہو جائے گا اور بعد میں وہی کام کرے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ اس نے بہت بڑا گناہ کیا لیکن اس پر کفارہ نہیں۔

یہ قول اہل مدینہ کا ہے۔ ابو عبیدہ اور مالک بن انس کا بھی یہی قول ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر علماء فرماتے ہیں کہ اس پر کفارہ ہوگا۔ سفیان ثوری، احمد، اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

بَابُ : ۱۰۴۴

باب : ۱۰۴۴

۱۵۹۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُخْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الرَّعِينِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ الْيَحْضَبِيِّ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءٍ أُخْتِكَ فَاتْرَكْ بَ وَتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَقَ.

۱۵۹۰ : حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بہن نے نذرمانی تھی کہ بیت اللہ ننگے پاؤں اور بغیر چادر کے چل کر جائے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو تیری بہن کی اس سختی کو جھیلنے کی ضرورت نہیں۔ اسے چاہیے کہ سوار ہو اور چادر اوڑھ کر جائے اور تین روزے رکھے۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۵۹۱ : حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا أَبُو الْمَغِيرَةِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۹۱ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس نے قسم کھاتے ہوئے لات اور عزئی کی قسم کھائی تو اسے چاہیے کہ

”لا اله الا الله“ کہے اور اگر کوئی کسی سے کہے کہ آؤ جو اٹھیلیں تو اسے صدقہ دینا چاہیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو مغیرہ خولانی حمصی ہیں ان کا نام عبد القدوس بن حجاج ہے۔

۱۰۴۵: باب میت کی طرف سے نذر پوری کرنا

۱۵۹۲: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میری والدہ نے نذر مانا تھی اور وہ اسے پورا کرنے سے پہلے فوت ہو گئیں۔ پس نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ان کی طرف سے وہ نذر پوری کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۴۶: باب گردنیں آزاد کرنے کی فضیلت

۱۵۹۳: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا اس کے بدلے اسی آزاد کرنے والے کا ہر عضو دوزخ کی آگ سے آزاد کر دیا جائے گا اور جو شخص دو مسلمان باندیوں کو آزاد کرے گا ان کے تمام اعضاء اس شخص کے ہر عضو کا دوزخ کی آگ سے فدیہ ہو جائیں گے اور کوئی عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرنے گی تو اس آزاد کی جانے والی عورت کا ہر عضو اس عورت کے ہر عضو کا دوزخ کی آگ سے فدیہ ہوگا۔ یہ حدیث اسی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ تَعَالَ أَقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْمُغِيرَةَ هُوَ الْخَوْلَانِيُّ الْحِمَصِيُّ وَاسْمُهُ عَبْدُ الْقُدُوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ.

۱۰۴۵: بَابُ قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

۱۵۹۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْوَيْثِقِ عَنْ شِهَابِ بْنِ عُيَيْدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عَبَّادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تَوَقَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْضِهِ عَنْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ أَعْتَقَ

۱۵۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَهُوَ أَحْوَسُفَيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَ امْرَأَةً مُسْلِمًا كَانَ لِكَاكُهَا مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتْ لِكَاكُهَا مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عَضْوٍ مِنْهُمَا عَضْوًا مِنْهُ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ لِكَاكُهَا مِنَ النَّارِ يُجْزَى كُلُّ عَضْوٍ مِنْهَا عَضْوًا مِنْهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

## أَبْوَابُ السَّيْرِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ جِهَادٍ

جورسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۰۴۷: باب لڑائی سے پہلے اسلام کی

۱۰۴۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّعْوَةِ

دعوت دینا

قَبْلَ الْقِتَالِ

۱۵۹۴: ابو بختری کہتے ہیں کہ سلمان فارسی کی قیادت میں ایک لشکر نے فارس کے ایک قلعے کا محاصرہ کیا تو لوگوں نے عرض کیا اے ابو عبد اللہ ان پر دھاوا نہ بول دیں۔ حضرت سلمان فارسی نے فرمایا مجھے ان کو اسلام کی دعوت دے لینے دو جس طرح میں نے نبی اکرم ﷺ کو دعوت اسلام دیتے سنا ہے۔ چنانچہ حضرت سلمان ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں تم ہی میں سے ایک فارسی آدمی ہوں تم دیکھ رہے ہو کہ عرب میری اطاعت کر رہے ہیں۔ پس اگر تم اسلام قبول کر لو تو تمہارے لیے بھی وہی کچھ ہوگا جو ہمارے لیے ہے اور تم پر بھی وہی بات لازم ہوگی جو ہم پر لازم ہے اور اگر تم اپنے دین پر قائم رہو گے تو ہم تمہیں اسی پر چھوڑیں گے لیکن تمہیں ذلت قبول کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں جزیہ دینا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ سلمان نے یہ تقریر فارسی زبان میں کی اور پھر یہ بھی کہا کہ اگر تم لوگ انکار کرو گے تو یہ تمہارے لیے بہتر نہیں ہے ہم تم لوگوں کو آگاہ کرنے کے بعد جنگ کریں گے۔ انہوں نے کہا ہم ان لوگوں میں سے نہیں جو تمہیں جزیہ دے دیں بلکہ ہم جنگ کریں گے۔ لشکر والوں (یعنی مسلمانوں) نے کہا اے ابو عبد اللہ۔ کیا ہم ان سے لڑائی نہ لڑیں۔ آپ نے فرمایا ”نہیں“ راوی کہتے ہیں آپ نے وہیں تین دن تک اسی طرح اسلام کی دعوت دی پھر فرمایا جہاد کے لئے بڑھو۔ پس ہم

۱۵۹۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ جَيْشًا مِنْ جِيُوشِ الْمُسْلِمِينَ كَانَ أَمِيرَهُمْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيُّ حَاصِرُوا قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَا نَنْهَدُ إِلَيْهِمْ قَالَ دَعُونِي أَدْعُوهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ فَاتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مِنْكُمْ فَارِسِيٌّ تَرُونَ الْعَرَبَ يُطِيعُونِي فَإِنْ أَسَلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِي لَنَا وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْنَا وَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا دِينَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ وَأَعْطَوْنَا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ وَقَالَ وَرَطَنَ إِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَأَنْتُمْ غَيْرَ مَحْمُودِينَ وَإِنْ أَبَيْتُمْ نَابَدْنَاكُمْ عَلَى سِوَاءٍ قَالُوا مَا نَحْنُ بِالَّذِي نُعْطَى الْجِزْيَةَ وَلَكِنَّا نَقَاتِلُكُمْ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَا نَنْهَدُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَا قَالَ فَدَعَاهُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَى مِثْلِ هَذَا ثُمَّ قَالَ انْهَدُوا إِلَيْهِمْ قَالَ فَهَدَدْنَا إِلَيْهِمْ فَفَتَحْنَا ذَلِكَ الْقَصْرَ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَالنُّعْمَانَ بْنِ مِقْرَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ سَلْمَانَ حَدِيثُ حَسَنٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَارِ بْنِ السَّائِبِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ أَبُو الْبَخْتَرِيُّ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ لِأَنَّهُ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا وَسَلْمَانُ مَاتَ قَبْلَ عَلِيٍّ وَقَدْ ذَهَبَ

ان کی طرف بڑھے اور وہ قلعہ فتح کر لیا۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ، نعمان بن مقرنؓ، ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عطاء بن سائب کی روایت سے جانتے ہیں۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاری کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوالخثری نے حضرت سلمانؓ کو نہیں پایا کیونکہ حضرت علیؓ سے بھی ان کا سماع ثابت نہیں اور حضرت سلمانؓ، حضرت علیؓ سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم اس طرف گئے ہیں کہ لڑائی سے

بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ إِلَى هَذَا وَرَأَوْا أَنْ يُدْعَوْا قَبْلَ الْقِتَالِ وَهُوَ قَوْلُ إِسْحَقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْ تَقْدَمَ إِلَيْهِمْ فِي الدَّعْوَةِ فَحَسَنٌ يَكُونُ ذَلِكَ أَهْيَبَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَادْعُوهُ الْيَوْمَ وَقَالَ أَحْمَدُ لَا أَعْرِفُ الْيَوْمَ أَحَدًا يُدْعَى وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يُقَاتِلُ الْعَدُوَّ حَتَّى يُدْعَوْا إِلَّا أَنْ يَعْجَلُوا عَنْ ذَلِكَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَقَدْ بَلَّغْتَهُمُ الدَّعْوَةَ.

پہلے اسلام کی طرف بلا یا جائے۔ اسحق بن ابراہیم کا بھی یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر انہیں پہلے دعوت دی جائے تو یہ اچھا ہے اور عرب کا باعث ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ اس دور میں دعوت اسلام کی ضرورت نہیں۔ امام احمد فرماتے ہیں مجھے علم نہیں کہ آج بھی کسی کو دعوت اسلام کی ضرورت ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ دشمن کو اسلام کی دعوت دینے سے پہلے جنگ نہ لڑی جائے جب تک کہ وہ جلدی نہ کریں اور اگر انہیں دعوت نہ دی گئی تو انہیں پہلے ہی دعوت اسلام پہنچ چکی ہے۔

باب ۱۰۴۸:

بَابُ ۱۰۴۸:

۱۵۹۵: حضرت ابن عسّام مزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور یہ صحابی رسول ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی بڑے یا چھوٹے لشکر کو بھیجتے تو ان سے فرماتے اگر تم لوگ کہیں مسجد دیکھ لو، یا اذان کی آواز سن لو تو وہاں کسی کو قتل نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن عیینہ سے منقول ہے۔

۱۵۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَدَنِيُّ الْمَكِّيُّ وَيُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ ابْنِ مُسَاحِقٍ عَنْ ابْنِ عِصَامِ الْمُرَزِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ كَانَ رَسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ جَيْشًا أَوْ سَرِيَّةً يَقُولُ لَهُمْ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ بِنِ عَيْنَةَ.

باب ۱۰۴۹: باب شب خون مارنے اور حملہ کرنا

باب ۱۰۴۹: بَابُ فِي الْبَيَاتِ وَالْغَارَاتِ

۱۵۹۶: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب غزوہ خیبر کے لئے نکلے تو وہاں رات کو پہنچے۔ آپؐ کا معمول تھا کہ اگر کسی قوم کے پاس رات کو پہنچتے تو صبح ہونے سے پہلے حملہ نہیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو یہودی اپنے پھاؤڑے اور نوکرے وغیرہ لے کر آپؐ کی آمد سے بے خبر کھیتی باڑی کے لئے نکل کھڑے

۱۵۹۶: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ آتَاهَا لَيْلًا وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَوْمًا لَيْلًا لَمْ يُعْرَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودٌ بِمَسَاحِيهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ

ہوئے۔ لیکن جب نبی اکرمؐ کو دیکھا تو کہنے لگے محمدؐ آگئے۔ خدا کی قسم محمدؐ لشکر لے کر آگئے۔ پس رسول اللہؐ نے فرمایا ”اللہ اکبر“ خیبر برباد ہو گیا۔ ہم لوگ جب کسی قوم کے میدان جنگ میں اترتے ہیں تو اس ڈرائی گئی قوم کی صبح بڑی ہوتی ہے۔

۱۵۹۷: حضرت ابو طلحہؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی قوم پر فتح حاصل کر لیتے تو ان کے میدان جنگ میں تین دن تک قیام کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انسؓ کی حدیث بھی حسن صحیح ہے۔ بعض علماء رات کو حملہ کرنے کی اجازت دیتے ہیں جب کہ بعض اسے مکروہ کہتے ہیں۔ امام احمدؒ اور اسحاقؒ کہتے ہیں کہ دشمن پر شب خون مارنے میں کوئی حرج نہیں۔ ”وَأَفَقَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَمِيْسِ“ کا مطلب یہ ہے کہ محمد ﷺ کے ساتھ لشکر بھی ہے۔

۱۰۵۰: باب کفار کے گھروں کو آگ لگانا

اور برباد کرنا

۱۵۹۸: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو نضیر کے کھجوروں کے درخت جلا دیے اور کوا دیئے۔ جو بویرا کے مقام پر تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”مَا قَطَعْتُمْ.....“ (جو کھجور کے درخت آپ نے کاٹ ڈالے یا انہیں ان کی جڑوں پر چھوڑ دیا تو یہ اللہ کے حکم سے ہوا تاکہ نافرمانوں کو اللہ تعالیٰ ذلیل و رسوا کرے۔) اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت قلعوں کو برباد کرنے اور درختوں کو کاٹنے کی اجازت دیتی ہے جب کہ بعض کے نزدیک ایسا کرنا مکروہ ہے۔ امام اوزاعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے پھل دار درخت کو کاٹنے اور گھروں کو برباد کرنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ ان کے بعد مسلمانوں نے اسی پر عمل کیا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ دشمن کے علاقے میں درخت و پھل کاٹنے اور آگ لگادینے میں کوئی

قَالُوا مُحَمَّدٌ وَافَقَ وَاللَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَمِيْسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا أَنْزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَمَسَاءَ صَبَاحِ الْمُنْدَرِيِّينَ.

۱۵۹۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا لَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بَعْرَضَتِهِمْ ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْعَارَةِ بِاللَّيْلِ وَأَنْ يَبْتِئُوا وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَقَالَ أَحْمَدُ وَاسْحَقُ لَا بَأْسَ أَنْ يُبَيَّتَ الْعَدُوُّ لَيْلًا وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَافَقَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَمِيْسِ يَعْنِي بِهِ الْجَيْشِ.

۱۰۵۰: بَابُ فِي التَّحْرِيقِ

وَالتَّحْرِيبِ

۱۵۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّصِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ فَانزَلَ اللَّهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْلَةٍ أَوْ تَرَكْتُمْوهَا عَلَى أَصُولِهَا فَيَأْذِنُ اللَّهُ وَلِيُحْرِقَ الْفَاسِقِينَ قَائِمَةً وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا وَلَمْ يَرَوْا بَأْسًا بِقَطْعِ الْأَشْجَارِ وَتَحْرِيبِ الْخُصُونِ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَنَهَى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ أَنْ يَقَطَعَ شَجَرًا مُثْمِرًا أَوْ يُخْرِبَ عَامِرًا وَعَمِلَ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَهُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ لَا بَأْسَ بِالتَّحْرِيقِ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَقَطْعِ الْأَشْجَارِ وَالتَّمَارِ وَقَالَ أَحْمَدُ وَقَدْ تَكُونُ فِي مَوَاضِعَ لَا يَجِدُونَ مِنْهُ بُدًّا فَأَمَّا بِالْعَبْتِ فَلَا تُحْرَقُ وَقَالَ اسْحَقُ التَّحْرِيقُ

سُنَّةٌ إِذَا كَانَ أَنْكَى فِيهِمْ. حرج نہیں۔ امام احمد کہتے ہیں کہ بوقت ضرورت ایسا کرنے کی اجازت ہے بلا ضرورت نہیں۔ اسلئے کہتے ہیں کہ اگر کافراں سے ذلیل ہوں تو آگ لگانا سنت ہے۔

۱۰۵۱: باب مال غنیمت کے بارے میں

۱۵۹۹: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت بخشی یا فرمایا میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور ہمارے لیے مال غنیمت کو حلال کیا۔

اس باب میں علیؓ، ابوذرؓ، عبداللہ بن عمروؓ، ابو موسیٰؓ، ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابوامامہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ یہ سار بنو معاویہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ سلیمان تمیمی، عبداللہ بن بکیر اور کئی دوسرے حضرات ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۶۰۰: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے انبیاء پر چھ فضیلتیں عطا کی گئی ہیں۔ پہلی یہ کہ مجھے جامع کلام عطا کی گئی۔ دوسری یہ کہ رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی۔ تیسری یہ کہ مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا چوتھی یہ کہ پوری زمین میرے لئے مسجد اور طہور (پاک کرنے والی) بنا دی گئی۔ پانچویں یہ کہ مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا اور چھٹی یہ کہ مجھ پر انبیاء کا خاتمہ کر دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۵۲: باب گھوڑے کے حصے

۱۶۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم کرتے وقت گھوڑے کو دو اور آدمی کو ایک حصہ دیا۔

۱۶۰۲: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سلیم بن اخصر سے اسی طرح کی حدیث نقل کی۔ اس باب میں مجمع بن جاریہؓ، ابن

۱۰۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَنِيمَةِ

۱۵۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَبِيْدِ الْمَحَارِبِيِّ ثَنَا اسْبَاطُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيْمِيِّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ فَضَّلَنِي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ أَوْ قَالَ أُمَّتِي عَلَى الْأُمَّمِ وَأَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ دُرَّةٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَابْنِ مُوسَى وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ أَبِي أَمَامَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَيَّارٌ هَذَا يُقَالُ لَهُ سَيَّارٌ مَوْلَى بَنِي مُعَاوِيَةَ وَرَوَى عَنْهُ سُلَيْمَانُ التَّمِيْمِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَحِيرٍ وَغَيْرٌ وَاحِدٍ.

۱۶۰۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسَبْتِ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا أَوْ طَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخْتِمَ بِي النَّبِيُّونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۵۲: بَابُ فِي سَهْمِ الْخَيْلِ

۱۶۰۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ وَحَمِيدُ ابْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَحْضَرَ عَنْ غَبِيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفْلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ.

۱۶۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَحْضَرَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ

عباسؓ اور ابن ابی عمرہؓ (سے ان کے والد) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن عمرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ سفیان ثوریؒ، اوزاعیؒ، مالک بن انسؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاقؒ کا یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ گھڑا سوار کو تین حصے دیئے جائیں ایک اس کا اور دو گھوڑے کے۔ جب کہ پیدل کو ایک حصہ دیا جائے۔

### ۱۰۵۳: باب لشکر کے متعلق

۱۶۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صحابہ چار ہیں، بہترین لشکر چار سوار، بہترین فوج چار ہزار جوانوں کی ہے۔ خبردار بارہ ہزار آدمی قلت کی وجہ سے شکست نہ کھائیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے جریر بن حازم کے علاوہ کسی بڑے محدث نے مرفوع نہیں کیا۔ زہری یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بھی نقل کرتے ہیں۔ حبان بن عترہؒ بھی یہ حدیث عقیل سے وہ زہری سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ لیث بن سعد نے یہ حدیث بواسطہ عقیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کی ہے۔

### ۱۰۵۴: باب مال غنیمت میں کس کس کو حصہ دیا جائے

۱۶۰۴: یزید بن ہریرہ کہتے ہیں کہ نجدہ حروری نے ابن عباسؓ کو لکھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ جہاد کے لئے عورتوں کو ساتھ لے جایا کرتے اور انہیں مال غنیمت میں سے حصہ دیا کرتے تھے۔ تو ابن عباسؓ نے انہیں لکھا کہ تم نے مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو جہاد میں شریک فرماتے تھے یا نہیں۔ ہاں رسول اللہ ﷺ انہیں جہاد میں شریک کرتے تھے اور یہ بیماروں کی مرہم پٹی اور علاج وغیرہ کیا کرتی تھیں اور انہیں مال غنیمت میں سے کچھ دے دیا جاتا تھا لیکن ان کے

وَهَذَا حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ قَالُوا لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةٌ أَنَسُهُمْ سَهْمٌ لَهُ وَسَهْمَانِ لِفَرَسِهِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ.

### ۱۰۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّرَايَا

۱۶۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ وَأَبُو عَمَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا وَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعٌ مِائَةٌ وَخَيْرُ الْجِيُوشِ أَرْبَعَةُ الْأَلْفِ وَلَا يُغْلَبُ اثْنَا عَشَرَ الْفَامِنْ قِلَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا يُسْنِدُهُ كَبِيرٌ أَحَدٌ غَيْرُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَأَنَّمَا رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا وَقَدَّرَ وَاهُ حَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنْزِيُّ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

### ۱۰۵۴: بَابُ مَنْ يُعْطَى الْفَيْءُ

۱۶۰۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزٍ أَنَّ نَجْدَةَ الْحُرُورِيَّ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتُ إِلَيْكَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَكَانَ يَغْذُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْمَرْضَى وَيُحْدِثِينَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَمَا يُسَهُمْ فَلَمْ



لئے کوئی خاص حصہ مقرر نہیں کیا گیا۔

اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ سفیان ثوری اور شافعی کا بھی یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ عورت اور بچے کا بھی حصہ مقرر کیا جائے۔ اوزاعی کا بھی یہی قول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں بچوں کا بھی حصہ مقرر کیا۔ پس مسلمانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس پر عمل کیا۔

۱۶۰۵: ہم سے اوزاعی کا یہ قول علی بن خشرم نے روایت کیا انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے اور اس قول ”يُحَدِّثِينَ مِنَ الْغَنِيمَةِ“ کا مطلب یہ ہے کہ انہیں مال غنیمت میں سے بطور انعام کچھ دے دیا جاتا تھا۔

۱۰۵۵: باب کیا غلام کو بھی حصہ دیا جائے گا

۱۶۰۶: ابوہم کے مولیٰ عمیر سے روایت ہے کہ میں خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ شریک تھا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے میرے متعلق بات کی اور بتایا کہ میں غلام ہوں۔ آپ ﷺ نے (مجھے لڑائی میں شریک ہونے کا) حکم دیا اور میرے بدن پر ایک تلوار لڑکادی گئی۔ میں کوتاہ قامت ہونے کی وجہ سے اسے کھینچتا ہوا چلتا تھا۔ پس آپ ﷺ نے میرے لیے مال غنیمت میں سے کچھ گھر یلو اشیاء دینے کا حکم دیا۔ پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک دم بیان کیا جو میں پاگل لوگوں پر پڑھ کر پھونکا کرتا تھا تو آپ ﷺ نے مجھے اس میں سے کچھ الفاظ چھوڑ دینے اور کچھ یاد رکھنے کا حکم دیا۔ اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ غلام کو بطور انعام کچھ دے دیا جائے۔ سفیان ثوری، شافعی، احمد اور اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَأُمِّ عَطِيَّةٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُسَهَّمُ لِلْمَرْأَةِ وَالصَّبِيِّ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَسَهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّبِيَّانِ بِخَيْبَرَ وَأَسَهَمَتْ أُمَّةُ الْمُسْلِمِينَ لِكُلِّ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَسَهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ بِخَيْبَرَ وَآخَذَ بِذَلِكَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَهُ .

۱۶۰۵: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عَيْسَى ابْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهِذَا وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَيُحَدِّثِينَ مِنَ الْغَنِيمَةِ يَقُولُ يُرْضَخُ لَهُنَّ بِشَيْءٍ مِنَ الْغَنِيمَةِ يُعْطَيْنَ شَيْئًا .

۱۰۵۵: بَابُ هَلْ يُسَهَّمُ لِلْعَبْدِ

۱۶۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُونِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ قَالَ فَأَمَرَنِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْنِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقِيَّةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ فَأَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَسَنَ بَعْضِهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ يُسَهَّمُ لِلْمَمْلُوكِ وَلَكِنْ يُرْضَخُ لَهُ بِشَيْءٍ وَهُوَ قَوْلُ الثَّوْرِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ .

۱۰۵۶: باب جہاد میں شریک

ذمی کے لئے حصہ

۱۶۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر کیلئے نکلے اور حرۃ الوبر (پتھر ملی زمین) کے مقام پر پہنچے تو ایک مشرک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جو دلیری میں مشہور تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر جاؤ میں کسی مشرک سے مدد نہیں لینا چاہتا۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ مشرک اگر مسلمانوں کے ساتھ لڑائی میں شریک بھی ہوتے ہیں اس کا مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک اسے حصہ دیا جائے گا۔ زہری سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی ایک جماعت کو حصہ دیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شریک تھی۔ یہ حدیث تھیبہ، عبدالوارث بن سعید سے وہ عروہ سے اور وہ زہری سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۰۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خیبر کے اشعریوں کی جماعت کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے بھی خیبر فتح کرنے والوں کے ساتھ حصہ مقرر کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ اوزاعی کہتے ہیں کہ جو مسلمانوں سے غنائم کی تقسیم سے پہلے ملے اسے بھی حصہ دیا جائے۔

۱۰۵۷: باب مشرکین کے برتن

استعمال کرنا

۱۶۰۹: حضرت ابوثعلبہ حسنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۰۵۶: بَاب مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ

يَغْزُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ هَلْ يُسْهِمُ لَهُمْ

۱۶۰۷: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْفَضِيلِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَبَارٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى بَدْرٍ حَتَّى إِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الزُّبَيْرِ لِحَقِّهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُدْعَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَنَجْدَةٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ لَا قَالَ أَرْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا لَا يُسْهِمُ لِأَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِنْ قَاتَلُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ الْعَدُوَّ وَرَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ يُسْهِمُ لَهُمْ إِذَا شَهِدُوا الْقِتَالَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَيُرْوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْهِمَ لِقَوْمٍ مِنَ الْيَهُودِ قَاتَلُوا مَعَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ نَاعِبُ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ نَابِتٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا.

۱۶۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجُ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ثَنَا بَرِيدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ خَيْرًا فَاسْأَلْتُهُمْ لَنَا مِنَ الَّذِينَ افْتَسَحُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ مَنْ لَحِقَ بِالْمُسْلِمِينَ قَبْلَ أَنْ يُسْهِمَ لِلْحَيْلِ أَسْهِمَ لَهُ.

۱۰۵۷: بَاب مَا جَاءَ فِي الْإِنْتِفَاعِ

بِأَيَّةِ الْمُشْرِكِينَ

۱۶۰۹: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ الطَّائِيُّ ثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ

اللہ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتن استعمال کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں دھو کر صاف کر لو اور پھر ان میں پکاؤ۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ابو ثعلبہ سے اور بھی کئی سندوں سے منقول ہے۔ یہ حدیث ابودریس خولانی بھی ابو ثعلبہ سے نقل کرتے ہیں۔ ابوقلابہ کو ابو ثعلبہ سے سماع نہیں۔ وہ اسے ابواسماء کے واسطے سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۱۰: حضرت ابودریس خولانی عائد اللہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ثعلبہ نخعی سے سنا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اہل کتاب کی زمین پر رہتے ہیں اور انہیں کے برتنوں میں کھاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ان کے علاوہ اور برتن موجود ہوں تو ان میں نہ کھایا کرو۔ لیکن اگر اور برتن نہ ہوں تو انہیں دھو کر ان میں کھا سکتے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۱۰۵۸: باب نفل کے متعلق

۱۶۱۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء جہاد میں چوتھائی مال غنیمت تقسیم کر دیا کرتے تھے اور تہائی حصہ واپس لوٹتے وقت تقسیم کرتے۔ اس باب میں ابن عباس، حبیب بن مسلمہ، معن بن یزید، ابن عمر اور سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابو سلام سے بھی ایک صحابی کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۱۶۱۲: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے موقع پر اپنی تلوار ذوالفقار اپنے حصے سے زیادہ لی۔ اور اس کے متعلق آپ ﷺ نے احد کے موقع پر خواب دیکھا۔ یہ

سَلَّمَ بِنُ فُتَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ قَالَ أَنْقَوْهَا غَسَلًا وَأَطْبَحُوا فِيهَا وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبْعٍ وَذِي نَابٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَوَاهُ أَبُو ذَرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَأَبُو قَلَابَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ.

۱۶۱۰: حَدَّثَنَا هُنَادٌ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ حَيَّوَةَ بِنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بِنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو ذَرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ عَائِدَ اللَّهِ بِنُ عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ قَوْمُ أَهْلِ كِتَابٍ نَأْكُلُ فِي آيَاتِهِمْ قَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آيَاتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاعْسَلُواهَا وَكُلُوا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

### ۱۰۵۸: بَابٌ فِي النَّفْلِ

۱۶۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْفِلُ فِي الْبَدَاةِ الرَّبْعَ وَفِي الْقَفُولِ الثَّلْثَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَمَعْنِ بْنِ يَزِيدَ وَابْنِ عُمَرَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَحَدِيثٌ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۱۲: حَدَّثَنَا هُنَادٌ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَّارِ يَوْمَ

حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابو زنادی روایت سے جانتے ہیں۔ اہل علم کا خمس (پانچویں حصے) کے دینے میں اختلاف ہے۔ مالک بن انس فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر نہیں پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر جہاد میں نفل (زائد مال) تقسیم کیا ہو۔ البتہ بعض غزوات میں ایسا ہوا۔ لہذا یہ امام کے اجتہاد پر موقوف ہے چاہے لڑائی کے شروع میں تقسیم کرے یا آخر میں۔ منصور کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے پوچھا کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے جہاد میں نکلنے کے وقت خمس کے بعد چوتھائی تقسیم کیا اور واپس لوٹتے وقت خمس کے بعد تہائی مال تقسیم کیا۔ تو امام احمد نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ نکال کر باقی میں سے تہائی حصہ تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ یہ حدیث ابن مسیب کے قول کی تائید کرتی ہے کہ خمس میں سے انعام دیا جاتا ہے۔ امام اسحاق کا بھی یہی قول ہے۔

۱۰۵۹: باب جو شخص کسی کافر

کو قتل کرے اس کا سامان اسی کے لئے ہے

۱۶۱۳: حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کافر کو قتل کیا اور اس پر اس کے پاس گواہ بھی ہوں تو مقتول کا سامان اسی کا ہے اس حدیث میں ایک واقعہ ہے۔

۱۶۱۴: اسی کی مثل۔ اس باب میں عوف بن مالک، خالد بن ولید، انس اور سمرہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو محمد کا نام نافع ہے اور وہ ابوقادہ کے مولیٰ ہیں۔ بعض صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ امام اوزاعی، شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ امام سلب (یعنی اس کے چھینے ہوئے مال میں سے خمس نکال لے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نفل یہ ہے کہ امام کہہ دے کہ جسے جو چیز مل جائے وہ اس کی

بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّءُوسَ وَمَا يَوْمَ أُحُدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي النَّفْلِ مِنَ الْخُمْسِ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ لَمْ يَبْلُغْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلَ فِي مَغَازِيهِ كُلِّهَا وَقَدْ بَلَغْنِي أَنَّهُ نَفَلَ فِي بَعْضِهَا وَإِنَّمَا ذَلِكَ عَلَى وَجْهِ الْأَجْتِهَادِ مِنَ الْإِمَامِ فِي أَوَّلِ الْمَغْنَمِ وَآخِرِهِ قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ قُلْتُ لَا حَمْدَ أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلَ إِذَا فَضَلَ بِالرُّبْعِ بَعْدَ الْخُمْسِ وَإِذَا قَفَلَ بِالثُّلُثِ بَعْدَ الْخُمْسِ فَقَالَ يُخْرَجُ الْخُمْسُ ثُمَّ يُنْفَلُ مِمَّا بَقِيَ وَلَا يُجَاوِزُ هَذَا وَهَذَا الْحَدِيثُ عَلَى مَا قَالَ ابْنُ الْمُسَيْبِ النَّفْلُ مِنَ الْخُمْسِ قَالَ إِسْحَاقُ كَمَا قَالَ.

۱۰۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ

قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلْبُهُ

۱۶۱۳: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَفْلَحٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْنَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

۱۶۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَأَنَسٍ وَسَمْرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مُحَمَّدٍ هُوَ نَافِعٌ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ الْأَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَرَأَيْتُ أَحْمَدَ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لِلْإِمَامِ أَنْ يُخْرَجَ مِنَ السَّلْبِ الْخُمْسُ وَقَالَ

ہے اور جو کسی (کافر کو) قتل کرے تو مقتول کا سامان قاتل کے لئے ہے تو یہ جائز ہے۔ اس میں شمس نہ ہوگا۔ اسٹی فرماتے ہیں کہ سامان قاتل کا ہوگا لیکن اگر وہ مال بہت زیادہ ہو تو امام اس میں سے شمس (یعنی پانچواں حصہ) لے سکتا ہے جیسے کہ حضرت عمرؓ نے کیا تھا۔

۱۰۶۰: باب تقسیم سے پہلے

مال غنیمت کی چیزیں فروخت کرنا مکروہ ہے  
۱۶۱۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم سے پہلے غنیمت کی چیزیں خریدنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔  
یہ حدیث غریب ہے۔

۱۰۶۱: باب قید ہونے والی حاملہ عورتوں سے پیدائش سے پہلے صحبت کرنے کی ممانعت

۱۶۱۶: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قید ہو کر آنے والی حاملہ عورتوں سے ان کے بچہ جننے سے پہلے صحبت کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں روث بن ثابت سے بھی حدیث منقول ہے۔ عرباض کی حدیث غریب ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ اوزاعی کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ سے منقول ہے کہ اگر کوئی باندی خریدی جائے اور وہ حاملہ ہو تو اس سے بچہ پیدا ہونے سے پہلے صحبت نہ کی جائے۔ اوزاعی فرماتے ہیں کہ آزاد عورتوں کے بارے میں سنت یہ ہے کہ انہیں عدت گزارنے کا حکم دیا جائے۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) کہ یہ حدیث علی بن خشرم عیسیٰ بن یونس سے اور وہ اوزاعی سے نقل کرتے ہیں۔

۱۰۶۲: باب مشرکین کا کھانے

التَّوْرِيُّ النَّفْلُ أَنْ يَقُولَ الْإِمَامُ مَنْ أَصَابَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلْبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ وَلَيْسَ فِيهِ الْخُمْسُ وَقَالَ إِسْحَاقُ السَّلْبُ لِلْقَاتِلِ إِلَّا يَكُونُ شَيْئًا كَثِيرًا فَرَأَى الْإِمَامُ أَنْ يُخْرِجَ مِنْهُ الْخُمْسَ كَمَا فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ .

۱۰۶۰: بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ

بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تَقْسَمَ

۱۶۱۵: حَدَّثَنَا هَذَا نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تَقْسَمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ .

۱۰۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

وَطَيِّ الْحَبَالِي مِنَ السَّبَايَا

۱۶۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ عَنْ وَهْبِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ أَبَاهَا أَخْبَرَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُوْطَأَ السَّبَايَا حَتَّى يَضَعَنَّ مَا فِي بَطُونِهِنَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ وَحَدِيثُ عِرْبَاضِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ الْجَارِيَةَ مِنَ السَّبْيِ وَهِيَ حَامِلٌ فَقَدْرُوِي عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ لَا تُوْطَأُ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَأَمَّا الْحَرَائِرُ فَقَدْ مَضَتْ السَّنَةُ فِيهِنَّ بِأَنْ أُمِرْنَ بِالْعِدَّةِ كُلِّهَا هَذَا حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ ثَبِي عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ .

۱۰۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ

## المُشْرِكِينَ

## کے حکم

۱۶۱۷: حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عیسائیوں کے کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کھانا جس میں نصرانیت کی مشابہت ہو تمہارے سینے میں شک پیدا نہ کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمود اور عبید اللہ بن موسیٰ بھی اسرائیل سے وہ سماک سے وہ قبیصہ سے اور وہ اپنے والد سے اسی طرح کی حدیث مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ محمود اور وہب، شعبہ سے وہ سماک سے وہ مری بن قطری سے وہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل روایت بیان کرتے ہیں۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ اہل کتاب کے طعام کا کھانا جائز ہے۔

۱۰۶۳: باب قیدیوں

کے درمیان تفریق کرنا مکروہ ہے

۱۶۱۸: حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ماں اور بیٹے کے درمیان تفریق کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ وہ قیدی ماں اور بیٹے، باپ اور بیٹے نیز بھائیوں کے درمیان تفریق کو مکروہ جانتے ہیں۔

۱۰۶۳: باب قیدیوں کو قتل کرنا اور فدیہ لینا

۱۶۱۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل آئے اور فرمایا کہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بدر کے قیدیوں کے قتل اور فدیہ کے متعلق

۱۶۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ هَلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَلْبِكَ طَعَامٌ صَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ غَيْبُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَالَ وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مَرْثِي بْنِ قَطْرِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ الرُّحَصَةِ فِي طَعَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ.

۱۰۶۳: بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيقِ

## بَيْنَ السَّنِيِّ

۱۶۱۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ الشَّيْبَانِيُّ نَاعَبُدُ اللَّهَ بْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حُبَيْبٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلَيْبِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ كَرِهُوا التَّفْرِيقَ بَيْنَ السَّنِيِّ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الْوَالِدِ وَالْوَالِدِيَيْنِ الْإِخْوَةَ.

۱۰۶۳: بَابٌ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأَسَارِيِّ وَالْفِدَاءِ

۱۶۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَأَسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَا ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفْصِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ

اختیار دے دیجئے۔ اگر یہ لوگ فدیہ اختیار کریں تو آئندہ سال ان میں سے ان قیدیوں کے برابر آدمی قتل ہو جائیں گے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہمیں فدیہ لینا اور اپنا قتل ہونا پسند ہے۔ اس باب میں ابن مسعود، انس، ابو بزرہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ثوری کی روایت سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن ابی زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابواسامہ، ہشام سے وہ ابن سیرین سے وہ عبیدہ سے وہ علی سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ ابن عون بھی ابن سیرین سے وہ عبیدہ سے وہ علی سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کرتے ہیں۔ ابوداؤد حنفی کا نام عمر بن سعد ہے۔

۱۶۲۰: حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مشرک کے بدلے دو مسلمانوں کو قید سے آزاد کرادیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوقلابہ کے بچا کی کنیت ابوالمہلب اور ان کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے۔ انہیں معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔ ابوقلابہ کا نام عبداللہ بن زید جریمی ہے۔ اکثر صحابہ کرام اور دیگر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ امام کو اختیار ہے کہ قیدیوں میں سے جس کو چاہیے قتل کر دے اور جس کو چاہے (فدیہ لئے بغیر) چھوڑ دے اور جس کو چاہے فدیہ لے کر چھوڑ دے۔ بعض اہل علم نے قتل کو فدیہ پر ترجیح دی ہے۔ اوزاعی فرماتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے۔ "فَأَمَّا مَا نَبَعُدْ وَأَمَّا فِدَاءٌ" یعنی اس کی ناسخ قال کا حکم دینے والی آیت ہے کہ "فَأَقْتُلُوهُمْ حَيْثُ تَقْتُلُوهُمْ" ہناد نے بواسطہ ابن مبارک، اوزاعی سے ہمیں اس کی خبر دی۔ اسحاق بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے پوچھا کہ جب کفار قیدی بن کر آئیں تو آپ کے نزدیک ان کو قتل کرنا بہتر ہے یا فدیہ لینا۔ انہوں نے فرمایا اگر کفار فدیہ دینے پر قادر ہوں تو کوئی حرج

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ جِبْرِئِيلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيْرٌ لَهُمْ يَعْزِي أَصْحَابَكَ فِي أَسَارِي بَدْرَ الْقَتْلِ أَوْ الْفِدَاءِ عَلَى أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلٌ مِثْلَهُمْ قَالُوا الْفِدَاءُ وَيُقْتَلُ مِنَّا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي بَرزَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ لِأَنَّهُ لَمْ يَرَفَّهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي زَائِدَةَ وَرَوَى أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَأَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ اسْمُهُ عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ ۱۶۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَمُّ أَبِي قَلَابَةَ هُوَ أَبُو الْمَهْلَبِ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو يُقَالُ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَأَبُو قَلَابَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ الْجَرْمِيِّ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَمُنَّ عَلَى مَنْ شَاءَ مِنَ الْأَسَارِيِّ وَيُقْتَلَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَيُفْدَى مَنْ شَاءَ وَاخْتَارَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْقَتْلَ عَلَى الْفِدَاءِ وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ بَلَّغْنِي أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ مَنْسُوخَةٌ قَوْلُهُ تَعَالَى فَأَمَّا مَا نَبَعُدْ وَأَمَّا فِدَاءٌ نَسَخْتَهَا فَأَقْتُلُوهُمْ حَيْثُ تَقْتُلُوهُمْ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَنَادُ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قُلْتُ لَا حَمْدَ إِذَا أُسِرَ الْأَسِيرُ يُقْتَلُ أَوْ يُفَادَى أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ إِنْ

نہیں اور اگر قتل کر دیئے جائیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ اسلئے کہتے ہیں کہ خون بہانا میرے نزدیک افضل ہے بشرطیکہ عام دستور کی مخالفت نہ ہو۔ مجھے اس میں زیادہ ثواب کی امید ہے۔

۱۰۶۵: باب عورتوں

اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے

۱۶۲۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک عورت ایک مرتبہ جہاد میں مقتول پائی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند کیا اور بچوں و عورتوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔ اس باب میں بریدہؓ، رباعؓ (انہیں رباع بن ربیعہ بھی کہا گیا ہے)۔ اسود بن سرج، ابن عباسؓ اور صعب بن جشمہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ ان کے نزدیک عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا حرام ہے۔ سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ بعض علماء نے شب خون مارنے میں عورتوں اور بچوں کے قتل کی اجازت دی ہے۔ امام احمدؒ اور اسلئے بھی اسی کے قائل ہیں۔

۱۶۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صعب بن جشمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھوڑوں نے کفار کی عورتوں اور بچوں کو روند ڈالا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بھی اپنے باپ دادا ہی میں سے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۶: باب

۱۶۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا اور حکم دیا کہ اگر قریش کے فلاں فلاں شخص کو پاؤ تو انہیں جلا دینا پھر جب ہم نے جانے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں فلاں اور فلاں کو آگ میں جلانے کا حکم دیا

قَدَرُوا أَنْ يُفَادُوا فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَإِنْ قُتِلَ فَمَا عَلَمٌ بِهِ  
بَأْسًا قَالَ اسْحَقِ الْأُنْحَانَ أَحَبُّ إِلَيَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ  
مَعْرُوفًا فَاطْمَعُ بِهِ الْكَثِيرُ.

۱۰۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ

قَتْلِ النِّسَاءِ وَ الصَّبِيَّانِ

۱۶۲۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَسَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً وَجَدَتْ فِي بَعْضِ مَعَاذِي رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَانْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَ الصَّبِيَّانِ وَفِي  
الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَرَبِيعَةَ وَيُقَالُ رِبَاحُ ابْنِ الرَّبِيعِ وَالْأ  
سُودَيْنِ سَرِيعٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَ الصَّعْبِ بْنِ جَشْمَةَ هَذَا  
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ  
الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهُوا  
قَتْلَ النِّسَاءِ وَالْوَالِدَانِ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَ الشَّافِعِيِّ  
وَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْبَيَاتِ وَقَتْلِ النِّسَاءِ فِيهِمْ  
وَالْوَالِدَانِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَقِ وَرَخَّصَ فِي الْبَيَاتِ.

۱۶۲۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ تَنَا سَفْيَانَ بْنَ  
عِيْنَةَ عَنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَشْمَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنَّ خَيْلَنَا أَوْطَنَتْ مِنْ نِسَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَأَوْلَادِهِمْ  
قَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۶۶: بَابُ

۱۶۲۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَسَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ  
فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَاحْرِقُوهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَدْنَا



تھا لیکن آگ کے ساتھ عذاب صرف اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے لہذا تمہیں یہ آدمی مل جائیں تو انہیں قتل کر دینا۔

اس باب میں ابن عباسؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ محمد بن اسحاقؒ اپنی حدیث میں سلمان بن یسار اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک راوی کا اضافہ کرتے ہیں اور کئی راوی لیث کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ لیث بن سعد کی روایت اشبہ اور اصح ہے۔

### ۱۰۶۷: باب مال غنیمت میں خیانت

۱۶۲۳: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تکبر، قرض اور غلول (یعنی خیانت) سے بری ہو کر فوت ہو اوہ جنت میں داخل ہوا۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۲۵: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حالت میں جدا ہوئی کہ وہ تین چیزوں کتز (خزانہ) خیانت اور قرض سے پاک ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

سعید نے اسی طرح کتز (خزانہ) فرمایا اور ابو عوانہ نے اپنی روایت میں کبر (تکبر) کا لفظ نقل کیا اور معدان کا واسطہ بھی ذکر نہیں کیا۔ سعید کی روایت اصح ہے۔

۱۶۲۶: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص شہید ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے کیونکہ اس نے مال غنیمت سے ایک چادر چرائی تھی۔ پھر فرمایا اے عمر اٹھو اور تین مرتبہ اعلان کرو کہ جنت میں صرف مؤمن لوگ داخل ہوں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

الْخُرُوجِ اِنِّي كُنْتُ اَمْرُكُمْ اَنْ تَخْرُقُوا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ وَاِنَّ النَّارَ لَا يَعْذِبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ وَجَدْتُمْوهَا فَاقْتُلُوْهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ وَقَدْ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ اسْحَقَ بَيْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ وَبَيْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَجُلًا فِيْ هٰذَا الْحَدِيثِ وَرَوٰى غَيْرُ وَاَحَدٍ مِّثْلَ رِوَايَةِ اللَّيْثِ وَحَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ اَشْبَهَ وَاَصْحُ.

### ۱۰۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُلُوْلِ

۱۶۲۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيٌّ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالذَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ.

۱۶۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الرُّوْحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيٌّ مِنْ ثَلَاثِ الْكَبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالذَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ هَكَذَا قَالَ سَعِيْدُ الْكَنْزِ وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ فِيْ حَدِيْثِهِ الْكَبْرِ وَلَمْ يَذْكَرْ فِيْهِ عَنْ مَعْدَانَ وَرِوَايَةَ سَعِيْدٍ اَصْحُ.

۱۶۲۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ نَنَا سِمَاكُ أَبُو زَمَيْلٍ الْحَنْفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ نَبِيُّ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا قَدْ اسْتَشْهَدَ قَالَ كَلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ بِعِبَاءَةٍ قَدْ غَلَّهَا قَالَ فَمَ يَا عَمْرُ فَنَادِ اِنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۱۰۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ

النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ

۱۶۲۷: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هِلَالِ الصَّوَّافِ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَيْعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأَمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجُرْحَى وَفِي الْبَابِ عَنِ الرَّبِيعِ بِنْتِ مَعْرُودٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ

هَذَا يَا الْمُشْرِكِينَ

۱۶۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كِسْرَى أَهْدَى لَهُ فَقَبِلَ وَأَنَّ الْمَلُوكَ أَهْدَوْا إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَثُوَيْرٌ هُوَ ابْنُ أَبِي فَاخِتَةَ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَثُوَيْرٌ يُكْنَى أَبَا جَهْمٍ.

۱۶۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً لَهُ أَوْ نَاقَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَلَّمْتُ فَقَالَ لَا قَالَ فَإِنِّي نَهَيْتُ عَنْ زَيْدِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِنِّي نَهَيْتُ عَنْ زَيْدِ الْمُشْرِكِينَ يَعْنِي هَذَا يَا هُمْ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْبَلُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَعْنِي هَذَا يَا هُمْ وَذَكَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْكِرَاهِيَةَ وَاحْتِمَالَ أَنْ يَكُونَ هَذَا بَعْدَ مَا كَانَ يَقْبَلُ مِنْهُمْ ثُمَّ نَهَى عَنْ هَذَا يَا هُمْ.

۱۰۶۸: بَابُ عَمُورَتُوں كى جنگ ميں

شركت

۱۶۲۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جہاد میں ام سلیم اور بعض انصاری عورتوں کو ساتھ رکھا کرتے تھے تاکہ وہ پانی وغیرہ پلائیں اور زخمیوں کا علاج کریں۔ اس باب میں ربیع بنت معوذ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۶۹: بَابُ مُشْرِكِينَ كے تحائف

قبول کرنا

۱۶۲۸: حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ کسری نے آپ ﷺ کی خدمت میں تحائف بھیجے تو آپ ﷺ نے قبول فرمائے اسی طرح دیگر بادشاہوں نے بھی آپ ﷺ کے پاس تحائف بھیجے آپ ﷺ نے انہیں قبول فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ثویر، ابوفاختہ کے بیٹے ہیں۔ ان کا نام سعید بن علاقہ اور کنیت ابوہم ہے۔

۱۶۲۹: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی ہدیہ یا اونٹ بطور ہدیہ بھیجا (راوی کوشک ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم اسلام لائے ہو۔ کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مشرکین کے تحائف قبول کرنے سے روکا گیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے تحائف قبول کیا کرتے تھے۔ اور یہ بھی مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ سمجھتے تھے۔ چنانچہ احتمال ہے کہ شروع میں قبول کر لیتے ہوں لیکن بعد میں منع کر دیا گیا ہو۔

## ۱۰۷۰: باب سجده شکر

۱۶۳۰: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خوشخبری سنائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور سجدے میں گر گئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ سجدہ شکر جائز ہے۔

## ۱۰۷۱: باب عورت اور غلام کا کسی کو امان دینا

۱۶۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کے کسی قوم کو پناہ دینے کا حق رکھتی ہے (یعنی مسلمانوں سے پناہ دلو اسکتی ہے) اس باب میں حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۶۳۲: حضرت ام ہانی فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر کے عزیزوں میں سے دو اشخاص کو پناہ دلوائی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم نے بھی اسے پناہ دی جسے تم نے پناہ دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ انہوں نے عورت کسی کو پناہ دینے کو جائز قرار دیا ہے۔ امام احمد اور اہل حق اسی کے قائل ہیں کہ عورت اور غلام کا پناہ دینا درست ہے۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے غلام کا پناہ دینا جائز رکھا ہے۔ ابو مرہ عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ہیں۔ انہیں ام ہانی کا مولیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ ان کا نام یزید ہے۔ حضرت علیؓ اور حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے جس کے ساتھ ہر ادنیٰ شخص بھی چلتا ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے جس کسی نے بھی کسی شخص کو امان دی تمام مسلمانوں کو اس شخص کو امان دینا ضروری ہے۔

## ۱۰۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ

۱۶۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَاهُ أَمْرٌ فُسِّرَ بِهِ فَحَرَّسَ جَدًّا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ رَأَوْا سَجْدَةَ الشُّكْرِ.

## ۱۰۷۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَمَانِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ

۱۶۳۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذَ لِلْقَوْمِ يَعْنِي تُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدَّمَشَقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي مَرْثَةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَجْرَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آمَنَّا مِنْ آمَنَتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَجَازُوا أَمَانَ الْمَرْأَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَاقَ أَجَازَا أَمَانَ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ أَجَازَ أَمَانَ الْعَبْدِ وَأَبُو مَرْثَةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَيُقَالُ لَهُ أَيضًا مَوْلَى أُمِّ هَانِيَةَ وَأَسْمُهُ يَزِيدٌ وَرَوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَا هُمْ وَمَعْنَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ مَنْ أَعْطَى الْأَمَانَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ جَائِزٌ عَلَى كُلِّهِمْ.

## ۱۰۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَدْرِ

## ۱۰۷۲: باب عہد شکنی

۱۶۳۳: سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ معاویہؓ اور اہل روم کے درمیان معاہدہ صلح تھا اور معاویہؓ ان کے علاقے کی طرف اس ارادے سے پیش قدمی کرنے لگے کہ جیسے ہی صلح کی مدت پوری ہو ان پر حملہ کر دیں۔ اسی اثناء میں ایک سوار یا گھڑ سوار (راوی کو شک ہے) یہ کہتا ہوا آیا کہ ”اللہ اکبر“ تم لوگوں کو وفاء عہد کرنا ضروری ہے عہد شکنی نہیں۔ دیکھا گیا کہ وہ عمرو بن عبسہؓ تھے۔ حضرت معاویہؓ نے ان سے اسکے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو تو وہ معاہدہ کو نہ توڑے جب تک اس کی مدت ختم نہ ہو جائے اور نہ اس میں تبدیلی کرے یا پھر اس عہد کو ان کی طرف پھینک دے تاکہ انہیں پتہ چل جائے کہ ہمارے اور ان

کے درمیان صلح نہیں رہی۔ یہ سن کر حضرت معاویہؓ لشکر واپس لے گئے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## ۱۰۷۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ لِكُلِّ عَادِرٍ

## ۱۰۷۳: باب قیامت کے دن

ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا ہوگا

لِوَاءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۱۶۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا نصب کیا جائیگا۔ اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْعَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

## ۱۰۷۴: باب کسی کے حکم پر پورا اترنا

## ۱۰۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّزْوْلِ عَلَى الْحُكْمِ

۱۶۳۵: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ خندق کے موقع پر حضرت سعد بن معاذؓ کو تیر لگ گیا جس سے ان کی اکھل یا اکھل کی رگ کٹ گئی۔ پس رسول اللہؐ نے اسے آگ سے داغا تو ان کا ہاتھ سوج گیا۔ پھر چھوڑا تو خون پھر بہنے لگا اس مرتبہ دوبارہ داغا لیکن اس مرتبہ بھی ہاتھ سوج گیا۔ انہوں نے جب یہ معاملہ دیکھا

۱۶۳۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْآخِزَابِ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ فَقَطَّعُوا أَكْحَلَهُ أَوْ أَبْجَلَهُ فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَحَتْ يَدُهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تَخْرِجْ نَفْسِي حَتَّى تَقْرَ عَيْنِي

تو دعا کی کہ یا اللہ میری روح اس وقت تک نہ نکلے جب تک تو نبی قرظہ سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک نہ پہنچا دے۔ (ان کا فیصلہ دیکھ لوں)۔ اس پر ان کی رگ سے خون بہنا بند ہو گیا اور ایک قطرہ بھی نہ ٹپکا۔ یہاں تک کہ ان لوگوں (یہودیوں) نے سعد بن معاذ کو حکم (فیصلہ کرنے والا) تسلیم کر لیا۔ نبی اکرمؐ نے انہیں پیغام بھیجا تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ان کے مرد قتل جبکہ عورتیں زندہ رکھی جائیں تاکہ مسلمان ان سے مدد حاصل کر سکیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے معاملے میں تمہارا فیصلہ اللہ کے فیصلے کے مطابق

مِنْ نَبِيِّ قُرَيْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْفَهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَحُكِمَ أَنْ يُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَيُسْتَحْيَى نِسَاءُهُمْ يَسْتَعِينُ بِهِنَّ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ وَكَانُوا أَرْبَعَ مِائَةٍ فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ قَتْلِهِمْ انْفَتَقَ عِرْفَهُ فَمَاتَ وَفِي الْأَبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ہو گیا۔ وہ لوگ چار سو تھے جب نبی اکرمؐ ان کے قتل سے فارغ ہوئے تو سعد کی رگ دوبارہ کھل گئی اور خون بہنے لگا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے اس باب میں ابوسعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوت ہو گئے اس باب میں ابوسعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۶: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین کے بوزھوں کو قتل کرو اور ان کے نابالغ بچوں کو زندہ رہنے دو۔ بچے وہ ہیں جن کے زیر ناف بال نہ آئے ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حجاج بن ارطاة بھی قنادہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ اللَّيْمَشَقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْتُلُوا شُرُوحَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرَحَهُمْ وَالشَّرْحُ الْعِلْمَانُ الَّذِينَ لَمْ يُنْبِتُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ قَنَادَةَ نَحْوَهُ.

۱۶۳۷: حضرت عطیہ قرظیؓ کہتے ہیں کہ ہم یوم قرظہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کئے گئے تو جس کے زیر ناف بال اُگے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے زیر ناف بال ابھی نہیں اُگے تھے اسے چھوڑ دیا گیا۔ میں ان میں سے تھا جن کے بال نہیں اُگے تھے لہذا مجھے چھوڑ دیا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ احتلام اور عمر کا پتہ نہ چلے تو زیر ناف بالوں کا اگانا بالغ ہونے کی علامت ہے۔ امام احمدؒ اور اسحقؒ کا یہی قول ہے۔

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطِيَّةِ الْقُرَظِيِّ قَالَ عَرَضْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قِتْلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خَلَى سَبِيلَهُ فَكُنْتُ فِيْمَنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخَلَى سَبِيلِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ يَرَوْنَ الْإِنْبَاتَ بُلُوغًا إِنْ لَمْ يُعْرِفِ احْتِلَامَهُ وَلَا سِنَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَإِسْحَاقَ.

۱۰۷۵: باب حلف (یعنی قسم)

۱۰۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلْفِ

۱۶۳۸: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کی قسمیں پوری کرو کیونکہ اسلام کو

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ عَنْ عَمْرٍو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي

اس سے اور زیادہ تقویت ملے گی لیکن اسلام میں آنے کے بعد کوئی نیا معاہدہ نہ کرو۔ اس باب میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا، جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۶: باب مجوسیوں سے جزیہ لینا

۱۶۳۹: حضرت بجالہ بن عبدہ کہتے ہیں کہ میں جزء بن معاویہ کا منازر کے مقام پر کاتب مقرر تھا کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک خط ملا۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ اپنے علاقے کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کرو۔ کیونکہ مجھے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر (ایک جگہ کا نام) کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۴۰: حضرت بجالہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے یہاں تک کہ انہیں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا ہے۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ تفصیل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۷۷: باب ذمیوں

کے مال میں سے کیا حلال ہے

۱۶۴۱: حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارا ایسی قوم پر گذر ہوتا ہے جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے اور ہمارا جوان پر حق ہے وہ ادا نہیں کرتے (یعنی میزبانی نہیں کرتے) اور نہ ہی ہم ان سے کچھ لیتے ہیں۔ فرمایا اگر وہ لوگ انکار کریں تو زبردستی ان سے لے لیا کرو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ یہ حدیث لیث بن سعد بھی یزید بن حبیب سے نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ صحابہ جہاد کے لئے

خُطِبَتْهُ أَوْ قُوبِ حَلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ يَعْنِي الْإِسْلَامَ الْأَشَدَّةَ وَلَا تُحَدِّثُوا حَلْفًا فِي الْإِسْلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي عَبَّاسٍ وَقَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷۶: بَابٌ فِي اخْتِذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوسِيِّ

۱۶۳۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ بُجَالَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِحِزْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلَى مُنَادِرٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عَمْرِو بْنِ مُعَاوِيَةَ مِنْ قِبَلِكَ فَخَذَ مِنْهُمْ الْجِزْيَةَ فَإِنَّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ مَجُوسٍ هَجَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۶۴۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ بُجَالَةَ أَنَّ عَمْرًا كَانَ لَا يَأْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى أَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ مَجُوسٍ هَجَرَ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۷۷: بَابٌ مَا جَاءَ مَا يَحِلُّ مِنْ

أَمْوَالِ أَهْلِ الدِّمَةِ

۱۶۴۱: حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يَصِفُونَا وَلَا هُمْ يُؤَدُّونَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَأْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَوِيَ الْأَنْ تَأْخُذُوا أَكْرَهًا فَخُذُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَيْضًا وَأَمَّا

نکلنے تو ان کا ایسے لوگوں سے گزر رہتا جو کھانا بھیجنے سے انکار کر دیتے تھے۔ پس نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اگر وہ لوگ نہ قیمت سے دیں اور نہ بغیر قیمت کے تو زبردستی لے لو۔ بعض احادیث میں یہی حدیث اس تفسیر کے ساتھ بھی منقول ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے بھی یہی منقول ہے کہ وہ اسی طرح کا حکم دیتے تھے (کہ اگر کوئی قوم کھانا دینے سے انکار کر دے تو مجاہدین ان سے زبردستی لے لیں)

### ۱۰۷۸: باب ہجرت کے بارے میں

۱۶۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد مکہ سے ہجرت نہیں (یعنی ہجرت کا حکم ختم ہو گیا) لیکن جہاد اور نیت باقی رہ گئی۔ جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو نکل پڑو۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبداللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

### ۱۰۷۹: باب بیعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۶۳۳: حضرت جابر بن عبداللہ، اللہ تعالیٰ کے قول "لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ..." (ترجمہ) تحقیق اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے۔) کے متعلق فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر راہ فرار اختیار نہ کرنے پر بیعت کی تھی موت پر بیعت نہیں کی تھی۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوع، ابن عمر، عبادہ، اور جریر بن عبداللہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث عیسیٰ بن یونس بھی اوزاعی سے وہ یحییٰ ابن ابی کثیر سے اور وہ جابر بن عبداللہ سے بلاوا۔ نقل کرتے ہیں اور اس میں ابو سلمہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۶۳۴: یزید بن ابی عبید کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوع

مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَخْرُجُونَ فِي الْعَزْوِ وَفِيْمُرُونَ بِقَوْمٍ وَلَا يَجِدُونَ مِنَ الطَّعَامِ مَا يَشْتَرُونَ بِالثَّمَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ أَنْ يَبْعُوا إِلَّا أَنْ تَأْخُذُوا كَرَهَا فَخُذُوا هَكَذَا رَوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ مُفَسِّرًا وَقَدَرُوا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ نَحْوَهُذَا.

### ۱۰۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْهَجْرَةِ

۱۶۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ ثنا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثنا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هَجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَأَنْفِرُوا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْشٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدَرُوا هُ سَفِيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ نَحْوَهُ هَذَا.

### ۱۰۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ ﷺ

۱۶۳۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأَمْوِيُّ ثنا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَايَعُواكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ جَابِرٌ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ لَا نَفَرُ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَابْنِ عَمْرٍو وَعِبَادَةَ وَجُرَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَقَدَرُوا هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَيْسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ أَبُو سَلَمَةَ.

۱۶۳۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثنا خَاتَمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ يَزِيدِ بْنِ

سے پوچھا کہ تم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے کس چیز پر بیعت کی تھی۔ انہوں نے فرمایا ”موت پر“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کیا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ ہم سے فرماتے جس قدر تم طاقت رکھتے ہو (اطاعت کرو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۳۶: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے موت پر بیعت نہیں کی تھی بلکہ نہ بھاگنے کی بیعت کی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ دونوں حدیثوں کے معنی صحیح ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ نے موت پر بیعت کی اور انہوں نے عرض کیا ہم آپ ﷺ کے ساتھ مرتے دم تک لڑیں گے اور دوسروں نے فرار نہ ہونے اور ثابت قدم رہنے پر بیعت کی تھی۔

### ۱۰۸۰: باب بیعت توڑنا

۱۶۳۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس نے امام کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر اگر امام نے اس کو کچھ دیا تو اس کی اطاعت کی ورنہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۱۰۸۱: باب غلام کی بیعت

۱۶۳۸: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک غلام آیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر ہجرت کی بیعت کر لی۔ نبی اکرم ﷺ کو اس کا غلام ہونا معلوم نہ ہوا۔ جب اس کا مالک آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہ غلام مجھے فروخت کر دو۔ پس آپ ﷺ نے اسے دو سیاہ فام غلاموں کے بدلے خرید لیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ اس وقت تک بیعت نہ فرماتے جب تک یہ پوچھ نہ لینے کہ

أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلْمَةَ بِنِ الْأَكْوَعِ عَلَى آتَى شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۳۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَيَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ قَدْ بَايَعَهُ قَوْمٌ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَى الْمَوْتِ وَإِنَّمَا قَالُوا لَا نَزَالُ بَيْنَ يَدَيْكَ مَا لَمْ نُقْتَلْ وَبَايَعَهُ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا نَفِرُ.

### ۱۰۸۰: بَابٌ فِي نَكْثِ الْبَيْعَةِ

۱۶۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ ثنا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

### ۱۰۸۱: بَابٌ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ الْعَبْدِ

۱۶۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثنا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثْتُهُ فَاشْتَرَاهُ بَعْدَ بَيْنِ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يَبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعْبَدُ هُوَ وَفِي الْبَابِ عَنِ



آیا وہ غلام تو نہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حدیث جابرؓ حسن غریب صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف ابن زبیر کی روایت سے جانتے ہیں۔

### ۱۰۸۲: باب عورتوں کی بیعت

۱۶۴۹: حضرت امیہ بنت رقیقہ کہتی ہیں کہ میں نے کئی عورتوں کے ساتھ آپ ﷺ کی بیعت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جتنی تمہاری استطاعت اور طاقت ہو۔ میں نے کہا اللہ اور اللہ کے رسول ہماری جانوں پر ہم سے بھی زیادہ مہربان ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم سے بیعت لے لیجئے۔ سفیان نے کہا اس کا مقصد یہ تھا کہ ہم سے مصافحہ کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک سو عورتوں سے بھی میری بات وہی ہے جو ایک عورت سے ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، عبداللہ بن عمروؓ اور اسماء بنت یزیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن منکدر کی روایت سے جانتے ہیں۔ سفیان ثوریؒ، مالک بن انس اور کئی راوی محمد بن منکدر سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

### ۱۰۸۳: باب اصحاب بدر کی تعداد

۱۶۵۰: حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کی تعداد طالوت کے ساتھیوں کے برابر تھی۔ یعنی تین سو تیرہ۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوریؒ وغیرہ نے بھی یہی حدیث ابواسحاق وغیرہ سے نقل کی ہے۔

### ۱۰۸۴: باب خمس (پانچواں حصہ)

۱۶۵۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے عبدالقیس کے قاصدوں کو حکم دیا کہ غنیمت کا پانچواں حصہ ادا کریں۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح

ابن عباس حدیث جابر حدیث حسن غریب صحیح لا نعرفه الا من حدیث ابی الزبیر۔

### ۱۰۸۲: باب ماجاء فی بیعة النساء

۱۶۴۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُولُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِأَنْفُسِنَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْنَا قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِي صَافِحْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ نَحْوَهُ.

### ۱۰۸۳: باب ماجاء فی عِدَّةِ اصْحَابِ بَدْرٍ

۱۶۵۰: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ اصْحَابَ بَدْرٍ يَوْمَ كَعْبَدَةَ اصْحَابِ طَالُوتَ ثَلَاثٌ مِائَةٌ وَثَلَاثَةٌ عَشْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ.

### ۱۰۸۴: باب ماجاء فی الخمس

۱۶۵۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلْبِيُّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ قَدِ عُبِدَ الْقَيْسِ امْرُؤُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا خُمْسَ مَا غَنِمْتُمْ فِي

ہے۔ تھیہ بھی حماد بن زید سے وہ ابو جمرہ سے اور وہ ابن عباس سے اس کی مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۰۸۵: باب اس بارے میں کہ تقسیم سے پہلے مال

غنیمت میں سے کچھ لینا مکروہ ہے

۱۶۵۲: حضرت رافعؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ تیز چلنے والے آگے بڑھ گئے اور مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس میں سے لیکر پکانا شروع کر دیا جبکہ رسول اللہ ﷺ پچھلے لوگوں میں تھے۔ جب آپ ہنڈیوں کے پاس سے گزرے تو ان کے نادینے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے مال غنیمت تقسیم کیا اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے مقابلے میں تقسیم کیا۔ سفیان ثوریؒ بھی اپنے والد وہ عبایہ اور وہ اپنے دادا رافع بن خدیج سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں عبایہ کے والد کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۶۵۳: ہم سے یہ حدیث روایت کی محمود بن غیلان نے وہ وکیع سے اور وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ عبایہ بن رافع کا اپنے دادا رافع بن خدیج سے سماع ثابت ہے۔ اس باب میں ثعلبہ بن حکمؓ، انسؓ، ابو ہریرہؓ، ابو ہریرہؓ، ابو ہریرہؓ، عبد الرحمن بن سمرہؓ، زید بن خالدؓ، ابو ہریرہؓ اور ابو ایوبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۵۴: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس میں سے کچھ لے لیا وہ ہم میں سے نہیں۔

یہ حدیث حضرت انسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۸۶: باب اہل کتاب کو سلام کرنا

۱۶۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام کرنے میں ابتداء نہ کرو اور اگر ان میں سے کسی کو راستے میں ملو تو اسے تنگ راستے کی طرف جانے پر مجبور کر دو۔ اس باب میں

الْحَدِيثُ قِصَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ.

۱۰۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي

كِرَاهِيَةِ النَّهْبَةِ

۱۶۵۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سَرْعَانُ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوا مِنَ الْغَنَائِمِ فَاطْبَحُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَى النَّاسِ فَمَرَّ بِالْقُدُورِ فَامْرَبَهَا فَأَكْفَفْتُ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيرًا بَعْشَرَ شِيَاهٍ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ.

۱۶۵۳: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَهَذَا أَصَحُّ وَعَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ سَمِعَ مِنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فِي الْبَابِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ وَأَنْسِ وَأَبِي رِيحَانَةَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَجَابِرِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ.

۱۶۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنْسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنْسِ.

۱۰۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْكُتُبِ

۱۶۵۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا الْقَيْمُ أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيقِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، انس رضی اللہ عنہ، ابولبصرہ رضی اللہ عنہ غفاری (صحابی) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ تم خود ان سے سلام نہ کرو بلکہ جواب دو۔ بعض اہل علم کے نزدیک کراہت کی وجہ ان کی تعظیم ہے۔ اور مسلمانوں کو ان کی تذلیل کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اسی طرح اگر وہ راستے میں ملیں تو ان کے لئے راستہ خالی نہ کیا جائے کیونکہ اس میں بھی تعظیم ہے۔

۱۶۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تم لوگوں کو سلام کرتے ہیں تو کہتے ہیں "الکسائم علیکم" (تم پر موت ہو) لہذا تم جواب میں "علیک" (تجھ پر ہو) کہا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۸۷: باب مشرکین میں رہنے

کی کراہت

۱۶۵۷: حضرت جریر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ بنو نضیم کی طرف ایک لشکر روانہ کیا وہاں چند لوگوں نے سجدوں کے ذریعے پناہ ڈھونڈی لیکن مسلمانوں نے انہیں قتل کر دیا۔ جب یہ خبر نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے انہیں نصف دیت دینے کا حکم دیا اور فرمایا میں ایسے ہر مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کیوں بیزار ہیں۔ فرمایا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مشرک سے اتنی دور رہیں کہ دونوں کو ایک دوسرے کی آگ دکھائی نہ دے۔

۱۶۵۸: روایت کی اسمعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے ابو معاویہ کی حدیث کی مثل اور اس میں جریر کا ذکر نہیں کیا۔ یہی زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں سمرہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ اسمعیل کے اکثر اصحاب اسمعیل سے اور وہ قیس بن ابی حازم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس

فَاضْطَرُّوهُ إِلَىٰ أَصِيْقِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَسٍ وَأَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ لَا تَبْدَأُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّمَا مَعْنَى الْكِرَاهِيَةِ لِأَنَّهُ يَكُونُ تَعْظِيمًا لَهُمْ وَإِنَّمَا أَمْرُ الْمُسْلِمُونَ بِتَذْلِيلِهِمْ وَكَذَلِكَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَلَا يَتْرُكُ الطَّرِيقَ عَلَيْهِ لِأَنَّ فِيهِ تَعْظِيمًا لَهُمْ.

۱۶۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كِرَاهِيَةِ الْمَقَامِ

بَيْنَ أَظْهَرِ الْمُشْرِكِينَ

۱۶۵۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى خَنْعَمَ فَأَعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُودِ فَاسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهَرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِمَ قَالَ لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا.

۱۶۵۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ جَرِيرٍ وَهَذَا أَصَحُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَمْرَةَ وَكَثَرُ أَصْحَابِ إِسْمَاعِيلَ قَالُوا عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

میں جریر کا نام ذکر نہیں کیا۔ حماد، حجاج بن ارطاہ سے وہ اسمعیل بن ابی خالد سے وہ قیس سے اور وہ جریر سے ابو معاویہ کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ (امام ترمذی کہتے ہیں) میں نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے تھے کہ صحیح یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے قیس کی روایت مرسل ہے۔ سرہ بن جندب نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مشرکین کے ساتھ رہائش نہ رکھو اور نہ ان کے ساتھ مجلس رکھو کیونکہ جو شخص ان کے ساتھ مقیم ہو یا ان کی مجلس اختیار کی وہ انہی کی طرح ہو جائے گا۔

۱۰۸۸: باب یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب

سے نکال دینا

۱۶۵۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا اور یہاں صرف مسلمانوں کو رہنے دوں گا۔  
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۶۰: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو ”ان شاء اللہ“ یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔

۱۰۸۹: باب نبی اکرم ﷺ

کا ترک

۱۶۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس آئیں اور پوچھا کہ آپؓ کا وارث کون ہوگا؟ فرمایا میرے گھر والے اور میری اولاد، حضرت فاطمہؓ نے فرمایا مجھے کیا ہے؟ میں کیوں اپنے والد کی

وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ جَرِيرٍ وَرَوَى  
حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ  
بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي  
مُعَاوِيَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ الصَّحِيحُ حَدِيثُ  
قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ وَرَوَى  
سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا تَسَاكِنُوا الْمُشْرِكِينَ وَلَا تَجَامِعُوهُمْ فَمَنْ  
سَاكَنَهُمْ أَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلَهُمْ.

۱۰۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ

وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

۱۶۵۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ  
وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا نَا جَرِيحٌ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ  
بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ  
وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَلَا تُرْكُ فِيهَا إِلَّا  
مُسْلِمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۶۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ  
ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ  
عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا  
خُرْجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ.

۱۰۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكَةِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ثَنَا  
حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ  
فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ قَالَ أَهْلِي وَوَلَدِي قَالَتْ فَمَا لِي لَا

وارث نہیں ہوں۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ جس کو روٹی کپڑا دیتے تھے میں بھی اسے دوں گا اور جس پر آپ خرچ کیا کرتے تھے میں بھی اس پر خرچ کروں گا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، سعیدؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو اس سند سے صرف حماد بن سلمہؓ اور عبد الوہاب بن عطاءؓ مرفوعاً بیان کیا ہے یہ دونوں محمد بن عمرو سے وہ ابوسلمہ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ روایت کئی سندوں سے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے منقول ہے وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۶۲: حضرت مالک بن انسؓ فرماتے ہیں کہ میں عمر بن خطابؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عثمانؓ، زبیر بن عوامؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ اور سعدؓ بھی تشریف لائے پھر حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ بھی آپس میں تکرار کرتے ہوئے تشریف لائے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں کیا تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا (یعنی انبیاء) کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ ان سب نے فرمایا ہاں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جب نبی اکرمؐ کی وفات ہوئی تو ابو بکرؓ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوں اس وقت آپ اور یہ (علیؓ اور عباسؓ) دونوں ابو بکر صدیقؓ کے پاس آئے اور آپ (عباسؓ) اپنے بھتیجے اور یہ (علیؓ) اپنی بیوی کی میراث طلب کرنے لگے۔ اس پر ابو بکرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”ہمارا (انبیاء) کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑ دیں وہ صدقہ ہے“ اور اللہ تعالیٰ اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ سچے اور نیکی کی راہ پر چلنے اور حق کی اتباع کرنے والے تھے۔ اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔ یہ حدیث حضرت مالک بن انسؓ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

أَرَّثَ أَبِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ وَلَكِنْ أَعْوَلُ مَنْ كَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْلُهُ وَأَنْفَقَ عَلَيَّ مَنْ كَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعِيدٍ وَعَائِشَةَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا أَسْنَدُهُ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۶۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا بَشْرُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ يُخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي تَقْوُمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَنْتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا تَوَقَّفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَنْتَ وَهَذَا إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِنَّهُ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ.

۱۰۹۰: بَابُ مَا جَاءَ قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ

مَكَّةَ أَنَّ هَذِهِ لَا تُغْزَى بَعْدَ الْيَوْمِ

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا يُحْيَى بْنُ سَعِيدٍ  
ثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ  
مَالِكِ بْنِ بَرِصَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُولُ لَا تُغْزَى هَذِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ  
الِي يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسُلَيْمَانَ  
بْنَ صَرْدٍ وَمُطِيعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ  
حَدِيثُ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا  
مِنْ حَدِيثِهِ.

۱۰۹۰: باب فتح مکہ کے موقع پر

نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ آج کے بعد

مکہ میں جہاد نہ کیا جائے گا

۱۲۶۳: حضرت حارث بن مالک بن برصاء فرماتے ہیں کہ  
میں نے فتح مکہ کے دن نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا  
کہ آج کے بعد قیامت تک اس پر چڑھائی نہیں کی جائے گی  
یعنی یہ کبھی دار الحرب اور دار کفار نہیں ہوگا۔ اس باب میں ابن  
عباس، سفیان بن صرد اور مطیع سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ  
حدیث حسن صحیح ہے اور یہ زکریا بن زائدہ کی روایت ہے وہ شعبی  
سے روایت کرتے ہیں۔ ہم اس روایت کو صرف زکریا کی  
روایت سے ہی پہچانتے ہیں۔

۱۰۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ

الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا الْقِتَالُ

۱۲۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ  
قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ مَقْرِنٍ قَالَ  
غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا طَلَعَ  
الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ  
قَاتَلَ فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتَّى تَزُولَ  
الشَّمْسُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرُ ثُمَّ  
أَمْسَكَ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ يَقَاتِلُ وَكَانَ يُقَالُ  
عِنْدَ ذَلِكَ تَهَيَّجَ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُونَ  
لِجُيُوشِهِمْ فِي صَلَوَاتِهِمْ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ  
النُّعْمَانَ بْنِ مَقْرِنٍ بِإِسْنَادٍ أَوْصَلَ مِنْ هَذَا وَقَتَادَةَ لَمْ  
يُذْرِكِ النَّعْمَانَ بْنِ مَقْرِنٍ مَاتَ النَّعْمَانُ فِي خِلَافَةِ  
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

۱۰۹۱: باب قتال کے مستحب

اوقات

۱۲۶۳: حضرت نعمان بن مقرن فرماتے ہیں کہ میں نبی  
اکرم ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوا۔ جب صبح طلوع  
ہوتی تو آپ ﷺ سورج طلوع ہونے تک ٹھہر جاتے پھر  
جب سورج نکل جاتا تو لڑائی شروع کرتے اور دوپہر کے وقت  
پھر لڑائی روک دیتے۔ یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جاتا۔ پھر  
زوال آفتاب سے عصر تک لڑتے اور پھر عصر کی نماز کے لئے  
ٹھہر جاتے اور پھر لڑائی شروع کر دیتے اور (اس وقت کے  
متعلق) کہا جاتا تھا کہ مدد الہی کی ہوا چلتی ہے۔ اور مؤمنین  
نمازوں میں اپنے لشکروں کے لئے دعائیں بھی کیا کرتے  
تھے۔ یہ حدیث نعمان بن مقرن سے بھی منقول ہے۔ اور یہ  
سنہ زیادہ متصل ہے۔ قتادہ نے نعمان بن مقرن کا زمانہ نہیں  
پایا۔ نعمان کی وفات حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔

۱۲۶۵: حضرت معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ نے نعمان بن مقرن کو ہرمزان کی طرف بھیجا

۱۲۶۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ تَنَا عَفَّانُ بْنُ  
سَلَمَةَ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ تَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ تَنَا أَبُو

اور پھر طویل حدیث نقل کی۔ نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر دن کے شروع میں لڑائی نہ کرتے تو سورج کے ڈھلنے، مدد کے نزول اور نصرت الہی کی ہواؤں کی انتظار کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ علقمہ بن عبد اللہ، بکر بن عبد اللہ مزنی کے بھائی ہیں۔

۱۰۹۲: باب طیرہ کے بارے میں

۱۶۶۶: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بد فالی شرک ہے۔ ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کو بد فالی کا خیال نہ آتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ اسے توکل کی وجہ سے ختم کر دیتا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیل کو فرماتے ہوئے سنا کہ سلیمان بن حرب اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں کہ ”وَمَا مِنَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ... الخ“۔ میرے نزدیک عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اس باب میں حضرت سعد، ابو ہریرہ، حابس تمیمی، عائشہ اور ابن عمر سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف سلمہ بن کہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔ شعبہ بھی سلمہ ہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۶۶۷: حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عدوی (یعنی متعدی بیماریاں) اور بد فالی (اسلام میں) نہیں اور میں فال کو پسند کرتا ہوں۔ پوچھا گیا ”یا رسول اللہ ﷺ“ قال کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھی بات۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۶۸: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے کسی کام کے لئے تو یہ الفاظ سننا پسند فرماتے ”یا راشد (اے ٹھیک راستہ پانے والے)

عَمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزْنِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعَثَ النَّعْمَانَ بْنَ مَقْرِنَ إِلَى الْهَرَمُزِيَّانِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ فَقَالَ النَّعْمَانُ بْنُ مَقْرِنٍ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَهَرَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهْبُ الرِّيَّاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعَلْقَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ أَبُو بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزْنِيُّ.

۱۰۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّيْرِ

۱۶۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثنا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ عَيْسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّيْرَةُ مِنَ الشَّرْكِ وَمَا مِنَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يَذُهَا بِالتَّوَكُّلِ قَالَ أَبُو عَيْسَى سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ كَانَ سُلَيْمَانَ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَمَا مِنَّا وَلَكِنَّ اللَّهَ يَذُهَا بِالتَّوَكُّلِ قَالَ سُلَيْمَانُ هَذَا عِنْدِي قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَفِي الْأَبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَابِسِ التَّمِيمِيِّ وَعَائِشَةَ وَابْنَ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ وَرَوَى شُعْبَةُ أَيْضًا عَنْ سَلَمَةَ هَذَا الْحَدِيثِ.

۱۶۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدُوِّي وَلَا طَيْرَةَ وَأَحِبُّ الْفَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيْبَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَنْ يَسْمَعَ

یانجیح (اے کامیاب) "یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۰۹۳: باب جنگ کے متعلق نبی

اکرم ﷺ کی وصیت

۱۶۶۹: حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ جب کسی شخص کو کسی لشکر کا امیر مقرر کرتے تو اسے تقویٰ اور پرہیزگاری کی وصیت کرتے اور اس کیساتھ جانے والے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتے اور فرماتے اللہ کے نام سے اور اسی کے راستے میں جہاد کرو اور ان کے ساتھ جنگ کرو جو اللہ کے منکر ہیں، مال غنیمت میں چوری نہ کرو، عبد شکنی نہ کرو۔ مثلاً (ہاتھ پاؤں کاٹنا) نہ کرو اور بچوں کو قتل نہ کرو۔ پھر جب تمہارا دشمن کے ساتھ آنا سامنا ہو تو انہیں تین چیزوں کی دعوت دو اگر وہ لوگ اس میں سے ایک پر بھی راضی ہوں تو تم بھی اسے قبول کر لو اور ان سے جنگ نہ کرو چنانچہ انہیں اسلام کی دعوت دو اور کہو کہ وہ لوگ اپنے علاقے سے مہاجرین کے علاقے کی طرف چلے جائیں اور انہیں بتا دو اگر وہ لوگ ایسا کریں گے تو ان کے لئے بھی وہی کچھ ہے جو مہاجرین کے لئے ہے (مال غنیمت) اور ان پر بھی وہی کچھ ہے جو مہاجرین پر ہے۔ (دین کی نصرت و تائید) لیکن اگر وہ لوگ وہاں جانے سے انکار کر دیں تو انہیں بتا دو کہ تم لوگ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہو تم پر وہی حکم جاری ہوگا جو دیہاتی مسلمانوں پر ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جہاد میں شریک ہوں لیکن اگر وہ لوگ اس سے بھی انکار کر دیں تو اللہ سے مدد مانگتے ہوئے ان سے جنگ کرو۔ پھر اگر کسی قلعے کا محاصرہ کرو اور قلعے والے اللہ اور رسول ﷺ کی پناہ مانگیں تو انہیں پناہ مت دو۔ البتہ اپنی اور اپنے لشکر کی پناہ دے سکتے ہو کیونکہ اگر بعد میں تم عہد شکنی کرو تو اپنے عہد و پیمانہ کو توڑنا اللہ اور رسول ﷺ کے عہد و پناہ کو توڑنے سے بہتر ہے۔ اور اسی طرح اگر وہ لوگ چاہیں کہ تم اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرو تو ایسا نہ کرنا بلکہ اپنے حکم پر فیصلہ کرنا کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اللہ کا کیا حکم ہے تم

يَا أَيُّهَا يَا نَجِيحُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ .

۱۰۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ

۱۶۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاتْلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَعْدُوا وَلَا تَمْتَلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيَدًا إِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالتَّحْوِيلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ وَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَغْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ مَا يَجْرِي عَلَى الْأَغْرَابِ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْ سِئٍ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا وَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ حِصْنَ فَأَرَادُوا أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ دِمَّةَ اللَّهِ وَدِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلَ لَهُمْ دِمَّةَ اللَّهِ وَلَا دِمَّةَ نَبِيِّهِ وَاجْعَلَ لَهُمْ دِمَّتَكَ وَدِمَّتَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا دِمَّتَكُمْ وَدِمَّتَ أَصْحَابِكُمْ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا دِمَّةَ اللَّهِ وَدِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوا أَنْ تَنْزِلُواهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تَنْزِلُواهُمْ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتَصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا أَوْنَحُوهُنَّ وَفِي الْبَابِ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ مِقْرَانَ وَحَدِيثُ بُرَيْدَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .



اسکے مطابق فیصلہ کر رہے ہو یا نہیں۔ یا اسی کی مثل ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت نعمان بن مقرنؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔

۱۶۷۰: سفیان نے علقمہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کی۔ اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اگر وہ اسلام سے انکار کریں تو ان سے جزیہ وصول کرو اور اگر اس سے (یعنی جزیہ سے) بھی انکار کریں تو اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے ان کے خلاف جنگ کرو۔ کعب وغیرہ بھی سفیان سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ محمد بن بشار کے علاوہ اور لوگوں نے بھی عبدالرحمن بن مہدی سے یہی حدیث نقل کرتے ہوئے جزیہ کا ذکر کیا ہے۔

۱۶۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ فِيهِ فَإِنْ أَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمْ الْجِزْيَةَ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ عَلَيْهِمْ هَكَذَا رَوَاهُ وَكَيْعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَرَوَى غَيْرُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَذَكَرَ فِيهِ أَمْرَ الْجِزْيَةِ.

۱۶۷۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کے وقت حملہ کیا کرتے تھے۔ پھر اگر اذان سنتے تو رک جاتے ورنہ حملہ کرتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے اذان سنی جب مؤذن نے ”اللہ اکبر اللہ اکبر“ کہا تو فرمایا فطرت اسلام پر ہے۔ پھر جب اس نے کہا ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ تو آپ ﷺ نے فرمایا تم نے دوزخ کی آگ سے نجات پائی۔ حسن ولید سے اور وہ حماد سے اسی سند سے اس حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۷۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغَيِّرُ إِلَّا عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَالْأَغَارَ وَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ عَلِيُّ الْفِطْرَةَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ خَرَجَتْ مِنْ النَّارِ قَالَ الْحَسَنُ وَثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهَذَا إِلَّا سَنَادٍ مِثْلَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

## أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ فَضَائِلِ جِهَادِ

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۰۹۴: باب جہاد کی فضیلت

۱۰۹۴: بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

۱۶۷۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ جہاد کے برابر کونسا عمل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ دو تین مرتبہ لوگوں نے اس طرح پوچھا۔ آپ ﷺ ہر مرتبہ یہی جواب دیتے کہ تم لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس روزے دار اور نمازی کی سی ہے جو نماز اور روزہ میں کوئی فتور (نقص) نہیں آنے دیتا یہاں تک کہ مجاہد جہاد سے واپس آجائے۔ اس باب میں شفاء، عبد اللہ بن حبشی، ابو موسیٰ، ابو سعید، ام مالک، بہزیہ اور انس بن مالک سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی ﷺ سے بواسطہ ابو ہریرہ کئی سندوں کے منقول ہے۔

۱۶۷۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ أَنْكُمْ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ فَرَدُّوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَثَلُ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلَوةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الشَّفَاءِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْشٍ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي سَعِيدٍ وَأُمِّ مَالِكِ الْبَهْرِيَّةِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدَّرُوهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۷۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری راہ میں جہاد کرنے والے کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ اگر میں اس کی روح قبض کرتا ہوں تو اسے جنت کا وارث بناتا ہوں اور اگر اسے زندہ واپس بھیجتا ہوں تو مال غنیمت اور ثواب کے ساتھ لوٹاتا ہوں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب صحیح ہے۔

۱۶۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزْرِعٍ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا مَرْزُوقُ أَبُو بَكْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَقُولُ اللَّهُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِي هُوَ عَلِيٌّ صَمَّانٌ إِنْ قَبِضْتَهُ أَوْزَنَتْهُ الْجَنَّةُ وَإِنْ رَجَعْتَهُ رَجَعْتَهُ بِأَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۰۹۵: باب مجاہد کی موت کی فضیلت

۱۰۹۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا

۱۶۷۴: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۱۶۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا حَيَوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيءٍ

ہر مرنے والے کی زندگی کے ساتھ ہی اس کے اعمال پر مہر لگا دی جاتی ہے لیکن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مرنے والے کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ بڑا مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامر اور جابر سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث فضالہ بن عبید حسن صحیح ہے۔

۱۰۹۶: باب جہاد کے دوران روزہ رکھنے

### کی فضیلت

۱۶۷۵: حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے جہاد کے دوران ایک روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے ستر برس کی مسافت تک دور کر دیں گے۔ (حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرنے والے دور ادویوں میں سے) ایک راوی نے ستر اور دوسرے نے چالیس برس کا قول نقل کیا ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ابو اسود کا نام محمد بن عبد الرحمن بن نوفل اسدی مدینی ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید، انس، عقبہ بن عامر اور ابوامامہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۶۷۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ستر برس کی مسافت تک جہنم کی آگ سے دور کر دیتا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۷۷: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جہاد کے دوران

الْخَوْلَانِي أَنْ عَمَرَ وَبْنَ مَالِكِ الْجَنْبِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمِعَ فَضَالَهَ بْنَ عُيَيْدٍ يَحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَجَابِرِ حَدِيثٍ فَضَالَهَ بْنَ عُيَيْدٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۰۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

### الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۷۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ وَسَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ رَحَّزَحَهُ اللَّهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا أَحَدُهُمَا يَقُولُ سَبْعِينَ وَالْآخَرُ يَقُولُ أَرْبَعِينَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو الْأَسْوَدِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلِ الْأَسَدِيِّ الْمَدِينِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَنْسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ أُمَامَةَ.

۱۶۷۶: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشِ الزُّرْقِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَصُومُ عَبْدٌ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ النَّارَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۷۷: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

ایک روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنا دیتا ہے جیسے کہ زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ یہ حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۱۰۹۷: باب جہاد میں مال خرچ

کرنے کی فضیلت

۱۶۷۸: حضرت خیرم بن فاتک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جہاد میں کچھ خرچ کرتا ہے تو اسکے لئے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف رکیبن بن ربیع کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۰۹۸: باب جہاد میں خدمت گاری

کی فضیلت

۱۶۷۹: حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک غلام خدمت کے لئے دینا یا سائے کے لئے خیمہ دینا یا جوان اونٹنی اللہ کی راہ میں دینا۔ معاویہ بن ابی صالح سے یہ حدیث مرسل بھی مروی ہے۔ اس سند میں زید کے متعلق اختلاف ہے۔ ولید بن جمیل یہ حدیث قاسم ابو عبد الرحمن سے وہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔

۱۶۸۰: یہ حدیث ہم سے زیاد بن یوب، یزید بن ہارون کے واسطے سے وہ ولید بن جمیل سے وہ قاسم ابی عبد الرحمن سے وہ ابو امامہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ افضل ترین صدقہ جہاد میں خیمے کا سایہ مہیا کرنا یا خدمت کے غلام

أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَمَامَةَ.

۱۰۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَسِيرِ بْنِ عَمِيْلَةَ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَتَبْتُ لَهُ سَبْعَ مِائَةِ ضِعْفٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ.

۱۰۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

الْخِدْمَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمِ الطَّائِي أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ خِدْمَةُ عَبْدِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ ظُلُّ فُسْطَاطٍ أَوْ طَرُوقَةٌ فَحُلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدَّرُوا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ هَذَا الْحَدِيثُ مُرْسَلًا وَخَوْلَفُ زَيْدٌ فِي بَعْضِ إِسْنَادِهِ وَرَوَى الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۸۰: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَاتِ ظُلُّ فُسْطَاطٍ فِي

دینا یا اونٹنی دینا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور معاویہ بن ابی صالح کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۰۹۹: باب غازی کو سامان جنگ دینا

۱۶۸۱: حضرت زید بن خالد جہنیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں جانے والے غازی کو سامان مہیا کرے گا وہ بھی جہاد کرنے والوں کے حکم میں شامل ہے۔ (یعنی مجاہد ہے) اور جس شخص نے کسی غازی کے اہل و عیال کی (بطور نائب) حفاظت کی گویا کہ وہ بھی شریک جہاد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث اس سند کے علاوہ بھی کئی سندوں سے مروی ہے۔

۱۶۸۲: ہم سے روایت کی ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی نے کسی غازی کو سامان جہاد (یعنی اسلحہ وغیرہ) فراہم کیا یا اس کے اہل و عیال کی نگرانی کی پس اس نے جہاد کیا۔ (یعنی اسے بھی جہاد کا ثواب ملے گا)۔

۱۶۸۳: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے حرب سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں مجاہد کو سامان جہاد فراہم کیا گویا کہ اس نے بھی جہاد کیا یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۶۸۴: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبد الملک سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

۱۱۰۰: باب فضیلت جس کے

سَبِيلَ اللَّهِ وَمَنْبَحَةَ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ طَرُوقَهُ فَخَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَصَحُّ عِنْدِي مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ.

۱۰۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

۱۶۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو زَكْرِيَّا يَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ ثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَى وَمَنْ خَلَّفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الرَّوْجِ.

۱۶۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ خَلَّفَهُ فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۶۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۶۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۱۰۰: بَابُ مِنَ اعْبَرَتْ قَدْ

## مَاہُ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ

قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوں

۱۶۸۵: حضرت یزید بن ابومریم کہتے ہیں کہ عبا یہ بن رفاعہ بن رافع مجھے جمعہ کی نماز کے لئے جاتے ہوئے ملے تو انہوں نے فرمایا خوشخبری سن لو۔ تمہارے یہ قدم اللہ کی راہ میں ہیں۔ میں نے ابوعیس سے سنا کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں ان پر دوزخ حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ابوعیس کا نام عبد الرحمن بن جبیر ہے۔ اس باب میں ابو بکر رضی اللہ عنہ، ایک صحابی رضی اللہ عنہ اور برید بن ابومریم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ شاہی ہیں۔ ولید بن مسلم، یحییٰ بن حمزہ اور کئی راوی ان سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ اور برید بن ابومریم کوئی نیک والد صحابی ہیں، ان کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

۱۱۰۱: باب جہاد کے غبار

## کی فضیلت

۱۶۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والا انسان دوزخ میں داخل نہیں ہوگا جب تک کہ دودھ تھن میں واپس نہ چلا جائے۔ (یہ ناممکن ہے) اور اللہ کی راہ میں پہنچنے والی گردوغبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن عبد الرحمن، آل طلحہ مدنی کے مولیٰ ہیں۔

۱۱۰۲: باب جو شخص جہاد کرتے

ہوئے بوڑھا ہو جائے

۱۶۸۷: سالم بن ابو جعد سے روایت ہے کہ شرجیل بن سوط نے کعب بن مرہ سے عرض کیا کہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیں اور اس میں ترمیم و اضافہ سے

۱۶۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٌ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ لِحَقْنِي عَبَايَةَ بْنَ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأَنَا مَنَاشٍ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَبَشْرُ فَإِنَّ خَطَاكَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبَا عَيْسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو عَيْسٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَرَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ هُوَ رَجُلٌ شَامِيٌّ رَوَى عَنْهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَيَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الشَّامِ وَبُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ كُوفِيٌّ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْمُهُ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ.

۱۱۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

## الْغُبَارِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۸۶: حَدَّثَنَا هُنَّا دُثْنًا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّيْلُ فِي الصُّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَذَخَانٌ جَهَنَّمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ مَدَنِيٌّ.

۱۱۰۲: بَابُ مَا جَاءَ مِنْ شَاب

## شَيْبَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۸۷: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ شَرْحِيْلَ بْنَ السَّمْطِ قَالَ يَا كَعْبُ بْنُ مَرْثَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

احتیاط کریں۔ انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو گیا تو یہ بڑھا پاس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔ اس باب میں فضالہ بن عبید اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اعمش بھی عمرو بن مرہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث منصور، سالم بن ابی جعد سے بواسطہ ایک شخص سے بھی نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث نقل کی ہیں۔

۱۶۸۸: عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہوا بوڑھا ہو گیا قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حیوہ بن شریح، یزید حمصی کے بیٹے ہیں۔

۱۱۰۳: باب جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھنے

کی فضیلت

۱۶۸۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر بندھی ہوتی ہے اور گھوڑے کی تین چھتیس ہیں۔ ایک آدمی کے لئے اجر کا باعث، ایک کے لئے باعث پردہ، اور ایک کے لئے وبال جان۔ جس کے لئے ثواب کا باعث ہے یہ وہ شخص ہے جو گھوڑے کو جہاد کے لئے رکھتا ہے اور اسی کے لئے تیار کرتا ہے تو یہ اس کے لئے ثواب کا باعث ہے اور جب بھی وہ اس کے پیٹ میں کوئی چیز (یعنی چارہ وغیرہ) ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس (آدمی) کے لئے اس کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو مالک، یزید بن اسلم سے وہ ابوصالح سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَدَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْأِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مُرَّةٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ هَكَذَا رَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مُرَّةٍ وَقَدَرُوِي هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَأَدْخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ كَعْبِ بْنِ مُرَّةٍ فِي الْأَسْنَادِ رَجُلًا وَيُقَالُ كَعْبُ بْنُ مُرَّةٍ وَيُقَالُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبِ بْنِ مُرَّةٍ وَالْمَعْرُوفُ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثُ.

۱۶۸۸: حَدَّثَنَا اسْحَقُ ابْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا حَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عَبْسَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَحَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْحَمْصِيُّ.

۱۱۰۳: بَابُ مَا جَاءَ مِنْ ارْتَبَطُ

فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي بَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ أَجْرُوهِي لِرَجُلٍ سَتْرُوهِي عَلَى رَجُلٍ وَرَزَقَ مَا لَدَيْ هِي لَهُ أَجْرُ مَا لَدَيْ يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَعُدُّهَا لَهُ هِي لَهُ أَجْرًا لَا يَغِيبُ فِي بَطُونِهَا شَيْءٌ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدَرُوِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۱۰۴: باب اللہ کے راستے میں تیر اندازی

کی فضیلت کے بارے میں

۱۶۹۰: حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا۔ کاریگر (یعنی تیر بنانے والا) جو اس کے بنانے میں ثواب کی امید رکھے، تیر انداز (تیر چلانے والا) اور اسی کے لئے تیروں کو اٹھا کر رکھنے اور اسے دینے والا پھر فرمایا تیر اندازی اور سواری سیکھو اور تمہارا تیر پھینکنا میرے نزدیک سواری سے زیادہ بہتر ہے پھر ہر وہ کھیل جس سے مسلمان کھیلتا ہے باطل (بے کار) ہیں۔ سوائے تیر اندازی، اپنے گھوڑے کو سدھانا اور اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا یہ تینوں صحیح ہیں۔

۱۶۹۱: ہم سے روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلام سے انہوں نے عبد اللہ بن ازرق سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل حدیث نقل کی۔ اس باب میں کعب بن مرہ، عمرو بن عبسہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۲: ابویحییٰ سلمیٰ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں تیر پھینکتا ہے تو اس کا ایک تیر پھینکنا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابویحییٰ کا نام عمرو بن عبسہ سلمیٰ ہے۔ عبد اللہ بن ازرق، عبد اللہ بن زید ہیں۔

۱۱۰۵: باب جہاد میں پہرہ دینے

کی فضیلت

۱۶۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آنکھیں ایسی ہیں کہ

۱۱۰۴: بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

الرَّمِيِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۹۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيُدْخِلُ جِلَّ بِالسُّهُمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ الْجَنَّةِ صَانِعُهُ يَخْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرِ وَالرَّامِي بِهِ وَالْمُمِدِّ بِهِ قَالَ ارْمُوا وَارْكَبُوا وَلَا تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مَنْ أَنْ تَرَكَبُوا كُلُّ مَا يَلْهُوُ بِهِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ إِلَّا رَمِيَهُ بِقَوْسٍ وَتَادِيَتِهِ فَرَسَهُ وَمَلَاعَتَهُ أَهْلَهُ فَإِنَّهُمْ مِنَ الْحَقِّ.

۱۶۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا هِشَامُ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَزْرَقِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَرْوَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْسَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۶۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي نَجِيحِ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَمَى بِسُهُمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ لَهُ عَدْلٌ مُحَرَّرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو نَجِيحٍ هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْسَةَ السُّلَمِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَزْرَقِ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ.

۱۱۰۵: بَاب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْحَرَسِ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۶۹۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا بَشْرُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ زُرَيْقٍ ثَنَا عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنْ



انہیں آگ نہیں چھو سکتی۔ ایک وہ جو اللہ کے خوف سے روئی اور دوسری وہ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری۔ اس باب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف شعیب بن رزین کی روایت سے جانتے ہیں۔

### ۱۱۰۶: باب شہید کا ثواب

۱۶۹۳: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے اندر ہیں جو جنت کے پھلوں میں سے کھاتی پھرتی ہیں۔ راوی کو شک ہے کہ ”درخت فرمایا“ یا ”پھل“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۹۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سامنے سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے تین شخص پیش کئے گئے۔ ایک شہید، دوسرا حرام سے بچنے اور شبہات سے پرہیز کرنے والا اور تیسرا وہ بندہ جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے مالک کی بھی اچھی طرح خدمت کرے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۶۹۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں قتل (یعنی شہید) ہو جانا ہر گناہ کو مٹا دیتا ہے۔ جبرائیل نے فرمایا قرض کے علاوہ۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا قرض کے علاوہ۔ اس باب میں کعب بن عجرہؓ، ابو ہریرہؓ، جابرؓ، اور ابو قتادہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث انسؓ غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ابو بکرؓ کی روایت سے صرف اسی شیخ (یحییٰ بن طلحہ کوئی) کی روایت سے جانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے نہ پہچانا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ امام بخاریؒ کا اس حدیث کی طرف اشارہ ہو جو حمید، انسؓ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ

عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِيَّاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَابْنِ رِيْحَانَةَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شُعَيْبِ بْنِ رَزِينٍ.

### ۱۱۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الشَّهِيدِ

۱۶۹۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي طَيْرٍ خَضِرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرَةِ الْجَنَّةِ أَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۶۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ تَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَامِرِ الْقُعَيْلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةِ يَدٍ خُلُونِ الْجَنَّةِ شَهِيدٌ عَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنُ عِبَادَةَ اللَّهِ وَنَصَحَ لِمَوْلَاهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۶۹۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ طَلْحَةَ الْكُوفِيُّ تَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيئَةٍ فَقَالَ جِبْرِئِيلُ الْإِلَهِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِلَهِيُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ قَتَادَةَ وَحَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ أَرَى أَنَّهُ أَرَادَ حَدِيثَ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسْرُهُ أَنْ يُرَى

جَعَّ إِلَى الدُّنْيَا إِلَّا شَهِيدًا.

آپ ﷺ نے فرمایا اہل جنت میں سے کوئی دنیا کی طرف لوٹنا نہیں پسند کرے گا سوائے شہید کے۔

۱۶۹۷: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی موت کے بعد اس کے ساتھ بھلائی کا معاملہ فرمائے اور وہ دنیا میں واپس جانا پسند کرے اگرچہ اس سے بھلائی (جنت کے عوض دنیا و ما فیہا عطا کر دی جائے) البتہ شہید شہادت کی فضیلت اور مرتبہ کی وجہ سے ضروریہ خواہش کرے گا کہ دنیا میں جائے اور دوبارہ قتل کر دیا جائے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۰۷: باب اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہداء

کی فضیلت

۱۶۹۸: حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شہید چار قسم کے لوگ ہیں ایک وہ مؤمن جس کا ایمان مضبوط ہو وہ دشمن سے مقابلہ کرے اور اس نے اللہ تعالیٰ سے کئے گئے وعدہ کو چھوڑ کر دکھایا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ یہ وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن لوگ اس کی طرف نظریں اٹھائیں اور دیکھیں گے اور فرمایا ”اس طرح“ اس کے ساتھ سزا دیا یہاں تک آپ ﷺ کی ٹوپی گر گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ ٹوپی آنحضرت ﷺ کی گری یا حضرت عمرؓ کی۔ دوسرا وہ مؤمن جس کا ایمان مضبوط ہو اور دشمن سے مقابلہ میں خوف کی وجہ سے اس کا یہ حال ہے گویا کہ اس کی جلد کو کانٹوں سے پھلنی کر دیا گیا ہے۔ پھر ایک تیسرا ہے آکر لگے اور اسے قتل کر دے۔ تیسرا وہ مؤمن جس کے نیک اور برے اعمال خلط ملط ہو گئے ہوں اور دشمن سے ملاقات (یعنی مقابلے) کے وقت اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے قتل کر دیا جائے یہ تیسرا درجہ ہے۔ چوتھا وہ مؤمن جو گناہ گار ہوتے ہوئے دشمن سے مقابلے کے وقت اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے قتل کر دیا گیا اور یہ چوتھے درجہ میں ہے۔ یہ حدیث حسن

۱۶۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوتُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدَ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۱۰۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

الشَّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ

۱۶۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ الْحَوْلَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالََةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهِدَاءُ أَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدٌ إِيمَانٍ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهُ حَتَّى قُتِلَ فَذَاكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسَ إِلَيْهِ أَعْيُنُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَكَذَا وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى وَقَعَتْ قَلْنُسُوتُهُ فَلَا أَدْرِي قَلْنُسُوتَةَ عُمَرَ أَرَادَ أَمْ قَلْنُسُوتَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدٌ إِيمَانٍ لَقِيَ الْعَدُوَّ وَفَكَأَنَّهَا ضَرَبَتْ جِلْدَهُ بِشَوْكٍ طَلَحَ مِنَ الْجَبَنِ أَنَاةَ سَهْمٍ غَرِبَ فَقَتَلَهُ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللَّهُ حَتَّى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّلَاثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ لَقِيَ الْعَدُوَّ وَفَصَدَّقَ اللَّهُ حَتَّى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ قَدَرَوِي سَعِيدٌ

بْنِ أَبِي أَيُّوبَ هَذَا حَدِيثٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ  
أَشْيَاحٍ مِنْ خَوْلَانَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي يَزِيدَ وَقَالَ  
عَطَاءُ بْنُ دِينَارٍ لَيْسَ بِهِ نَاسٌ  
غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عطاء بن دینار کی روایت  
سے جانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری کو فرماتے  
ہوئے سنا کہ سعید بن ابویوب نے یہ حدیث عطاء بن دینار سے  
اور وہ شیوخ خولانی سے نقل کرتے ہیں لیکن اس میں یزید کا ذکر نہیں کرتے اور عطاء بن دینار کی روایت میں کوئی حرج نہیں۔

۱۰۰۸: باب سمندر کے راستے جہاد کرنا

۱۱۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي غَزْوِ الْبَحْرِ

۱۶۹۹: حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامتؓ کی بیوی ام  
حرام بنت طحانؓ کے ہاں نبی اکرم ﷺ جایا کرتے تھے۔ وہ  
آپ ﷺ کو کھانا کھلایا کرتی تھی۔ چنانچہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ان  
کے ہاں داخل ہوئے تو انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا  
اور آپ ﷺ کے سر مبارک کی جوڑیں دیکھنے کے لئے  
آپ ﷺ کو روک لیا۔ آپ ﷺ سو گئے پھر جب بیدار ہوئے  
تو ہنسنے لگے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: کسی بات پر  
ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے چند لوگ میرے سامنے  
پیش کئے گئے جو سمندر میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے سوار  
ہیں گویا کہ وہ لوگ تختوں پر بادشاہ ہیں یا فرمایا کہ بادشاہ کی طرح  
تختوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ام حرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ  
ﷺ دعا کیجئے اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہی میں سے کر دے۔ اس  
پر آپ ﷺ نے ام حرامؓ کے لئے دعا فرمائی۔ پھر دوبارہ  
سر مبارک رکھا اور سو گئے اور اسی طرح ہنستے ہوئے اٹھے۔ انہوں  
نے پھر عرض کیا کہ اب کسی چیز پر ہنس رہے ہیں۔ فرمایا میرے کچھ  
مجاہد پیش کئے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے ہیں پھر اس  
طرح فرمایا جس طرح پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ ام حرامؓ نے دوبارہ دعا  
کے لئے درخواست کی۔ فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔ چنانچہ  
ام حرامؓ، حضرت معاویہؓ کے زمانہ (خلافت) میں سمندر کے سفر  
پر گئیں لیکن سمندر سے باہر اپنی سواری سے گر گئیں اور شہید  
ہو گئیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام حرام بنت طحانؓ، ام سلیم کی  
بہن اور انس بن مالکؓ کی خالہ ہیں۔

۱۶۹۹: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا  
مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ اسْحَقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي  
طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيَّ أُمَّ حَرَامِ بِنْتِ  
مِلْحَانَ فَتَطْعُمُهُ وَكَانَتْ أُمَّ حَرَامٍ تَحْتَ عِبَادَةَ بْنِ  
الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاطْعَمْتُهُ وَحَبَسْتُهُ تَغْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ  
قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ  
مِنْ أُمَّتِي غَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ  
تَبَحَ هَذَا الْبَحْرَ مُلُوكًا عَلَى الْأَسْرَةِ أَوْ مِثْلَ  
الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسْرَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ  
أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ  
اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ مَا  
يَضْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي غَرَضُوا  
عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَحْوَ مَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ قَالَتْ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ  
أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبْتِ أُمَّ حَرَامِ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ  
مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصَرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ  
خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ  
صَحِيحٌ وَأُمُّ حَرَامِ بِنْتُ مِلْحَانَ هِيَ أُخْتُ أُمَّ سَلِيمَ  
وَهِيَ خَالَةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

۱۱۰۹: باب جو ریا کاری یا دنیا کیلئے جہاد کرے  
۱۷۰۰: حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو ریا کاری، غیرت یا اظہار شجاعت کے لیے جہاد کرتا ہے کہ ان میں کون اللہ کی راہ میں ہے آپ نے فرمایا جو شخص اس لئے لڑتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ سر بلند رہے وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۱: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو نیت کے مطابق ہی ثواب ملتا ہے۔ پس جس نے اللہ اور رسول ﷺ کے لئے ہجرت کی اس نے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے لئے (ہجرت) کی اور جس نے دنیا کے حصول یا کسی عورت سے شادی کی غرض سے ہجرت کی اس کی ہجرت اس کے لیے ہے جس کے لئے اس نے کی ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو مالک بن انسؓ، سفیان ثوری اور کنی ائمہ حدیث یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف یحییٰ بن سعید کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۱۰: باب جہاد میں صبح و شام چلنے

کی فضیلت

۱۷۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح و شام کو چلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے اور ایک کمان یا ایک ہاتھ کے برابر جنت کی جگہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سب سے بہتر ہے۔ اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت دنیا میں آجائے تو آسمان وزمین کے درمیان پوری کائنات روشن اور خوشبو سے بھر جائے۔ یہاں تک کہ اس کے سر کی اور زہنی بھی دنیا و مافیہا (یعنی جو

۱۱۰۹: بَابُ مَا جَاءَ مَنْ يُقَاتِلُ رِيَاءً وَلِلدُّنْيَا  
۱۷۰۰: حَدَّثَنَا هُنَادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةً اللَّهُ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۱۷۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَانُورٍ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَالِى رِسُولِهِ فَهِيَ حِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَالِى رِسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةً يَنْزُو جُهَا فَهِيَ حِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَسَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ هَذَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

۱۱۱۰: بَابُ فِي فَضْلِ الْغُدُوِّ

وَالرَّوَّاحِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۷۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعْدُوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رُوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلِقَابٌ قَوْسٍ أَحَدُكُمْ أَوْ مَوْضِعٌ يَدُهُ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لِأَضَاءِ ثَمَائِنِهِمَا وَلَمَلَأَتْ مَائِنَهُمَا رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَيَّ

کچھ دنیا میں ہے) سے بہتر ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۰۳: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک صبح چلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کے برابر جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابو ایوب رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام چلنا دنیا اور جو کچھ اس (دنیا) میں ہے سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو حازم، غرہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں ان کا نام سلیمان ہے اور یہ کوئی ہیں۔

۱۷۰۵: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی کا ایک گھائی پر گزر ہوا اس میں بیٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا۔ یہ جگہ انہیں بے حد پسند آئی اور تمنا کی کہ کاش میں لوگوں سے جدا ہو کر اس گھائی میں رہتا۔ لیکن میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت لیے بغیر کبھی ایسا نہیں کروں گا۔ پس جب تک آپ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا فرمایا ایسا نہ کرنا اس لیے کہ تم میں سے کسی کا ایک مرتبہ جہاد کے لئے کھڑے ہونا اس کے اپنے گھر میں ستر سال تک نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ کیا تم لوگ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ کی تم لوگوں کی بخشش فرمائیں اور تمہیں جنت میں داخل کریں۔ لہذا تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جس نے فَوَاقِ نَاقَةِ (یعنی اونٹنی کے دودھ دودھ دوہنے کے درمیان کا فاصلہ) کے برابر بھی جہاد کیا اس پر جنت واجب ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۱۱: باب بہترین لوگ کون ہیں

۱۷۰۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ

رَأْسَهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ  
۱۷۰۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدِ  
الْمَخْزُومِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ بْنِ  
السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعٌ  
سَوِطٌ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَفِي الْبَابِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَنَّ هَذَا  
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ ثَنَا أَبُو خَالِدِ  
الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رُوحَةٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ  
حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو حَازِمٍ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
هُوَ الْكُوفِيُّ اسْمُهُ سَلْمَانَ هُوَ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ.

۱۷۰۵: حَدَّثَنَا عُيَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبِي  
عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنِ ابْنِ  
أَبِي ذُبَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشُعْبٍ فِيهِ عَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ  
عَذْبَةٍ فَأَعَجَبْتُهُ لِطَيْبِهَا فَقَالَ لَوْ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَأَقَمْتُ  
فِي هَذَا الشَّعْبِ وَلَنْ أَفْعَلَ حَتَّى اسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مَقَامَ أَحَدِكُمْ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا  
الْأَتْحَابُونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ الْجَنَّةَ  
أَغْرَوَانِي سَبِيلَ اللَّهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقِ نَاقَةَ  
وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۱۱: بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ

۱۷۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ

آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بہترین آدمی کے متعلق نہ بتاؤں بہترین شخص وہ ہے جو اللہ کے راستے میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑتا ہے۔ اور کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اسکے بعد کونسا آدمی افضل ہے۔ وہ شخص جو اپنی بکریاں لے کر مخلوق سے جدا ہو گیا لیکن اس میں سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتا ہے اور کیا میں تمہیں بدترین شخص کے متعلق نہ بتاؤں۔ بدترین شخص وہ ہے جو اللہ کے نام پر سوال کرتا ہے اور اسے نہیں دیا جاتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ابن عباسؓ کے واسطے سے مرفوعاً منقول ہے۔

### ۱۱۱۲: باب شہادت کی دعاء مانگنا

۱۷۰۷: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل کیساتھ شہادت کا سوال کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۰۸: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے شہداء کے درجے تک پہنچا دے گا۔ اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اس سند سے صرف عبد الرحمن بن شریح کی روایت سے جانتے ہیں۔ عبد اللہ بن صالح بھی یہ حدیث عبد الرحمن بن شریح سے نقل کرتے ہیں۔ عبد الرحمن بن شریح کی کنیت ابو شریح ہے اور یہ اسکندرانی ہیں۔ اس باب میں معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

### ۱۱۱۳: باب مجاہد، مکاتب اور نکاح کرنے

والوں پر اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت

۱۷۰۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ

الاشح عن عطاء بن يسار عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ألا أخبركم بخير الناس رجل مُمسك بعنان فرسه في سبيل الله ألا أخبركم بالذي يُلوه رجل مُعزول في غنيمته له يودى حق الله فيها ألا أخبركم بشر الناس رجل يُسأل بالله ولا يعطى به هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه ويروى هذا الحديث من غير وجه عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم.

### ۱۱۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ سَأَلَ الشَّهَادَةَ

۱۷۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْعٍ تَنَا رُوحُ بْنُ عُبَادَةَ تَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَايْمَرَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ أَعْطَاهُ اللَّهُ أَجْرَ الشَّهِيدِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَسْكَرٍ تَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهِ صَادِقًا بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُرَيْحٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ يُكْنَى أَبَا شُرَيْحٍ وَهُوَ اسْكَنْدَرَانِيٌّ وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

### ۱۱۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَجَاهِدِ

وَالْمَكَاتِبِ وَالنَّكَاحِ وَعَوْنِ اللَّهِ إِيَّاهُمْ

۱۷۰۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ تَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تین آدمیوں کی معاونت اپنے ذمے لی ہے۔ ایک مجاہد فی سبیل اللہ دوسرا مکاتب جو ادائیگی قیمت کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور تیسرا وہ نکاح کرنے والا جو پرہیزگاری کی نیت سے نکاح کرے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۱۰: حضرت معاذ جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان نے اونٹنی کے دو مرتبہ دودھ دینے کے درمیان جتنا وقت جہاد کیا اس کے لئے قیمت واجب ہے اور جس شخص کو جہاد کے دوران ایک زخم یا کوئی چوٹ بھی لگ گئی وہ آدمی قیامت کے دن بڑے سے بڑا زخم لے کر آئے گا۔ اس کا رنگ زعفران کی طرح اور خوشبو مشک جیسی ہوگی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۱۱۳: باب جہاد میں زخمی ہونے

### کی فضیلت

۱۷۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں میں سے زخمی ہونے والوں کو خوب جانتا ہے اور کئی زخمی مجاہد ایسا نہیں کہ قیامت کے دن خون کے رنگ اور مشک کی سی خوشبو کیسا تھ حاضر نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

۱۱۱۵: باب کون سا عمل افضل ہے

۱۷۱۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے یا کون سا عمل بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اسکے رسول ﷺ پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا پھر کون سا عمل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد عمل کی کوہان ہے (یعنی افضل ترین ہے) عرض کیا گیا اس

سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ حَقَّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُكَاتِبُ الَّذِي يُرِيدُ الْآذَاءَ وَالنَّكَاحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۷۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَايْمِرٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقٍ نَاقِبَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهَا كَانَتْ لَوْنَهَا الزُّعْفَرَانُ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۱۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ

### مَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۱۷۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُكَلِّمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرَّيْحُ رِيحُ الْمِسْكِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدَّرُوهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۱۵: بَابُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ

۱۷۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ وَأَيُّ الْأَعْمَالِ خَيْرٌ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ قَالَ الْجِهَادُ سَنَامُ الْعَمَلِ قِيلَ ثُمَّ أَيُّ

کے بعد۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مقبول۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نبی اکرم ﷺ سے کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منقول ہے۔

## باب : ۱۱۱۶

۱۷۱۳: حضرت ابو بکر بن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے تلواروں کے سائے میں ہیں۔ حاضرین میں سے ایک شخص جو مفلوک الحال تھا کہنے لگا کیا آپ نے خود یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ انہوں نے فرمایا ”ہاں“۔ راوی کہتے ہیں پھر وہ شخص اپنے دوستوں میں واپس گیا اور کہا میں تمہیں سلام کرتا ہوں پھر اپنی تلوار کی میان توڑ ڈالی اور کافروں کو قتل کرنے لگا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف جعفر بن سلیمان کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو عمران جوئی کا نام عبد الملک بن حبیب ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ ان کا نام ابو بکر بن ابی موسیٰ ہے۔

## باب : ۱۱۱۷: کون سا آدمی افضل ہے

۱۷۱۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا شخص افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ عرض کیا گیا پھر کون۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ مؤمن جو گھائیوں میں سے کسی گھائی میں رہتا ہو، اپنے رب سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب : ۱۱۱۸

۱۷۱۵: حضرت مقدم بن معد یکرب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کے لئے چھ انعامات

سُئِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ حَجَّ مَبْرُورٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرٍ وَجِهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

## باب : ۱۱۱۶

۱۷۱۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّبَيْحِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ الْجَوْنِيِّ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلِّ الشُّوفِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْهَيْئَةِ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ إِلَى أَصْحَابِهِ قَالَ أَقْرَأْ عَلَيْكُمْ السَّلَامَ وَكَسَّرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَأَبُو عُمَرَ الْجَوْنِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حَبِيبٍ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي مُوسَى قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ هُوَ اسْمُهُ.

## باب : ۱۱۱۷: مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلَ

۱۷۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سُنِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشُّعَابِ يَتَّقَى رَبَّهُ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

## باب : ۱۱۱۸

۱۷۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَادٍ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ



ہیں۔ خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے۔ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔ عذاب قبر سے محفوظ اور قیامت کے دن کی بھی تک وحشت سے مامون کر دیا جاتا ہے۔ اس کے سر پر ایسے پا قوت سے جڑا ہوا دقار کا تاج رکھا جاتا ہے جو دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے۔ اور اس کی بڑی آنکھوں والی بہتر (۷۲) حوروں سے شادی کر دی جاتی ہے اور ستر رشتہ داروں کے معاملہ میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۱۷۱۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی جنتی دنیا میں واپس آنے کی خواہش نہیں کرے گا۔ البتہ شہید ضرور اس بات کا خواہشمند ہوتا ہے کہ وہ دنیا میں واپس جائے وہ کہے گا کہ میں اللہ کی راہ میں دس مرتبہ قتل کیا جاؤں اور اس کی وجہ وہ انعام واکرام ہوں گے جو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۷: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے ہم معنی بیان کیا۔

۱۷۱۸: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن (اسلامی سرحدات کی) نگرانی کرنا دنیا اور اس کی تمام آرائشوں سے بہتر ہے پھر ایک صبح یا ایک شام اللہ کی راہ میں چلنا بھی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ بھی دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۱۹: محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ سلمان فارسیؓ، شرمیل کے پاس سے گزرے وہ اپنے مرابط میں تھے جس میں رہنا ان پر اور ان کے ساتھیوں پر شاق گزر رہا تھا۔ سلمانؓ نے فرمایا اے ابن سبط کیا

بِن مَعْدَانَ عَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدٍ يَكْرِبُ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ حِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَرْعِ الْأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشْفَعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۷۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ تَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسْرُهُ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا غَيْرَ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا يَقُولُ حَتَّى أَقْتَلَ عَشْرَ مَرَاتٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِمَّا يَرَى مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مِنَ الْكِرَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ تَنَا شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۱۷۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ ثَنِي أَبُو النَّضْرِ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَبَّاطٌ يَوْمٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْعَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعٌ سَوِّطٌ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۱۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ تَنَا سُفْيَانُ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَقَالَ مَرَّ سَلْمَانَ الْفَارِسِيُّ بِشَرْحِبِيلِ بْنِ السَّمْطِ وَهُوَ فِي مُرَابِطٍ لَهُ وَقَدْ شَقَّ عَلَيْهِ وَعَلَى

میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں جسے میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ کے راستے میں ایک دن پہرہ دینا ایک مہینے کے روزے رکھنے اور قیام کرنے سے افضل (یا فرمایا) بہتر ہے اور جو آدمی اس دوران فوت ہو جائے وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

أَصْحَابِهِ فَقَالَ إِلَّا أَحَدٌ تُكَيَّا ابْنُ السَّمِطِ بِحَدِيثِ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطَ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلَ وَرَبَّمَا قَالَ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَمَنْ مَاتَ فِيهِ وَقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَنَمِيَ لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

ف: مرابط سے مراد ہے کہ وہ چوکی پر پہرہ دے رہتے تھے۔

۱۷۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے جہاد کے اثر کے بغیر ملاقات کرے گا تو گویا کہ وہ اپنے دین میں کمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔ یہ حدیث مسلم کی اسمعیل بن رافع کی روایت سے غریب ہے۔ کیونکہ اسمعیل کو بعض محدثین ضعیف کہتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے تھے کہ وہ ثقہ ہے اور مقارب الحدیث ہے۔ (یعنی اسمعیل بن رافع)۔ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ حدیث سلمان کی سند متصل نہیں کیونکہ محمد بن منکر نے حضرت سلمان فارسی سے ملاقات نہیں کی۔ ابو موسیٰ بھی یہ حدیث کھول سے وہ شریبل بن سبط سے وہ سلمان سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۷۲۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْمُسْلِمِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ بَغَيْرِ آثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللَّهَ فِيهِ ثَلَاثَةٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ قَدْ ضَعَّفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ هُوَ ثِقَّةٌ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ لَمْ يُدْرِكْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ شُرْحِبِيلِ بْنِ السَّمِطِ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۷۲۱: حضرت عثمان کے مولیٰ ابوصالح کہتے ہیں کہ میں نے عثمان کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے تم لوگوں سے نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث چھپائی ہوئی تھی تاکہ تم لوگ مجھ سے جدا نہ ہو جاؤ۔ پھر میں نے اس کا بیان کرنا مناسب سمجھا تاکہ ہر آدمی اپنے لئے جو مناسب سمجھے اس پر عمل کرے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن (اسلامی سرحدوں کی) حفاظت کرنا دوسرے ہزار دنوں سے بہتر ہے جو گھروں میں گزرے ہوں۔ یہ حدیث اس

۱۷۲۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ثَنَا أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنِّي كَتَمْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَاهِيَةً تَفَرَّقَكُمْ عَنِّي ثُمَّ بَدَأَ أَن أَحَدٌ نَكَمُوهُ لِيُخْتَارَ أَمْرًا لِنَفْسِهِ مَا بَدَأَ اللَّهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطَ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ أَلْفِ يَوْمٍ فِي مَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ

أَبُو صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ اسْمُهُ بُرْكَانٌ.

سند سے حسن غریب ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں کہ ابوصالح کا نام بُرکان ہے۔

۱۷۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید قتل کی صرف اتنی تکلیف محسوس کرتا ہے۔ جتنی چیونٹی کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ النَّيْسَابُورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

۱۷۲۳: حضرت ابو امامہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک دو قطرہں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں۔ ایک وہ قطرہ جو اللہ کے خوف سے آنسو بن کر نکلے اور دوسرا وہ خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں ہے۔ جہاں تک دو نشانوں کا تعلق ہے تو ایک وہ اثر جو جہاد میں چوٹ وغیرہ لگنے سے ہو اور دوسرا وہ اثر (یعنی نشان) جو اللہ تعالیٰ کے فرائض میں کوئی فرض ادا کرتے ہوئے ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيلٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ قَطْرَةٌ دُمُوعٌ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَقَطْرَةٌ دَمٌ تَهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْأَثَرَانِ فَاتَّرَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَثَرَفِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

## أَبْوَابُ الْجِهَادِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جِهَادِ كَيْبَابِ

جورسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۱۱۹: باب اہل عذر کو جہاد میں عدم شرکت

۱۱۱۹: بَابُ فِي أَهْلِ الْعُذْرِ

کی اجازت

فِي الْقُعُودِ

۱۷۲۳: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شانے کی ہڈی یا تختی لاؤ۔ آپ ﷺ نے اس پر آیت لکھی ”لَا يَسْتَوِي .....“ یعنی جہاد میں شریک نہ ہونے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ اس وقت عمرو بن ام مکتومؓ آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا کیا میرے لئے (عدم شرکت کی) اجازت ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”غَيْرُ أُولَى الضَّرِّ“ یعنی اہل عذر وغیرہ جن کے بدن میں کوئی نقص ہو۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، جابرؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث سلیمان تمیمی کی ابواسحق سے نقل کی گئی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ شعبہ اور ثوری بھی اسے ابواسحق سے نقل کرتے ہیں۔

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا نَضْرَبُنُّ عَلِيَّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتُونِي بِالْكَتِفِ أَوِ اللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَعَمْرٌ وَبْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ هَلْ لِي رُحْصَةٌ فَتَزُلْتُ غَيْرُ أُولَى الضَّرِّ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ بِنِ ثَابِتٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنِ أَبِي إِسْحَقَ وَقَدْرَوَى شُعْبَةَ وَالثَّوْرِيَّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۱۲۰: باب جو والدین کو چھوڑ کر

۱۱۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ خَرَجَ

جہاد میں جائے

إِلَى الْغَزْوِ وَتَرَكَ أَبَوَيْهِ

۱۷۲۵: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ سے جہاد کی اجازت لینے کیلئے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا ”جی ہاں“۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر ان کی خدمت میں رہ کر جہاد کرو (یعنی ان کی خدمت ہی تمہارے لئے جہاد ہے) اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے حدیث منقول ہے۔ یہ

۱۷۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَلَاكَ وَالِدَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَيْنَهُمَا فَجَاهِدْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو العباسؓ نابینا شاعر ہیں اور کئی ہیں۔ ان کا نام سائب بن فروخ ہے۔

۱۱۲۱: باب ایک شخص کو بطور

لشکر بھیجنا

۱۷۲۶: حجاج بن محمد کہتے ہیں کہ ابن جریجؓ نے ارشاد ربانی ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ“ کی تفسیر میں فرمایا کہ عبد اللہ بن حذافہ بن قیس بن عدیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بطور لشکر بھیجا (یعنی وہ چھوٹا لشکر جو لشکر میں سے الگ کر کے بھیجا جائے)۔ یہ حدیث معلی بن مسلم، سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عباسؓ سے بیان کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابن جریج کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۱۲۲: باب اکیلے سفر کرنے کی

کراہت کے بارے میں

۱۷۲۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ تنہائی کے نقصان کے متعلق کچھ جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو کبھی کوئی سواریوں کو اکیلا سفر نہ کرتا۔

۱۷۲۸: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سواری شیطان ہے، دو سواری دو شیطان ہیں اور تین سواری ہیں (یعنی لشکر ہیں) حدیث ابن عمر حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اس سند یعنی عاصم کی روایت سے جانتے ہیں اور عاصم محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمرو کے صاحبزادے ہیں۔ حدیث عبد اللہ بن عمرو حسن ہے۔

۱۱۲۳: باب جنگ میں جھوٹ اور فریب

وَأَبُو الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ الْأَعْمَى الْمَكِّيُّ وَاسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُوخٍ.

۱۱۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يُبْعَثُ مِنْ سَرِيَّةٍ وَاحِدَةٍ

۱۷۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ تَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِهِ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَّافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيُّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

۱۱۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ

۱۷۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ الْبَصْرِيُّ تَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَارَى رَاكِبٌ بَلِيلٌ يَعْزِي وَحْدَهُ.

۱۷۲۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ تَنَا مَعْنُ تَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شَعِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاِكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاِكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَاصِمٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَحْسَنُ.

۱۱۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي

## کی اجازت

۱۷۲۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ ایک دھوکہ ہے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اسماء بنت زید رضی اللہ عنہ، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۲۳: باب غزوات نبوی

## کی تعداد

۱۷۳۰: حضرت ابو اسحق کہتے ہیں کہ میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا کہ ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد پوچھی گئی۔ انہوں نے فرمایا ”انہیں غزوات“ میں نے عرض کیا آپ کتنے غزوات میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ فرمایا ”سترہ غزوات میں“ میں نے پوچھا پہلی جنگ کونسی تھی۔ فرمایا: ”ذات العسیراء“ یا فرمایا ”ذات العسیراء“۔

۱۱۲۵: باب جنگ میں صف بندی

## اور ترتیب

۱۷۳۱: حضرت عبد الرحمن عوف فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ بدر کے موقع پر ہمیں رات ہی سے مناسب مقامات پر کھڑا کر دیا تھا۔ اس باب میں ابو ایوبؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے نہیں پہچانا۔ وہ کہتے ہیں کہ محمد بن اسحاق نے عکرمہ سے احادیث سنی ہیں۔ میں (امام ترمذی) امام بخاریؒ سے ملا تو وہ محمد بن حمید رازی کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے۔ پھر انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا۔

## الْكَذِبِ وَالْخُدَيْعَةِ فِي الْحَرْبِ

۱۷۲۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا نَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ وَكَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَأَنْسَ بْنَ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ

## صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمْ غَزَى

۱۷۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَنَا وَهَبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَ نَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ وَابْتَهُنَّ كَأَنَّ أَوَّلَ قَالَ ذَاتَ الْعُسَيْرِ أَوِ الْعُسَيْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّفِّ

## وَالْتَعْبِيَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۷۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ نَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّانَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَدْرٍ لَيْلًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ سَمِعَ مِنْ عِكْرِمَةَ وَحِينَ رَأَيْتُهُ كَانَ حَسَنَ الرَّائِي فِي مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ الرَّازِيِّ ثُمَّ ضَعَفَهُ بَعْدُ.

۱۱۲۶: باب لڑائی کے وقت

دعا کرنا

۱۷۳۲: حضرت ابن ابی اوفیٰ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کفار کے لشکروں کے خلاف دعا مانگتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”اللَّهُمَّ... الخ“ اے اللہ! کتاب کو اتارنے والے اور جلد حساب لینے والے دشمن کے لشکر کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعود سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۲۷: باب لشکر کے چھوٹے جھنڈے

۱۷۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کا جھنڈا سفید رنگ کا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن آدم کے واسطے سے شریک کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے صرف اسی روایت سے پہچانا۔ متعدد راویوں نے شریک سے وہ عمار سے وہ ابو بکر سے اور وہ جابر سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر کالے رنگ کی پکڑی تھی۔ امام بخاری نے فرمایا اصل حدیث یہی ہے۔ ”دھن“ قبیلہ بنجیلہ کا ایک خاندان ہے۔ عمار ذہنی سے عمار بن معاویہ مراد ہیں۔ ان کی کنیت ابو معاویہ ہے۔ یہ کوئی ہیں ار محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

۱۱۲۸: باب بڑے جھنڈے

۱۷۳۴: حضرت یونس بن عبید جو محمد بن قاسم کے غلام ہیں فرماتے ہیں کہ مجھے محمد بن قاسم نے حضرت براء بن عازب کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے

۱۱۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ

عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۷۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو أَعْلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزَلْهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَلْوِيَةِ

۱۷۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالُوا ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَمَّارٍ هُوَ الدُّهْنِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاءٌ هُ أَيْضٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالْحَدِيثُ هُوَ هَذَا وَالَّذِي بَطْنٌ مِنْ بَجِيلَةَ وَعَمَّارُ الدُّهْنِيُّ هُوَ عَمَّارُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الدُّهْنِيُّ وَيَكْنَى أَبَا مُعَاوِيَةَ وَهُوَ كُوفِيٌّ ثِقَّةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۱۱۲۸: بَابُ فِي الرَّايَاتِ

۱۷۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ زَائِدَةَ ثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ

## أَبْوَابُ الْجِهَادِ

کے بارے میں پوچھوں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا سیاہ رنگ کا اور چوکور تھا اس پر لکیریں بنی ہوئی تھیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، حارث بن حسانؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابو زائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابو یعقوب ثقفی کا نام اسحق بن ابراہیم ہے۔ عبید اللہ بن موسیٰ نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۷۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا جھنڈا سیاہ رنگ کا جب کہ چھوٹے جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔ یہ حدیث اس سند یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

## ۱۱۲۹: باب شعار

۱۷۳۶: حضرت مہلب بن ابو صفرة کسی ایسے شخص سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر رات کے وقت تم لوگوں پر حملہ کر دیا جائے تو تمہارا شعار یہ ہے ”حَمَّ لَا يَنْصُرُونَ“ اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے بھی روایت منقول ہے۔ بعض حضرات نے ابو اسحق سے سفیان ثوری کی روایت کی طرح نقل کی ہے البتہ بعض نے ان سے بواسطہ مہلب بن ابی صفرة، نبی ﷺ سے مراد روایت کیا ہے۔

## ۱۱۳۰: باب رسول اللہ ﷺ

## کی تلوار

۱۷۳۷: حضرت ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے اپنی تلوار سمرہ رضی اللہ عنہا کی تلوار جیسی بنائی ہے اور انہوں نے اپنی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار جیسی بنائی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ

إِلَى الْبِرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمْرَةٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَالْحَارِثِ بْنِ حَسَّانٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ وَأَبُو يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ اسْمُهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ وَرَوَى عَنْهُ أَيْضًا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى.

۱۷۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ هُوَ السَّالِحَانِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَجْلَزًا جِئْتُ بَنَ حُمَيْدٍ يَحْدِثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلَوْ أَدَّاهُ أَيْبُضٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

## ۱۱۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشِّعَارِ

۱۷۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صَفْرَةَ عَنْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْتَكُمْ الْعَدُوُّ فَقُولُوا حَمَّ لَا يَنْصُرُونَ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَهَكَذَا رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مِثْلَ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ وَرَوَى عَنْهُ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صَفْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

## ۱۱۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ

## رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَجَاعٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا أَبُو عَبِيدَةَ الْحَدَّادُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى سَيْفِ سَمُرَةَ وَرَزَعَمَ سَمُرَةَ

۱۰ شعار سے مراد وہ الفاظ ہیں جو ایک دوسرے کو جاننے کے لئے آپس میں بولے جاتے ہیں جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ ہمارا آدمی ہے۔ یعنی خفیہ الفاظ کا استعمال۔ (مترجم)



وسلم کی تلوار بنوحنیف کی تلواروں کی طرح کی تھی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید قطان، عثمان بن سعد کاتب کو حافظے کی وجہ سے ضیف قرار دیتے ہیں۔

۱۱۳۱: باب جنگ کے وقت روزہ افطار کرنا

۱۷۳۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام مرظہران کے قریب پہنچے تو ہمیں دشمن کے ملنے کی خبر دی اور روزہ افطار کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ہم سب نے افطار کیا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۲: باب گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنا

۱۷۳۹: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جسے مندوب کہتے تھے۔ پھر فرمایا اس میں کوئی گھبراہٹ نہیں تھی۔ ہم نے اسے دریا کے پانی کی طرح سبک رفتار پایا۔ اس باب میں عمرو بن عاص سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں کچھ خطرہ پیدا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا مندوب نامی عاریتاً لیا (اور دشمن کی طرف نکلے واپسی پر) فرمایا ہم نے کوئی خطرہ نہیں دیکھا اور ہم نے اسے دریا کی مانند تیز رفتار پایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۳۳: باب لڑائی کے وقت ثابت قدم رہنا

۱۷۴۱: حضرت براء عازب سے کسی شخص نے کہا اے ابوعمارہ کیا تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے فرار ہو گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا نہیں اللہ کی قسم صرف چند جلد باز لوگوں نے فرار کیا

أَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنْفِيًّا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ فِي عُثْمَانَ بْنِ سَعْدِ الْكَاتِبِ وَضَعْفَهُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۱۱۳۱: بَابُ فِي الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۷۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظُّهْرَانَ فَأَذَنَّا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَفَأَمَرْنَا بِالْفِطْرِ فَأَفْطَرْنَا أَجْمَعُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ عِنْدَ الْفَزَعِ

۱۷۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْ فَزَعٍ وَأَنْ وَجَدْنَاهُ لَبْحُرًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَأَبُو دَاوُدَ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسَانَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَأَنْ وَجَدْنَاهُ لَبْحُرًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّبَاتِ عِنْدَ الْقِتَالِ

۱۷۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَفْرَزْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

راہ اختیار کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے نہیں اور جن لوگوں نے فرار کی راہ اختیار کی تھی ان سے ہوازن کے تیراندازوں نے مقابلہ کیا۔ آپ ﷺ اپنے نچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ یہ اعلان فرما رہے تھے، میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں۔ اس باب میں حضرت علیؑ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم نے غزوہ حنین کے موقع پر اپنی دونوں جماعتوں کو فرار کی راہ اختیار کرتے ہوئے دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف سو (۱۰۰) آدمی باقی رہ گئے۔ یہ حدیث عبید اللہ کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۷۴۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو میں سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ خبی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات المل مدینہ ایک آواز سن کر خوف زدہ ہوئے۔ تحقیق کے لئے نکلے تو نبی اکرمؐ انہیں حضرت ابو طلحہؓ کے گھوڑے کی نگلی پیٹھ پر سوار (واپس آتے ہوئے) ملے۔ آپ ﷺ نے تلوار نکال رکھی تھی۔ فرمایا مت گھبراؤ، مت گھبراؤ۔ پھر فرمایا میں نے اس گھوڑے کو سمندر کے پانی کی طرح پایا ہے۔ (یعنی تیز رفتار)۔

۱۱۳۴: باب تلوار اور اس کی زینت

۱۷۴۴: حضرت مزیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پر سونا اور چاندی لگی ہوئی تھی۔ طالب کہتے ہیں کہ میں نے ان سے چاندی کے متعلق پوچھا تو فرمایا تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہود کے دادا کا نام،

يَا أَبَا عَمْرَةَ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ وَلِي سَرَعَانَ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْلِيهِ وَأَبُوسُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخَذَ بِلِجَامِهَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنِي أَبِي عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدَرْنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمَوْلَيْتَانِ وَمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةٌ رَجُلٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۷۴۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ لَا بِيَّ طَلْحَةَ عُرِيٍّ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهُ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۱۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّيُوفِ وَحِلْيَتِهَا

۱۷۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ أَبُو جَعْفَرٍ الْبَصْرِيُّ ثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجَيْرٍ عَنْ هُوْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهِ مَرْيَدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِضَّةِ كَانَتْ قَبِيْعَةً السُّيْفِ فِضَّةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ

مزیدہ عصری تھا۔

۱۷۴۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ پر چاندی چڑھائی گئی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بواسطہ ہمام اور قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے۔ بعض نے بواسطہ قتادہ، حضرت سعید بن ابوالخس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کی مٹھی چاندی سے بنی ہوئی تھی۔

۱۱۳۵: باب زَرَّة

۱۷۴۶: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر دو زرہیں تھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ جب پتھر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے۔ پھر طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھایا اور اس طرح اس پتھر پر چڑھ کر سیدھے ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کیلئے اس عمل کی وجہ سے (شفاعت یا جنت) واجب ہوگئی۔ اس باب میں حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ اور سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

۱۱۳۶: باب خود پہننا

۱۷۴۷: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے لئے داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر خود (ضرب وغیرہ سے بچنے کے لئے) تھی۔ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ ابن نطل کعبہ کے پردوں سے چٹا ہوا ہے۔ فرمایا اسے تفل کر دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو مالک کی زہری سے روایت کے علاوہ کسی بڑے محدث کی روایت سے نہیں جانتے۔

غَرِيبٌ وَجَدَهُ هُوْدُ اسْمُهُ مَزِيْدَةُ الْعَصْرِيِّ.

۱۷۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ.

۱۱۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّرْعِ

۱۷۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيْدٍ الْأَشْجُ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَادَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دِرْعَانِ يَوْمَ أُحُدٍ نَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَالسَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ.

۱۱۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَغْفَرِ

۱۷۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمَغْفَرُ فَقِيلَ لَهُ ابْنُ حَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ أَقْتُلُوهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُ كَبِيرَ أَحَدٍ رَوَاهُ غَيْرَ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

## ۱۱۳۷: باب گھوڑوں کی فضیلت

۱۷۴۸: حضرت عروہ باریقیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر (یعنی بھلائی) بندھی ہوئی ہے اور وہ اجر اور قیمت ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابو سعیدؓ، جریرؓ، ابو ہریرہؓ، اسماء بنت یزیدؓ، مغیرہ بن شعبہ اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عروہ ابو جعد باریقی کے بیٹے ہیں۔ انہیں عروہ بن جعد بھی کہتے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؓ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جہاد ہر ایک (امام عادل ہو یا غیر عادل) کے ساتھ قیامت تک باقی ہے۔

## ۱۱۳۸: باب پسندیدہ گھوڑے

۱۷۴۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں میں سے سرخ رنگ کے گھوڑوں میں برکت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف شیبان کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۷۵۰: حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین گھوڑے وہ ہیں جو سیاہ رنگ کے ہیں جن کی پیشانی اور ناک کے قریب تھوڑی سی سفیدی ہو اور پھر وہ گھوڑے جن کے دونوں ہاتھ، پیر اور پیشانی سفید ہوں سوائے دائیں ہاتھ کے اور پھر اگر کالے رنگ کے نہ ہوں تو ان ہی صفات والا سیاہی مائل سرخ رنگ کا گھوڑا ہو۔

۱۷۵۱: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں وہب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں یزید بن حبیب سے اسی روایت کی مثل اور اسی روایت کے ہم معنی یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

## ۱۱۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْخَيْلِ

۱۷۴۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا عَبْرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا جُرُوا الْمَغْنَمُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَجَرِيرٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ وَالْمَغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَعُرْوَةُ هُوَ ابْنُ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ وَيُقَالُ عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَفَقَهُ هَذَا الْحَدِيثُ أَنَّ الْجِهَادَ مَعَ كُلِّ إِمَامٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

## ۱۱۳۸: بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ

۱۷۴۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ نَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَنَا عَيْسَى بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ شَيْبَانَ.

۱۷۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ إِلَّا ذَهْمُ الْأَفْرَاحِ إِلَّا رُكْمُ نَمِّ الْأَفْرَاحِ الْمُحَجَّلِ طَلِقُ الْيَمِينِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَذْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هَذِهِ الشَّيْبَةِ.

۱۷۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ نَنَا أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ.

## ۱۱۳۹: باب ناپسندیدہ گھوڑے

۱۷۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایسے گھوڑے کو پسند نہیں کرتے تھے جس کے دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں پر سفیدی ہو یا دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ پر سفیدی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ یہ حدیث عبد اللہ بن یزید حنفی سے وہ ابو زرہ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی کے مثل نقل کرتے ہیں۔ ابو زرہ، عمرو بن جریر کے بیٹے ہیں اور ان کا نام ہرم ہے۔ محمد بن حمید رازی، جریر سے اور وہ عمارہ بن قعقاع سے نقل کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی نے مجھ سے کہا کہ جب تم مجھ سے حدیث بیان کرو تو ابو زرہ کی حدیث بیان کیا کرو۔ کیونکہ ان کا حافظہ اتنا قوی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ان سے ایک حدیث سنی اور پھر کئی برس کے بعد دوبارہ پوچھی تو انہوں نے حرف بہ حرف سنائی اور اس میں ایک حرف بھی کم نہ کیا۔

## ۱۱۴۰: باب گھڑ دوڑ

۱۷۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مضمرا گھوڑوں کی ہڈیوں سے ہڈیوں کے درمیان ہڈیوں کی فاصلہ تھا اور غیر مضمرا گھوڑوں کے درمیان ہڈیوں کی فاصلہ تھا۔ اس دوڑ کروائی یہ ایک میل کا فاصلہ تھا۔ میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا چنانچہ میرا گھوڑا مجھے لیکر ایک دیوار پھلانگ گیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، جابرؓ، انسؓ، اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ثوری کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۷۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیروں، اونٹوں کی دوڑ اور گھوڑ دوڑ کے علاوہ کسی چیز کے مقابلہ پر انعام لینا جائز نہیں۔

## ۱۱۳۹: بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ

۱۷۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا سَلْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الشَّكَالَ فِي الْخَيْلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَأَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ اسْمُهُ هَدِيمٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ إِذَا حَدَّثْتَنِي فَحَدَّثْتَنِي عَنْ أَبِي زُرْعَةَ فَإِنَّهُ حَدَّثْتَنِي مَرَّةً بِحَدِيثٍ ثُمَّ سَأَلْتَهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسِنِينَ فَمَا أَخْرَمَ مِنْهُ حَرْفًا.

## ۱۱۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّهَانِ

۱۷۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْرَى الْمُضْمَرَّ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفِيَاءِ إِلَى ثِيْبَةِ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ وَمَالٌ يُضْمَرُ مِنَ الْخَيْلِ مِنْ ثِيْبَةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مَيْلٌ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى فَوْتَبَ بِي فَرَسِي جَدَارًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ.

۱۷۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنَبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي فَضْلِ أَوْ خَفِ أَوْ هَافِرٍ.

۱۱۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ

تَنْزِي الْحُمْرُ عَلَى الْخَيْلِ

۱۷۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
ثَنَا مُوسَى بْنُ سَالِمٍ أَبُو جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَأْمُورًا مَا اخْتَصَّنَا دُونَ  
النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بَنَلْتُ أَمْرًا أَنْ نُسَبِّحَ الْوُضُوءَ وَأَنْ  
لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نَنْزِي حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ وَفِي  
الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى  
سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ هَذَا فَقَالَ عَنْ عُبَيْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَمِعْتُ  
مُحَمَّدًا يَقُولُ حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَهَمَّ فِيهِ  
الثَّوْرِيُّ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةٍ وَعَبْدُ  
الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۱۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِفْتَا ح

بِصَعَالِيكَ الْمُسْلِمِينَ

۱۷۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا  
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ  
جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي نَدْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو نُفَيْرٍ فِي صُعْفَانِكُمْ فَإِنَّمَا تَرُزُّوْنَ  
وَتَنْصُرُوْنَ بَصُعْفَانِكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِجْرَاسِ عَلَى الْخَيْلِ

۱۷۵۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ  
سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رُفْقَةً  
فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جِرَاسٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَائِشَةَ

۱۱۴۱: باب گھوڑی پر گدھا چھوڑنے

کی کراہت

۱۷۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندہ مامور تھے۔ آپ ﷺ نے  
ہمیں (اہل بیت کو) کسی چیز کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ ہاں  
تین چیزوں کا ضرور حکم دیا۔ ایک یہ کہ وضو اچھی طرح کریں  
دوسرا یہ کہ صدقہ نہ کھائیں اور تیسرا یہ کہ گھوڑی پر گدھا نہ  
چھوڑیں۔ اس باب میں حضرت علیؑ سے بھی حدیث منقول  
ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان ثوری بھی جہضم سے وہ  
عبید اللہ بن عبد اللہ سے اور وہ ابن عباسؑ سے یہی حدیث نقل  
کرتے ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ  
فرماتے تھے کہ حدیث ثوری غیر محفوظ ہے۔ اس میں ثوری نے  
وہم کیا ہے۔ صحیح حدیث وہی ہے جو اسماعیل بن علیہ عبد الوارث  
بن سعید، ابو جہضم سے وہ عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباسؑ سے اور  
وہ ابن عباسؑ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۱۴۲: باب فقراء مساکین سے دعائے

خیر کرانا

۱۷۵۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مجھے اپنے ضعیفوں میں  
تلاش کرو کیونکہ تم لوگوں کو رزق اور مدد کمزوروں ہی کی وجہ  
سے ملتی ہے۔  
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۳: باب گھوڑوں کے گلے میں گھنٹیاں لٹکانا

۱۷۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ان رفقاء کے ساتھ  
نہیں ہوتے جن کے ساتھ کتاب یا گھنٹی ہو۔ اس باب میں حضرت  
عمرؓ، عائشہؓ، ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۱۱۴۴: باب جنگ کا امیر مقرر کرنا

۱۷۵۸: حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو لشکر بھیجے ایک کا امیر علی بن ابی طالبؓ اور دوسرے کا خالد بن ولیدؓ کو مقرر کیا اور فرمایا جب لڑائی ہو تو علیؓ سب پر امیر ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے ایک قلعہ فتح کیا اور اس میں سے ایک باندی لے لی۔ اس پر خالدؓ نے میرے ہاتھ آنحضرت ﷺ کو خط بھیجا، جس میں حضرت علیؓ کے اس فعل کا ذکر تھا۔ جب میں نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ کا چہرہ مبارک خط پڑھ کر متغیر ہو گیا پھر فرمایا! تم اس شخص میں کیا دیکھتے ہو جس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ محبت کرتے اور وہ بھی اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے؟ عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ کا طلبگار ہوں۔ میں تو صرف قاصد ہوں۔ اس پر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف احوص بن جواہر کی روایت سے جانتے ہیں اور ”بشیء بہ“ کا مطلب چغلی کھانا ہے۔

### ۱۱۴۵: باب امام کے بارے میں

۱۷۵۹: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنو تم سب نگران ہو اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ وہ آدمی جو لوگوں پر امیر مقرر ہے وہ ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے گھر کا نگران ہے۔ اور اس سے گھر والوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران و ذمہ دار ہے اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ غلام اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ سنو تم سب ذمہ دار ہو اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، انسؓ اور ابو

وَأُمِّ حَبِيبَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

### ۱۱۴۴: بَابٌ مِّنْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ

۱۷۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ثَنَا الْأَخْوَصُ بْنُ جَوَابٍ أَبُو الْجَوَابِ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشَيْنِ وَأَمَرَ عَلِيَّ أَحَدَهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْأَخْرَجِيُّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَقَالَ إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلَيَّْ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِيُّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيءُ بِهِ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ وَإِنَّمَا أَنَا رَسُولٌ فَسَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَخْوَصِ بْنِ جَوَابٍ وَمَعْنَى قَوْلِهِ يُشِيءُ بِهِ يَعْنِي السَّمِيمَةَ.

### ۱۱۴۵: بَابٌ مَا جَاءَ فِي الْأَمَامِ

۱۷۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَكْلُكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ بَعْلِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْهُ إِلَّا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَبِي مُوسَى حَدِيثُ أَبِي مُوسَى غَيْرُ مُحْفُوظٍ وَحَدِيثُ أَنَسٍ غَيْرُ مُحْفُوظٍ وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ

موسیٰ سے بھی روایات منقول ہیں۔ حدیث ابن عمر صحیح ہے جب کہ ابو موسیٰ اور انسؓ کی احادیث غیر محفوظ ہیں۔ یہ حدیث ابراہیم بن بشار مادی، سفیان سے وہ بریدہ سے وہ ابو بردہ سے ابو موسیٰ سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ مجھے یہ حدیث محمد بن ابراہیم بن بشار نے سنائی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ کئی راوی سفیان سے اور وہ بریدہ بن ابی بردہ سے مرسل نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ قتادہ سے وہ انسؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہر مکران سے اس چیز کے متعلق پوچھے گا جس کا اسے مکران بنایا۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ یہ غیر محفوظ ہے۔ صحیح روایت وہ ہے جسے معاذ بن ہشام اپنے والد سے وہ قتادہ سے اور وہ حسن سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهَذَا أَصَحُّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَرَوَى إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ سَائِلٌ كُلُّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ هَذَا غَيْرَ مَحْفُوظٍ وَإِنَّمَا الصَّحِيحُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

### ۱۱۴۶: باب امام کی اطاعت

۱۷۶۰: حضرت ام حنین احمیہ کہتی ہیں کہ میں نے حجہ الوداع کے موقع پر نبی اکرم کا خطبہ سنا۔ آپ اپنی چادر کو اپنی بغل کے نیچے سے لپیٹے ہوئے تھے۔ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ کے بازو کے نیچے کو حرکت کرتے دیکھا۔ فرمایا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور اگر کسی حبشی کو بھی تمہارا امیر بنا دیا جائے جو اگرچہ کن کٹاہی کیوں نہ ہو تم لوگوں پر اس کی بات سنا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق احکام جاری کرے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور عریاض بن ساریہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے ام حنین سے منقول ہے۔

### ۱۱۴۷: باب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں

۱۷۶۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان پر سنا اور ماننا واجب ہے خواہ وہ اسے پسند کرے یا نا

### ۱۱۴۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ

۱۷۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعِزَّارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أُمِّ الْحَضِينِ الْأَحْمَسِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ قَدِ انْفَعَتْ بِهِ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى عَصَلَةٍ عَصِدِهِ تَرْتَجُّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ وَإِنْ أَمَرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا أَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَرِيَّاضِ بْنِ سَارِيَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أُمِّ حَضِينٍ.

### ۱۱۴۷: بَابُ مَا جَاءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ

فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ

۱۷۶۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ غَيْبِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ عَنِ نَافِعِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ



پسند کرے۔ بشرطیکہ اسے اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دیا جائے اور اگر نافرمانی کا حکم دیا جائے تو نہ سنا و واجب ہے۔ اور نہ ہی اطاعت کرنا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عمران بن حصینؓ اور حکم بن عمرو غفاریؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۴۸: باب جانوروں کو لڑانا اور

چہرہ داغنا

۱۷۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا۔

۱۷۶۳: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو لڑانے سے منع فرمایا۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ یہ حدیث شریک، اعمش سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں اور اس میں ابو یحییٰ کا واسطہ مذکور نہیں۔ ابو معاویہ نے بواسطہ اعمش اور مجاہد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔ اس باب میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ اور عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۷۶۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر نشان لگانے اور مارنے سے منع فرمایا۔

۱۱۴۹: باب بلوغ کی حد اور مال غنیمت

میں حصہ دینا

۱۷۶۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ مجھے چودہ برس کی عمر میں ایک لشکر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (جہاد کے لئے) قبول نہ فرمایا۔

السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَحُصَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَغَيْرِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۴۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّحْرِيشِ

بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَالْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ

۱۷۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ.

۱۷۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَيُقَالُ هَذَا أَصْحَبُ مِنْ حَدِيثِ قُطَيْبَةَ وَرَوَى شَرِيكَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ أَبِي يَحْيَى وَرَوَى أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعُكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ.

۱۷۶۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ

الرَّجُلِ وَمَتَى يُفْرَضُ لَهُ

۱۷۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

پھر آئندہ سال بھی اس طرح ایک لشکر میں پیش کیا گیا۔ اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی تو آپ ﷺ نے مجھے (جہاد کی) اجازت دے دی۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے جب یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کو سنائی تو انہوں نے فرمایا یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد ہے پھر انہوں نے اپنے عُثْمَال کو لکھا کہ پندرہ سال کی عمر والوں کو مال غنیمت میں حصہ دیا جائے۔

۱۷۶۶: ہم سے روایت کی ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبید اللہ سے اسی کے مثل اسی کے ہم معنی لیکن اس میں صرف اتنا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے فرمایا: یہ لڑنے والوں اور نہ لڑنے والوں کے درمیان حد ہے اور اسحاق بن یوسف کی حدیث سفیان ثوری کی حدیث سے حسن صحیح غریب ہے۔

### ۱۱۵۰: باب شہید کا قرض

۱۷۶۷: حضرت ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا جہاد اور ایمان با اللہ افضل ترین اعمال ہیں۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں جہاد میں قتل ہو جاؤں تو کیا میری خطائیں معاف کر دی جائیں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ اگر تم جہاد میں شہید ہو جاؤ اور تم صابر، ثواب کے طلبگار، آگے بڑھنے والے اور پیچھے نہ رہنے والے ہو تو۔ پھر فرمایا تم نے کیا کہا تھا۔ اس نے دوبارہ عرض کیا اگر میں جہاد میں شہید ہو جاؤں تو کیا میرے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں بشرطیکہ تم صابر، ثواب کی نیت رکھنے والے یعنی خلوص دل رکھنے والے، آگے بڑھنے والے اور پیچھے ہٹنے والے نہ ہو۔ ہاں البتہ قرض معاف نہیں کیا جائے گا۔ جبرائیلؑ نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ محمد بن جحشؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض راوی اسے سعید مقبری سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے اسی طرح مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔ یحییٰ بن سعید اور کئی راوی بھی سعید مقبری سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِي ثُمَّ عَرَضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِي قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهِذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ هَذَا حَدٌّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ ثُمَّ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ.

۱۷۶۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ هَذَا حَدٌّ مَا بَيْنَ الدُّرِّيَّةِ وَالْمُقَاتِلَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ حَدِيثِ اسْحَقَ بْنِ يُوْسُفَ حَدِيثِ حَسَنٍ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ.

۱۱۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يُسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

۱۷۶۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ بَيْنَهُمْ فَذَكَرَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفُرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرٌ مُذْبِرٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَيْكَفُرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرٌ مُذْبِرٌ إِلَّا الَّذِينَ فَانَ جِبْرِئِيلُ قَالَ لِي ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ إِلَّا نَصَارِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ نَحْوَهُ هَذَا عَنْ سَعِيدِ

وہ عبد اللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ یہ سعید مقبری کی ابو ہریرہ سے منقول حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصْحَحُ مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

### ۱۱۵۱: باب شهداء کی تدفین

### ۱۱۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي دَفْنِ الشُّهَدَاءِ

۱۷۶۸: حضرت ہشام بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے غزوہ احد میں لگنے والے زخموں کی شکایت کی گئی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ قبر کھودو اور اسے کشادہ کرو اور اچھی طرح صاف کرو۔ پھر دو، دو تین، تین کو ایک قبر میں دفن کرو اور جسے قرآن زیادہ یاد اسے آگے رکھو۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے والد بھی فوت ہو گئے تو انہیں دو آدمیوں کے آگے دفن کیا گیا۔ اس باب میں حضرت خبابؓ، جابرؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سفیان وغیرہ اسے ایوب سے وہ حمید بن ہلال سے وہ ہشام بن عامر سے وہ ابود ہمام سے نقل کرتے ہیں۔ ان کا نام قرفہ بن بھیس ہے۔

۱۷۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي الدِّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شَكِيَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَرَاحَاتِ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ أَحْفَرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَحْسِنُوا وَاذْفِنُوا إِلَّا ثَنِينَ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ وَقَدْ مَوَّأَ أَكْثَرُهُمْ قُرْنَا فَمَاتَ أَبِي فَقَدَّمَهُ بَيْنَ يَدَيَّ رَجُلَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ خَبَّابٍ وَجَابِرٍ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى سَفْيَانٌ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي الدِّهْمَاءِ اسْمُهُ قَرْفَةُ بْنُ بَهَيْسٍ.

### ۱۱۵۲: باب مشورے کے بارے میں

### ۱۱۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشُورَةِ

۱۷۶۹: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر جب قیدیوں کی لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ ان قیدیوں کے بارے میں کہا کہتے ہو اور پھر طویل قصہ ذکر کیا۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابو ایوبؓ، انسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابو عبیدہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ سے زیادہ کسی کو مشورہ لیتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۱۷۶۹: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ وَجِئْتُ بِالْأَسَارِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسَارِيِّ وَذَكَرَ قِصَّةَ طَوَيْلَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ وَيُرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ مَشُورَةً لِأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

### ۱۱۵۳: باب کافر قیدی

### ۱۱۵۳: بَابُ مَا جَاءَ لَا تَفَادَى

#### کی لاش فدیہ لے کر نہ دی جائے

#### جِيْفَةُ لَا سِيرٍ

۱۷۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مشرکین نے چاہا کہ ایک مشرک کی لاش کو فدیہ دے کر لے لیں

۱۷۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سَفْيَانٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنِ مِقْسَمِ عَنِ

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بیچنے سے انکار کر دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف حکم کی روایت سے جانتے ہیں۔ حجاج بن ارطاة بھی یہ حدیث حکم سے ہی سے نقل کرتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، ابن ابی لیلیٰ کی حدیث کو قابل احتجاج نہیں سمجھتے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ان کی روایت کی توثیق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان کی صحیح اور ضعیف روایت میں امتیاز نہیں ہو سکتا اس لیے میں ان سے روایت نہیں کرتا۔ ابن ابی لیلیٰ فقیہ اور سچے ہیں لیکن اسناد میں وہم کرجاتے ہیں۔ نصر بن علی، عبد اللہ بن داؤد سے اور وہ سفیان سے نقل کرتے ہیں کہ ہمارے فقہاء ابن ابی لیلیٰ اور عبد اللہ بن شبرمہ ہیں۔

### ۱۱۵۴: باب جہاد سے فرار

۱۷۷۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا لیکن ہم لوگ میدان جنگ میں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور جب مدینہ واپس آئے تو شرم کے مارے چھپتے پھرتے اور کہتے کہ ہم ہلاک ہو گئے۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم بھاگنے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ تم لوگ دوبارہ پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو (یعنی اپنے سردار سے مدد لینے کے بعد) اور میں تم لوگوں کو مدد فراہم کرنے والا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف یزید بن ابوزیادہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ”فحاص الناس حیصۃ“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ لڑائی سے بھاگ کھڑے ہوں۔ اور ”بَلْ أَنْتُمْ الْعُكَّارُونَ“ عکاروہ شخص ہے جو حصول مدد کے لئے اپنے امام کی طرف بھاگ کھڑا ہو اس سے مراد لڑائی سے بھاگنا نہیں۔

۱۷۷۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن میری پھوپھی میرے والد کو ہمارے قبرستان میں دفن کرنے کے لئے لائیں۔ پس ایک شخص نے

ابن عباسَ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ أَرَادُوا أَنْ يَشْتَرُوا جَسَدَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَكَمِ وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ أَيْضًا عَنِ الْحَكَمِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى صُدُوقٌ وَلَكِنْ لَا يَعْرِفُ صَحِيحَ حَدِيثِهِ مِنْ سَقِيمِهِ وَلَا أَرَوِي عَنْهُ شَيْئًا وَابْنُ أَبِي لَيْلَى صُدُوقٌ فَكَيْفَ وَرُبَّمَا يَهُمُّ فِي الْأَسْنَادِ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ قَالَ فَفَقَّهْنَا وَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبْرَمَةَ.

### ۱۱۵۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفِرَارِ مِنَ الرَّحْفِ

۱۷۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةَ فَقَدْنَا الْمَدِينَةَ فَاخْتَبَأْنَا بِهَا وَقَلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ آتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْنُ الْفِرَارُونَ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ الْعُكَّارُونَ وَأَنَا فِتْنَتُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ وَمَعْنَى قَوْلِهِ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةَ يَعْنِي هُمْ فَرُّوْا مِنْ الْقِتَالِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ بَلْ أَنْتُمْ الْعُكَّارُونَ وَالْعُكَّارُ الَّذِي يَفِرُّ إِلَى إِمَامِهِ لِيَنْصُرَهُ لَيْسَ يُرِيدُ الْفِرَارَ مِنَ الرَّحْفِ.

۱۷۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ نُبَيْحَةَ الْعَنْزِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کیا کہ مقتولوں کو ان کی مقتل میں واپس لے جاؤ اور وہیں دفن کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۵: باب سفر سے واپس آنے والے کا

استقبال کرنا

۱۷۷۳: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے مٹیہ الوداع تک آئے۔ میں اس وقت چھوٹا تھا اور لوگوں کے ساتھ ہی تھا۔

۱۱۵۶: باب مال فنی

۱۷۷۴: حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنو نضیر کے اموال ان چیزوں میں سے تھے جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو جنگ کے بغیر دیا تھا اور مسلمانوں نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ ہی اونٹ۔ اس لیے یہ مال خالص رسول اللہ ﷺ کے لئے تھا۔ اور آپ ﷺ نے اس میں سے اپنے گھروالوں کے لئے مال پھر کا خرچ نکال لیا اور باقی اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد کی) تیاری کے لئے گھوڑوں اور ہتھیاروں پر خرچ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِنَدْفِهِ فِي مَقَابِرِ نَافَدَى مُنَادَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۵۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلْقَى

الْغَائِبِ إِذَا قَدِمَ

۱۷۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا نَحْنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقُونَهُ إِلَى ثِيَابِ الْوُدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَأَنَا غَلَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَيْءِ

۱۷۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَحْنَا سُفْيَانُ عَنِ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُ نَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسَّلَاحِ غَدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

## أَبْوَابُ اللَّبَاسِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## أَبْوَابُ لِبَاسِ

جورسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں

۱۱۵۷: باب مردوں

کیلئے ریشم اور سونا حرام ہے

۱۷۷۵: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے مردوں پر ریشم اور سونا پہننا حرام کر دیا گیا ہے۔ البتہ عورتوں کے لئے حلال ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، عقبہ بن عامرؓ، ام ہانیؓ، انسؓ، حذیفہؓ، عبد اللہ بن عمروؓ، عمران بن حصینؓ، عبد اللہ بن زبیرؓ، جابرؓ، ابوریحانہؓ، ابن عمرؓ اور براءؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۷۷۶: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جابیہ کے مقام پر خطبہ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو ریشمی کپڑے سے منع فرمایا لیکن دو یا تین یا چار انگلیوں کے برابر جائز ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۵۸: باب ریشمی کپڑے لڑائی

میں پہننا

۱۷۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ایک جنگ کے دوران رسول اللہ ﷺ سے جو کس پڑنے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ان دونوں کو ریشم کی قمیص پہننے کی

۱۱۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَرِيرِ

## وَالذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

۱۷۷۵: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَمِيرٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ لِبَاسَ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي وَأَحِلَّ لِأَنَاثِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرٍو وَعَلِيٍّ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأُمِّ هَانِيٍّ وَأَنَسٍ وَحَدِيثَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَعُضَيْمَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَجَابِرَ وَأَبِي رِيحَانَةَ وَأَبِي عَمْرٍو وَالْبَرَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عَمْرٍو أَنَّهُ خَطَبَ بِالْبَجَائِبَةِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ أَصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۵۸: بَابُ مَا جَاءَ الرُّحْصَةَ فِي

## لِبَاسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ

۱۷۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هَمَّامٌ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا

اجازت دی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے ان دونوں کو یہ کرتے پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## باب : ۱۱۵۹

۱۷۷۸: حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ کہتے ہیں کہ انس بن مالکؓ تشریف لائے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا میں واقد بن عمرو ہوں حضرت انسؓ رونے لگے اور فرمایا تمہاری شکل سعدؓ سے ملتی ہے اور وہ بہت بڑے لوگوں میں سے تھے۔ انہوں نے ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی جہہ بھیجا جس پر سونے کا کام ہوا تھا۔ جب آپ ﷺ نے اسے پہنا اور منبر پر تشریف لائے، تو لوگ اسے چھونے لگے اور کہنے لگے کہ ہم نے آج تک ایسا کپڑا نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم لوگ اس پر تعجب کرتے ہو۔ حضرت سعدؓ کے جنتی رومال اس سے اچھے ہیں جو تم دیکھ رہے ہو۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۰: باب مردوں کے لئے سرخ کپڑا

## پہننے کی اجازت

۱۷۷۹: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی لمبے بالوں والے شخص کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے نبی اکرم ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے بال مبارک شانوں تک تھے اور شانے جوڑے تھے اور آپ ﷺ کا قد نہ چھوٹا تھا اور نہ لمبا۔ اس باب میں حضرت جابر بن سمرة، ابورمہ اور ابو جحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۱: باب مردوں کیلئے گسم سے

رنگے ہوئے کپڑے پہننا مکروہ ہے

۱۷۸۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

فَرَّخَصَ لَهُمَا فِي قُمْصِ الْحَرِيرِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

## باب : ۱۱۵۹

۱۷۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ ثَنَا الْفُضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثَنِي وَأَقْدُ بْنُ عَمْرٍو وَبْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ قَدِمَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاتَيْتُهُ فَقَالَ مَنْ أَنْتَ فَقُلْتُ أَنَا وَأَقْدُ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ فَبَكَى وَقَالَ إِنَّكَ لَشَيْبَةٌ بِسَعْدٍ وَأَنْ سَعْدًا كَانَ مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ وَأَطْوَلَ وَأَنَّهُ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً مِنْ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٍ فِيهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ أَوْ قَعَدَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُونَهَا فَقَالُوا مَا رَأَيْنَا كَالْيَوْمِ نُونًا قَطُّ فَقَالَ اتَّعَجِبُونَ مِنْ هَذِهِ لِمَنَادِيلِ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَرَوْنَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۶۰: باب ما جاء في الرخصة

## في القوب الآحمر للرجال

۱۷۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لَمَّةٍ فِي خَلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدٌ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأَبِي رَمْثَةَ وَأَبِي جُحَيْفَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۶۱: باب ما جاء في كراهية

## المعصفر للرجال

۱۷۸۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ

ﷺ نے کم کے رنگے ہوئے کپڑے اور ریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور عبد اللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۲: باب پوستین پہننا

۱۷۸۱: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گئی، پیچیر اور پوستین کے بارے میں پوچھا گیا۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا حلال اور حرام وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال یا حرام کیا ہے اور جس سے خاموشی اختیار کی گئی ہے وہ معاف ہے۔ اس باب میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اس سند سے جانتے ہیں۔ سفیان وغیرہ بھی سلیمان تیمی سے وہ ابو عثمان سے اور وہ سلمان سے موقوفاً نقل کرتے ہیں یعنی انہی کا قول اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

عَنْ إِسْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بُئْسِ الْقَيْسِيِّ وَالْمُعْصَفِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدِيثٌ عَلِيٍّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي بُئْسِ الْفِرَاءِ

۱۷۸۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ ثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمَنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَى سُفْيَانُ وَغَيْرُهُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَوْلَهُ وَكَانَ الْحَدِيثُ الْمَوْقُوفَ أَصْحُحٌ.

### خلاصۃ الباب:

اسلام میں یہ بات نہ صرف جائز ہے بلکہ مطلوب ہے کہ مسلمان اللہ کی پیدا کردہ زینت پوشاک اور نفیس لباس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی وضع قطع اور شکل و صورت میں حسن پیدا کرے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اسلام نے مرد و عورت کے لئے کچھ دائرے بیان کئے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔ (۱) مردوں پر سونا اور ریشم حرام قرار دیا گیا ہے جبکہ عورت کے لئے سونا پہننا حلال ہے۔ استثنائی صورت میں اگر کوئی بیمار آدمی کو لاحق ہو تو ریشم استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً خارش اور جوڑوں کا ہونا وغیرہ اور بغیر عذر کے دو تین انگلیوں کے برابر پہننا جائز ہے جبکہ اس سے زائد حرام ہے۔ (۲) نبی کریم ﷺ نے سرخ دھاری دار جوڑا استعمال کیا ہے۔ (۳) کم اور زعفران میں رنگے ہوئے کپڑے استعمال کرنا بھی حرام ہے۔

۱۱۶۳: باب دباغت کے بعد مردار جانور

کی کھال

۱۷۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک بکری مر گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مالکوں سے فرمایا تم اس کا چمڑا اتار کر دباغت کیوں نہیں

۱۱۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي جُلُودِ

الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

۱۷۸۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ مَا تَشَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



دے دیتے تاکہ اس سے نفع حاصل کرو۔ اس باب میں حضرت سلمہ بن محجن، میمونہ اور عائشہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عباس حسن صحیح ہے اور ابن عباس سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔ حضرت ابن عباس سے بواسطہ میمونہ اور سودہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا وہ حضرت ابن عباس کی روایت بلا واسطہ اور بواسطہ حضرت میمونہ دونوں کو صحیح قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہو سکتا ہے حضرت ابن عباس نے بواسطہ میمونہ روایت کیا ہو اور ہو سکتا ہے۔ بلا واسطہ روایت کیا ہو۔ اکثر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ سفیان ثوری، ابن مبارک، شافعی احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے۔

۱۷۸۳: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس چیزے کو دباغت دی گئی وہ پاک ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے وہ فرماتے ہیں کہ مردار کا چمڑا دباغت دیا جائے تو پاک ہو جاتا ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کتے اور خنزیر کے چیزے کے علاوہ ہر دباغت دیا ہوا چمڑا پاک ہے۔ بعض صحابہ اور دیگر اہل علم نے درندوں کے چیزوں کو ناپسند کیا ہے اور انکے پسینے نیزان میں نماز پڑھنے کے معاملے میں سختی برتی ہے۔ اسحاق بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ نبی اکرم کے ارشاد کا مطلب ہے کہ وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے چیزے دباغت سے پاک ہو جاتے ہیں۔ نصر بن شمیل نے اس کا یہی مطلب بیان کیا ہے اور فرمایا ”اہاب“ سے مراد ان جانوروں کے چیزے ہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ ابن مبارک، احمد، اسحاق اور حمید نے بھی درندوں کی کھالوں پر نماز پڑھنے کو مکروہ کہا ہے۔

۱۳۸۴: حضرت عبداللہ بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لکھا کہ مردار کی کھال یا

وَسَلَّمَ لَا هَيْلَهَا إِلَّا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَعْتُمُوهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَجِّجِ وَمَيْمُونَةَ نَوَافِثَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ وَجْهٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُذَا وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ وَرَوَى عَنْهُ عَنْ سَوْدَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يُصَحِّحُ حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ وَقَالَ اِحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ مَيْمُونَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

۱۷۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّمَا أَهَابٍ دَبِغٌ فَقَدْ طَهَّرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دَبِغَتْ فَقَدْ طَهَّرَتْ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ أَيَّمَا أَهَابٍ دَبِغٌ فَقَدْ طَهَّرَ إِلَّا الْكَلْبَ وَالْخَنْزِيرَ وَكَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ جُلُودَ السَّبَاعِ وَشَدَّدُوا فِي لُبْسِهَا وَالصَّلَاةَ فِيهَا قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ إِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَيَّمَا أَهَابٍ دَبِغٌ فَقَدْ طَهَّرَ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ جِلْدَمَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ هَكَذَا فَسَرَهُ النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ وَقَالَ إِنَّمَا يَقَالُ إِلَّا هَابٌ لِجِلْدِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَكَرِهَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَالْحَمِيدِيُّ الصَّلَاةَ فِي جُلُودِ السَّبَاعِ.

۱۷۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ وَالشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ

اس کے پٹھوں سے کوئی فائدہ حاصل نہ کیا جائے۔ یہ حدیث حسن ہے اور عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے کئی شیوخ کے واسطے سے منقول ہے۔ اکثر علماء کا اس حدیث پر عمل نہیں۔ یہ حدیث عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے اس طرح بھی منقول ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو ماہ قبل آپ ﷺ کا خط پہنچا..... الخ۔ میں (امام ترمذی) نے امام احمد بن حسن سے سنا وہ فرماتے تھے کہ امام احمد بن حنبل اس حدیث کے قائل تھے یعنی مردار کی کھال کے استعمال سے منع فرماتے تھے کیونکہ اس میں نبی اکرم ﷺ کی وفات سے دو ماہ پہلے کا ذکر ہے وہ فرماتے تھے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کا آخری حکم تھا پھر امام احمد نے اس کی سند میں اضطراب کی وجہ سے اسے ترک کر دیا۔ کیونکہ بعض نے اس کو عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ اور ان کے شیوخ کے واسطے سے جبینہ سے روایت کیا ہے۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيمٍ قَالَ  
أَتَانَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا  
تَتَفَعَّرُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِأَهَابٍ وَلَا عَصَبٍ هَذَا حَدِيثٌ  
حَسَنٌ وَيُرْوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ عَنْ أَشْيَاحٍ لَهُ  
هَذَا الْحَدِيثُ وَلَيْسَ الْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ  
الْعِلْمِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ  
أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرَيْنِ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ  
كَانَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ يَذْهَبُ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ  
لِمَا ذَكَرَ فِيهِ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرَيْنِ وَكَانَ يَقُولُ هَذَا آخِرَ  
أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ تَرَكَ أَحْمَدُ هَذَا الْحَدِيثَ لِمَا  
اضْطَرُّوا فِي إِسْنَادِهِ حَيْثُ رَوَى بَعْضُهُمْ وَقَالَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ عَنْ أَشْيَاحٍ مِنْ جُهَيْنَةَ.

**خلاصہ الابواب:** مردار کی کھال، سینگ اور ہڈی اور بال سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ مطلوب ہے کیونکہ قابل استفادہ چیز کو ضائع کرنا جائز نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے مردار کی کھال کو پاک کرنے کا طریقہ بتلایا ہے یعنی دباغت کرنا۔

۱۱۶۳: باب کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی

۱۱۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

ممانعت کے بارے میں

جَرِّ الْأَزَارِ

۱۷۸۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے جو تکبر سے اپنا کپڑا (یعنی شلوار یا تہبند کو) ٹخنوں سے نیچے رکھتا ہے۔ اس باب میں حضرت حذیفہؓ، ابو سعیدؓ، ابو ہریرہؓ، سمرہؓ، ابو ذرؓ، عائشہؓ اور وہیب بن مغفلؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۵: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا  
قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ  
أَسْلَمَ كُلُّهُمْ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى  
مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ وَفِي الْأَبَابِ عَنْ حَذِيفَةَ وَابِي  
سَعِيدٍ وَابِي هُرَيْرَةَ وَسَمُرَةَ وَابِي ذَرٍّ وَعَائِشَةَ وَوَهْبِ  
بْنِ مَغْفَلٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۶۵: باب عورتوں کے دامن کی لمبائی

۱۱۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذُبُولِ النِّسَاءِ

۱۷۸۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

۱۷۸۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ

فرمایا جو شخص تکبرے کپڑا اٹھیسٹ کر چلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا عورتیں اپنے داموں کا کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ ایک بالشت لٹکا کر رکھیں۔ انہوں نے عرض کیا اس صورت میں ان کے قدم کھل جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو پھر ایک ہاتھ تک لٹکا سکتی ہیں اس سے زیادہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث میں عورتوں کو کپڑا لٹکانے کی (یعنی ٹخنوں کے نیچے رکھنے کی) اجازت ہے کیونکہ اس میں زیادہ پردہ ہے۔

۱۷۸۷: حضرت ام الحسنؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے ان سے بیان فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کو لیے ان کے نطاق میں سے ایک بالشت کی مقدار نیچے لٹکانے کو جائز رکھا۔ بعض راوی یہ حدیث حماد بن سلمہؓ سے وہ علی بن زید سے وہ حسن سے وہ اپنی والدہ سے اور وہ ام سلمہؓ سے نقل کرتی ہیں۔

### ۱۱۶۶: باب اون کا لباس پہننا

۱۷۸۸: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک صوف کی موٹی چادر اور ایک موٹے کپڑے کا تھمبند دکھایا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہی دو کپڑوں میں وفات پائی۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی احادیث منقول ہیں حدیث عائشہ حسن صحیح ہے۔

۱۷۸۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلام ہونیکا شرف بخشا اس روز ان کے جسم پر ایک اون کی چادر، ایک اون کا جبہ اون کی ٹوپی اور اون کی شلوار تھی اور آپ کے پاؤں کی جوتیاں مردہ گدھے کی کھال سے بنی ہوئی تھیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف حمید اعرج کی روایت سے جانتے ہیں۔ یہ علی اعرج کے بیٹے ہیں اور منکر الحدیث ہیں جبکہ حمید بن قیس اعرج کئی جو مجاہد کے

الرَّزَاقِ لَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَتْوَيْهِ خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ يَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذِيُولِهِنَّ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا فَقَالَتْ إِذَا تَنَكَّشَفَ أَفَدَا مَهْنٌ قَالَ فَيُرْخِيْنَ ذِرَاعًا أَلَا يَزِدُنْ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْحَدِيثِ رُحْصَةٌ لِلنِّسَاءِ فِي جَرِّ الْإِزَارِ لِأَنَّهُ يَكُونُ اسْتَرْلَهُنَّ.

۱۷۸۷: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَفَانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِنْ نَطَاقِهَا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ.

### ۱۱۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الصُّوفِ

۱۷۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلْبَدًا وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَحَدِيثُ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حَمِيدِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ مُوسَى يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءً صُوفٍ وَجِبَّةً صُوفٍ وَكُمَّةً صُوفٍ وَسَرَاوِيلَ صُوفٍ وَكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيْتٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمِيدِ الْأَعْرَجِ وَحَمِيدٌ هُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْأَعْرَجِ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَحَمِيدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَعْرَجِ الْمَكِّيُّ

صَاحِبُ مُجَاهِدٍ ثِقَّةُ الْكُمَّةِ الْقَلْنُسُورَةُ الصَّغِيرَةُ. ساتھی ہیں ثقہ ہیں۔ ”الکمة“ چھوٹی ٹوپی کو کہتے ہیں۔

۱۱۶۷: باب سیاہ عمامہ

۱۷۹۰: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔ اس باب میں حضرت عمر و بن حریث، ابن عباسؓ اور کانہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث جابرؓ حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عمامہ باندھتے تو عمامے کے شیلے کو دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا کرتے تھے۔ نافع کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا اور عبید اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم اور سالم کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ لیکن یہ سند کے اعتبار سے صحیح نہیں۔

۱۱۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِمَامَةِ السُّودَاءِ

۱۷۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سُودَاءُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُرَيْثٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَرُكَّانَةَ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۹۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَأَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَلَا يَصِحُّ حَدِيثُ عَلِيٍّ مِنْ قَبْلِ إِسْنَادِهِ.

خلاصہ الابیواب: مردوں کے لئے پاجامہ یا چادر ٹخنوں سے لٹکانا حرام ہے جبکہ عورتوں کو حکم ہے کہ وہ اپنا راس مبارک کے ساتھ نیچے لٹکائیں۔ (۲) آپ ﷺ نے ہر قسم کی پگڑی باندھی عموماً آپ ﷺ سفید اور سیاہ عمامہ استعمال کرتے تھے۔

۱۱۶۸: باب سونے

کی انگوٹھی پہننا منع ہے

۱۷۹۲: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی، ریشم کے کپڑے پہننے، رکوع و سجود میں قرآن پڑھنے اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۶۸ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

خَاتَمِ الذَّهَبِ

۱۷۹۲: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لَبَّاسِ الْقَيْسِيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنْ لُبَّاسِ الْمُعْضَفَرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۹۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع

۱۷۹۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ثَنَا حَفْصُ

فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث عمران حسن صحیح ہے۔ ابوتیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

### ۱۱۶۹: باب چاندی کی انگوٹھی

۱۷۹۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی (یعنی جزع یا عقیق سے) تھا۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

### ۱۱۷۰: باب چاندی کے نگینے

۱۷۹۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔  
یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

### ۱۱۷۱: باب دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا

۱۷۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوا کر دائیں ہاتھ میں پہنی اور پھر منبر پر تشریف فرما ہونے کے بعد فرمایا میں نے یہ انگوٹھی اپنے، داہنے ہاتھ میں پہنی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھینک دیا۔ لہذا لوگوں (یعنی صحابہ کرامؓ) نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، عبد اللہ بن جعفرؓ، ابن عباسؓ، عائشہ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ حسن صحیح ہے۔ یہ حدیث نافع سے بواسطہ ابن عمرؓ بھی اسی سند سے اسی طرح منقول ہے لیکن میں داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کا ذکر نہیں۔

النَّبِيُّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ ثَنَا أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَمُعَاوِيَةَ حَدِيثُ عِمْرَانَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

### ۱۱۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْفِضَّةِ

۱۷۹۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرَقٍ وَكَانَ قِصَّةً حَبَشِيًّا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَبُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

### ۱۱۷۰: بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ فِصِّ الْخَاتَمِ

۱۷۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيَّانَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُيَيْدِ الطَّنَّانِيِّ ثَنَا زُهَيْرُ أَبُو حَيْثَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَضَّةٌ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

### ۱۱۷۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْيَمِينِ

۱۷۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْدِ الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَتَخْتَمَ بِهِ فِي يَمِينِهِ ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ اتَّخَذْتُ هَذَا الْخَاتَمَ فِي يَمِينِي ثُمَّ نَبَذَهُ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هَذَا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَلَمْ يُذْكَرْ فِيهِ أَنَّهُ تَخْتَمَ فِي يَمِينِهِ.

۱۷۹۷: حضرت صلت بن عبد اللہ بن نوفل فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو داپنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا۔ میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو داپنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ امام محمد بن اسمعیل بخاری فرماتے ہیں کہ محمد بن اسحاق کی صلت بن عبد اللہ بن نوفل سے روایت حسن صحیح ہے۔

۱۷۹۸: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت حسنؑ اور حسینؑ اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھیاں پہنا کرتے تھے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷۹۹: حضرت حماد بن سلمہؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابن ابی رافع کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو ان سے وجہ پوچھی۔ انہوں نے فرمایا میں نے عبد اللہ بن جعفرؒ کو دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنے کے بعد یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ امام محمد بن اسمعیل بخاری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس باب میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۷۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ وَلَا إِخَالَهُ إِلَّا قَالَ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۷۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخْتَمَانِ فِي يَسَارِهِمَا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۷۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَصَحُّ شَيْءٍ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَابِ.

**خلاصہ الابواب:** چاندی کی انگوٹھی استعمال کرنا درست ہے (۱) انگوٹھی دونوں ہاتھوں میں سے پہننا درست ہے خواہ دائیں ہاتھ میں ہو یا بائیں میں۔ البتہ آپ ﷺ نے نقش کروانا ناپسند فرمایا ہے۔

۱۱۷۲: باب انگوٹھی پر کچھ نقش کرانا

۱۸۰۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر تین سطریں نقش تھیں ایک میں ”محمد“ (ﷺ) دوسری میں ”رسول“ اور تیسری میں ”اللہ“ لکھا ہوا تھا۔ محمد بن یحییٰ یہ حدیث نقل کرتے ہوئے تین سطروں کے الفاظ ذکر نہیں کرتے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۸۰۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

۱۱۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي نَقْشِ الْخَاتَمِ

۱۸۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللَّهُ سَطْرٌ وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ فِي حَدِيثِهِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثُ أَنَسِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۸۰۱: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوا کر اس میں ”محمد رسول اللہ“ کے الفاظ کندہ کرائے اور فرمایا انگوٹھی پر نقش نہ کرایا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نقش سے ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ اپنی انگوٹھیوں پر ”محمد رسول اللہ“ نقش نہ کرایا کرو۔

۱۸۰۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت انگوٹھی اتار دیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

### ۱۱۷۳: باب تصویر کے بارے میں

۱۸۰۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں تصویر رکھنے اور اسے بنانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث جابر رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

۱۸۰۴: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ عتبہ کہتے ہیں کہ وہ ابو طلحہ انصاریؓ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو ان کے پاس سہل بن حنیفؓ بھی موجود تھے۔ پھر ابو طلحہؓ نے ایک شخص کو بلایا اور کہا کہ نیچے سے چادر نکال لو۔ سہل نے پوچھا کیوں آپ ﷺ نے فرمایا اس لئے کہ اس میں تصویریں ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق کیا فرمایا ہے۔ سہل نے کہا۔ کیا آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو کپڑے میں نقش ہوں ان کی اجازت ہے۔ ابو طلحہ نے فرمایا ہاں صحیح ہے لیکن میرے نزدیک یہ زیادہ فرحت بخش ہے (یعنی یہ تقویٰ ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۱۱۷۴: باب تصویر بنانے والوں کے بارے میں

۱۸۰۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے تصویر بنائی اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن)

الرِّزَاقِ نَسْنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَنْقُشُوا عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ لَا تَنْقُشُوا عَلَيْهِ نَهَى أَنْ يَنْقُشَ أَحَدٌ عَلَى خَاتَمِهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

۱۸۰۲: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ غَامِرٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

### ۱۱۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّورَةِ

۱۸۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّورَةِ فِي الْبَيْتِ وَنَهَى أَنْ يُصْنَعَ ذَلِكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ طَلْحَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ أَيُّوبَ حَدِيثٌ جَابِرٌ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۰۴: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُوذُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلًا بَنَ حَنِيفٍ قَالَ فَدَعَى أَبُو طَلْحَةَ إِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُهُ قَالَ لِأَنَّ فِيهَا تَصَاوِيرَ وَقَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ أَوْلَمْ يَقُلْ إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّهُ أَطِيبَ نَفْسِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

### ۱۱۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَوِّرِينَ

۱۸۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اسے اس وقت تک عذاب میں مبتلا رکھے گا جب تک وہ اس میں روح نہیں ڈالے گا اور وہ اس میں کبھی روح نہیں ڈال سکے گا۔ اور جو شخص کسی قوم کی باتیں چھپ کر سنے اور وہ لوگ اسے پسند نہ کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں گھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابو ہریرہ، ابو حنیفہ، عائشہ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عباسؓ حسن صحیح ہے۔

### ۱۱۷۵: باب خضاب کے بارے میں

۱۸۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑھاپے کو بدلو (یعنی خضاب لگا کر سفید بالوں کی سفیدی ختم کر دو) اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ اس باب میں حضرت زبیرؓ سے، ابن عباسؓ، جابرؓ، ابو ذرؓ، انسؓ، ابو رمثہؓ، جہدہؓ، ابو طفیلؓ، جابر بن سمرہؓ، ابو حنیفہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابو ہریرہؓ حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہؓ ہی سے کئی سندوں سے مرفوعاً منقول ہے۔

۱۸۰۷: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑھاپے کو تبدیل کرنے کی بہترین چیز مہندی اور نیل کے پتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو اسود دلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

### ۱۱۷۶: باب لمبے بال رکھنا

۱۸۰۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ درمیانے قد کے تھے نہ زیادہ لمبے اور نہ پستہ قد۔ جسم خوبصورت اور رنگ گندمی تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو زیادہ گھنگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے اور جب آپ چلتے تو گویا کہ بلندی سے پستی کی طرح اتر رہے ہیں (یعنی آگے کی طرح جھکاؤ ہوتا)۔ اس باب میں حضرت عائشہ، براء، ابو ہریرہ، ابن عباس، ابو سعید،

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَوْرَ صُورَةَ عَدْبَةَ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَخَ فِيهَا يَغْنَى الرُّوحَ وَلَيْسَ يَنْفَخُ فِيهَا وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ يَقْرُونَ مِنْهُ صَبَّ فِي أُذُنِهِ الْأَنْكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

### ۱۱۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِضَابِ

۱۸۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشْبَهُوْا بِالْيَهُودِ وَفِي الْبَابِ عَنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَنْسِ وَأَبِي رِمَّةٍ وَالْجَهْدَمِ وَأَبِي الطُّفَيْلِ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأَبِي جُحَيْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۰۷: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ تَنَا الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرِيهِ الشَّيْبُ الْحِنَاءُ وَالْكُتْمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْأَسْوَدِ اللَّيْلِيُّ اسْمُهُ ظَالِمُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سُفْيَانَ.

### ۱۱۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعْرِ

۱۸۰۸: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ تَنَا عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبْعَةً لَيْسَ بِالطُّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ حَسَنَ الْجِسْمِ أَسْمَرَ اللَّوْنِ وَكَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبِطٍ إِذَا مَشَى يَتَكَفَّأُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْبَرَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَوَائِلِ بْنِ



وَأَمَّا جَمْرٌ، جَابِرٌ أَوْ رَامٌ حَاتِيٌّ سَعَىٰ بِهِيَ أَحَادِيثٌ مَنْقُولَةٌ تَبِيحًا - حَدِيثٌ أَنَسٌ أَسْ سُنْدٌ يَعْنِي حَمِيدٌ كِي رَوَايَتٌ سَعَىٰ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ هُوَ -

حُجْرٌ وَجَابِرٌ وَأَمَّ هَانِيٌّ عِ حَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ حُمَيْدٍ -

۱۸۰۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کندھوں سے اوپر اور کانوں کی لوسے نیچے تک تھے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ حضرت عائشہ سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ میں اور آنحضرت ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے لیکن ان احادیث میں بالوں کے متعلق یہ الفاظ مذکور نہیں۔ یہ الفاظ صرف عبدالرحمن بن ابوزناد نے نقل کئے ہیں اور یہ ثقہ حافظ ہیں۔

۱۸۰۹: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوُفْرَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدَرُوهُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ هَذَا الْحَرْفَ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَأَمَّا ذِكْرُهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الزِّنَادِ وَهُوَ ثِقَةٌ حَافِظٌ -

خلاصتاً لا یجوز اب: (۱) جاندار اشیاء کی تصویر سازی کی ممانعت اور قیامت والے دن اس پر شدید وعید بیان فرمائی ہے۔ جاندار اشیاء کی تصاویر کو گھروں میں رکھنے کی ممانعت جبکہ درخت، شجر، پہاڑ، دریا وغیرہ کی تصاویر وغیرہ بنائی جاسکتی ہیں مگر ان کو ایسے راستے پر نہ لگایا جائے جہاں یہ نمازی کو نماز میں خلل پیدا کریں (۲) بالوں کو ہر قسم کا رنگ دینا جائز ہے سوائے سیاہ رنگ کے اور بال کانوں کی لوتک یا اس سے نیچے تک رکھنا جائز ہے۔

۱۱۷۷: باب روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت

۱۸۱۰: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

۱۱۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّرْجِيلِ إِلَّا عَبَا

۱۸۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرْجِيلِ إِلَّا عَبَا -

۱۸۱۱: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ہشام سے اسی کی مثل یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت انس سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۸۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ -

۱۱۷۸: باب سرمہ لگانا

۱۸۱۲: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھلکا سرمہ لگایا کرو یہ آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا اور (پلکوں کے) بال اگاتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ

۱۱۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِكْتِحَالِ

۱۸۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّبَالِسِيُّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوا

نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس میں سے آپ ﷺ ہر رات تین مرتبہ ایک آنکھ اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں سرمہ لگاتے تھے۔

۱۸۱۳: علی بن حجر اور محمد بن یحییٰ بھی یزید بن ہارون سے اور وہ عباد بن منصور سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حدیث ابن عباسؓ بحسن ہے۔ ہم اس حدیث کو اس لفظ سے صرف عباد بن منصور کی روایت سے جانتے ہیں اس کے علاوہ بھی کئی سندوں سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ ضرور اشمہ کا سرمہ استعمال کیا کرو اس سے بینائی تیز ہوتی ہے اور پکلوں کے بال اُگتے ہیں۔

بِإِثْمِدٍ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَرَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مَكْحَلَةٌ يَكْنَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةَ فِي هَذِهِ وَثَلَاثَةَ فِي هَذِهِ ۱۸۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا لَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبَادِ بْنِ مَنْصُورٍ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعُمَرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبَادِ بْنِ مَنْصُورٍ وَقَدْرُوِي مَنْ غَيْرِ وَجِهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

خَلَاصَةُ الْأَبْوَابِ: بالوں میں کنگھی کرنے میں اعتدال اختیار کیا جائے۔ (۲) سرمہ لگانے کی ترغیب دی گئی ہے اور نبی کریم ﷺ کا طریقہ کہ آپ ﷺ تین تین مرتبہ دونوں آنکھوں میں سرمہ لگایا کرتے تھے۔ سرمے کے فوائد کہ یہ آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا اور پکلوں کے بال اگاتا ہے۔

۱۱۷۹: باب صماء اور ایک کپڑے میں احتباء

کی ممانعت کے بارے میں

۱۸۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو لباسوں سے منع فرمایا۔ ایک صماء اور دوسرے یہ کہ کوئی آدمی دونوں زانوں کو پیٹ سے ملا کر ایک کپڑا پیٹھ کی طرف لاتے ہوئے اس طرح باندھے کہ شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، عائشہؓ، ابو سعیدؓ، جابرؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۱۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِمَالِ

الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۱۸۱۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَأَنْ يَجْتَبِيَ الرَّجُلُ بَثْوَبَهُ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْرُوِي هَذَا مِنْ غَيْرِ وَجِهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(یعنی ایک چادر لے کر اسے کندھوں پر ڈالا جائے اور پھر دائیں کوٹے کو بائیں کندھے اور بائیں کوٹے کو دائیں کندھے پر ڈال دیا جائے اور دونوں ہاتھ بھی اس میں لپٹے ہوئے ہوں)

۱۱۸۰: باب مصنوعی بال جوڑنے کے بارے میں

۱۸۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بالوں کے ساتھ دوسرے بال لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنے یا گدوانے والی سب پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع کہتے ہیں کہ گودنا مسوڑوں میں ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، عائشہ، اسماء بنت ابوبکر، معقل بن یسار، ابن عباس اور معاویہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۱۸۱: باب ریشمی زین پوشی کی ممانعت

۱۸۱۶: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی زین پوشی پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ بھی اشعث بن ابی شعفاء سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

۱۱۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاصِلَةِ الشَّعْرِ

۱۸۱۵: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللَّيْلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةَ .

۱۱۸۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْمِيَاثِرِ

۱۸۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُؤَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُكُوبِ الْمِيَاثِرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ حَدِيثُ الْبَرَاءِ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثِ ابْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ نَحْوَهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ .

خلاصہ باب: اسلام کی نظر میں لباس سے دو چیزیں مقصود ہیں، ایک ستر عورت اور دوسرا زینت۔

اسلام نے مسلمان پر یہ واجب کیا ہے کہ وہ اپنے جسم کے پوشیدہ اعضاء کو جنہیں ایک مہذب انسان فطری طور پر کھولنے میں شرم محسوس کرتا ہے چھپائے۔ اس باب میں ایسے ہی دو لباس مذکور ہیں ایک صماء۔ دوسرا احتباء۔ چونکہ یہ لباس مکمل ستر پوشی نہیں کرتے لہذا ان کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ (۲) عورت کا دوسرے بالوں کو جوڑ کر زینت کرنا بھی حرام ہے خواہ بال اصلی ہوں یا نقلی۔ ہمارے معاشرے میں آج کل عورت اور مرد کثرت سے یہ فعل انجام دیتے ہیں اور بیوٹی پارلر اس معاملے میں ان کی معاونت کرتے ہیں۔ مرد حضرات وگ استعمال کرتے ہیں جبکہ عورتوں کو گویا اس معاملے میں خاص تشبیہ ہے کہ وہ فیشن کے معاملے میں مردوں سے زیادہ حریص ہوتی ہیں۔ (۳) ریشمی زین پوشی پر سوار ہونے سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔

۱۱۸۲: باب نبی اکرم ﷺ کا

بستر مبارک

۱۱۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۱۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

۱۸۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ

لے زین پوشی اس پیرے کو کہتے ہیں جو زین کے اوپر ڈالا جاتا ہے (مترجم)

اللہ ﷺ جس بستر پر سویا کرتے تھے وہ چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت حفصہؓ اور جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

### ۱۱۸۳: باب قیص کے بارے میں

۱۸۱۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لباسوں میں قیص سب سے زیادہ پسند تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد المؤمن بن خالد کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں اور یہ مروزی ہیں۔ بعض حضرات نے اس حدیث کو ابوتیمیلہ سے وہ عبد المؤمن خالد سے وہ عبد اللہ بن بریدہ سے وہ اپنی والدہ سے اور وہ ام سلمہ سے نقل کرتی ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ سے ابن بریدہ کی روایت (بواسطہ والدہ) زیادہ صحیح ہے۔ اس میں ابوتیمیلہ اپنی والدہ کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۸۱۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لباسوں میں کرۂ زیادہ پسند تھا۔

۱۸۲۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ لباس کرۂ تھا۔

۱۸۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرۂ پہنتے وقت دائیں جانب سے ابتدا فرماتے۔ کئی راوی یہ حدیث شعبہ سے اسی سند سے غمرفوع نقل کرتے ہیں جبکہ عبد الصمد کی حدیث مرفوع ہے۔

هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمٌ حَشْوُهُ لَيْفٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ وَجَابِرٍ .

### ۱۱۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَمِيصِ

۱۸۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ ثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى وَزَيْدُ بْنُ حَبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ تَفَرَّدَ بِهِ وَهُوَ مَرُوزِيٌّ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدِيثُ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَصَحُّ وَإِنَّمَا يُذَكِّرُنِيهِ أَبُو تَمِيمَةَ عَنْ أُمِّهِ .

۱۸۱۹: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ .

۱۸۲۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ .

۱۸۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبَسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمِيَامِنِهِ

وَقَدَرَوِي غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا  
الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَرْفَعْ وَأِنَّمَا رَفَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ.

۱۸۲۲: حضرت اسماء بنت یزید السکنی انصاری رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے بازو دکلائی تک تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۸۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ نَامِعَاذُ بْنُ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيُّ ثَنِي أَبِي عَنْ بُدَيْلِ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ شَهْرِبْنِ حَوْشِبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ ابْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ كَانَ كُمْ يَدْرُسُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرَّسْعِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۱۸۳: باب نیا کپڑا پہنتے وقت کیا کہے

۱۸۲۳: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے مثلاً عمامہ یا قمیص یا تہبند اور پھر فرماتے ”اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تو نے ہی مجھے یہ پہنایا ہے لہذا میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس بھلائی کیلئے یہ بنایا گیا ہے اس کا طلبگار ہوں اور اس کے شر اور جس شر کیلئے یہ بنایا گیا ہے۔ اس سے تیری پناہ چاہتا ہوں) اس باب میں حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ہشام بھی قاسم بن مالک مزنی سے اور وہ جریر سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۱۸۳: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا

۱۸۲۳: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ نَبَا سَمَاءَ بِاسْمِهِ عَمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ الْكُوفِيُّ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكِ الْمُزْنِيُّ عَنِ الْجَرِيرِيِّ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۱۸۵: باب جبہ پہننا

۱۸۲۴: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رومی جبہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔

۱۱۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْجُبَّةِ

۱۸۲۴: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۲۵: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ وحیہ کلبی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موزے پیش کیے اور آپ نے انہیں پہنا۔ اسرائیل جابر سے اور وہ عامر سے نقل کرتے ہیں کہ موزوں کے ساتھ جہ بھی تھا۔ آپ نے یہ دونوں چیزیں پہنیں یہاں تک کہ وہ پھٹ گئیں۔ آپ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ

۱۸۲۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ بْنِ شُعْبَةَ أَهْدَى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفَيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجِبَّةٌ فَلَبِسَهُمَا حَتَّى تَحَرَّقَا لَا يَدْرِي

کسی ذبح کیے ہوئے جانور سے تھے یا نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابوالخثیبہ نے یہ حدیث شععی سے روایت کی، ابوالخثیبہ شیبانی ہیں۔ ان کا نام سلیمان ہے۔ سلیمان بن عیاش، ابو بکر بن عیاش کے بھائی ہیں۔

۱۱۸۶: باب دانتوں پر سونا چڑھانا

۱۸۲۶: حضرت عرفجہ بن اسعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ زمانہ جاہلیت میں کلاب کی جنگ کے موقع پر میری ناک کٹ گئی۔ میں نے چاندی کی ناک بنوائی لیکن اس میں بدبو آنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی ناک بنانے کا حکم دیا۔

۱۸۲۷: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے ربیع بدر سے اور محمد بن یزید واسطی سے انہوں نے ابی الاشہب سے اس روایت کی مانند۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف عبد الرحمن بن طرفہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ سلمہ بن زریر بھی عبد الرحمن بن طرفہ سے ابوالاشہب ہی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ ابن مہدی انہیں سلم بن زریر کہتے ہیں۔ لیکن یہ وہم ہے اور صحیح زریر ہی ہے۔ متعدد اہل علم سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے دانت سونے سے جڑوائے۔ اس حدیث میں ان کیلئے دلیل ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے بستر مبارک کی کیفیت کہ وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا جس

میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی ہوتی تھی (۲) آپ ﷺ کو قیص بہت پسند تھی، نیز آپ ﷺ کو بھی پسند فرماتے اور اس کو پہننے وقت دائیں جانب سے ابتداء کرتے۔ (۳) آپ ﷺ نے موزے، جبہ وغیرہ استعمال کئے (۴) دانت، ناک وغیرہ اگر ٹوٹ جائیں تو دوسرے بنوائے جاسکتے ہیں۔ سونے کے دانت اور ناک بنانا بھی جائز ہے۔

۱۱۸۷: باب درندوں کی کھال استعمال کرنا

۱۸۲۸: حضرت ابوالخثیبہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْكَىٰ هُمَا أَمْ لَاهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو اسْحَاقَ الَّذِي رَوَىٰ هَذَا عَنِ الشَّعْبِيِّ هُوَ أَبُو اسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ وَاسْمُهُ سُلَيْمَانٌ وَالْحَسَنُ بْنُ عِيَّاشٍ هُوَ أَخُو أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ.

۱۱۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي شِدِّ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

۱۸۲۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْسَعٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ بْنُ الْبُرَيْدِ وَأَبُو سَعْدِ الصَّنَعَانِيُّ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ قَالَ أُصِيبَ أَنْفِي يَوْمَ الْكَلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ أَنْفَامِينَ وَرَقِي فَأَتَتْنِي عَلِيٌّ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اتَّخِذَ أَنْفَامِينَ ذَهَبًا.

۱۸۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ بْنُ

بَدْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ وَقَدْ رَوَى سَلْمُ بْنُ زَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرْفَةَ وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ سَلْمُ بْنُ زَرْبٍ وَهُوَ وَهْمٌ وَزَرْبٌ أَصَحُّ وَقَدْ رَوَى عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ شَدُّوا أَسْنَانَهُمْ بِالذَّهَبِ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ حُجَّةٌ لَهُمْ.

خَلَاصَةُ الْأَبْوَابِ :

۱۱۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ

۱۸۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي

بچھانے سے منع فرمایا۔

۱۸۲۹: حضرت ابوالملیحؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا۔ ہم سعید بن ابی عروبہ کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتے جس نے ابوالملیح کے والد کا واسطہ ذکر کیا ہو۔

۱۸۳۰: حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا یہ زیادہ صحیح ہے۔

۱۱۸۸: باب نبی اکرم ﷺ کے

نعلین مبارک

۱۸۳۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نعلین مبارک کے دو تھے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۸۳۲: حضرت قتادہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ کے نعلین مبارک کیسے تھے۔ انہوں نے فرمایا ان میں دو، دو تھے لگے ہوئے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۸۹: باب ایک جوتا پہن کر

چلنا مکروہ ہے

۱۸۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے، دونوں پہن لے یا دونوں اتار دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

۱۸۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ أَنْ تُفْتَرَشَ.

۱۸۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثنا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ غَيْرِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ.

۱۸۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ وَهَذَا أَصَحُّ.

۱۱۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۳۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثنا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ ثنا هَمَّامٌ ثنا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَعْلَاهُ لَهُمَا قِبَالَانَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا أَبُو دَاوُدَ ثنا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا قِبَالَانَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۱۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ

فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

۱۸۳۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثنا مَعْنٌ ثنا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلِ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُخْفِيَهُمَا جَمِيعًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ.

۱۸۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مَرَّوَانُ الْبَصْرِيُّ أَخْبَرَنَا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہونے کی حالت میں جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عبید اللہ بن عمرو الرقی نے یہ حدیث معمر سے وہ قتادہ سے اور وہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں لیکن محدثین کے نزدیک یہ دونوں حدیثیں صحیح نہیں۔ کیونکہ حارث بن نھان ان کے نزدیک حافظ نہیں ہیں۔ جبکہ قتادہ کی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول حدیث کی کوئی اصل نہیں۔

الْحَارِثُ بْنُ نَهَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَعَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الرِّقِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَكَلَّا الْحَدِيثَيْنِ لَا يَصِحُّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَالْحَارِثُ بْنُ نَهَانَ لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْحَافِظِ وَلَا نَعْرِفُ لِحَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَصْلًا.

۱۸۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے فرمایا یہ حدیث صحیح نہیں اور معمر کی روایت بواسطہ ابوعمار، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی صحیح نہیں۔

۱۸۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ السِّمَنَانِيُّ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَنْتَعَلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَلَا يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيثُ وَلَا حَدِيثُ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَارِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۱۹۰: باب ایک جوتا پہن کر چلنے

کی اجازت

۱۸۳۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چپل پہن کر بھی چلا کرتے تھے۔

۱۱۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ

فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورِ السَّلُولِيِّ كُوفِيٌّ ثَنَا هُرَيْرٌ وَهُوَ ابْنُ سُفْيَانَ الْجَلِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ.

۱۸۳۷: حضرت عبدالرحمن بن قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک جوتا پہن کر چلیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ سفیان ثوری بھی اسے عبدالرحمن بن قاسم سے موقوفاً اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۸۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَهَذَا أَصَحُّ هَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرٌ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ وَمَوْقُوفًا وَهَذَا أَصَحُّ.

۱۱۹۱: باب پہلے

۱۱۹۱: بَابُ مَا جَاءَ بِأَيِّ رَجُلٍ



## يَبْدَأُ إِذَا انْتَعَلَ

## کس پاؤں میں جوتا پہنے

۱۸۳۸: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشَّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيَمِينُ أَوْلَهُمَا تَعَلَّ وَآخِرُهُمَا تَنْزَعُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۳۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں طرف سے ابتداء کرے اور جب اتارے تو پہلے بائیں اتارے۔ پس چاہیے کہ پہنتے ہوئے دایاں اور اتارتے ہوئے بائیں پہلے ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**خلاصۃ الابواب:** درندے کی کھال استعمال کرنے کی ممانعت۔ (۲) آپ ﷺ کے نعلین کی کیفیت کہ آپ ﷺ تم سے والے نعلین استعمال فرماتے تھے۔ (۳) ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے جبکہ آپ ﷺ ہی سے ایک چپل پہن کر چلنا بھی ثابت ہے (۴) جوتا پہننے کے آداب کہ دائیں طرف سے ابتداء کرتے اور اتارتے وقت بائیں پاؤں سے جوتا پہلے اتارتے۔

## ۱۱۹۲: باب کپڑوں میں پیوند لگانا

## ۱۱۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْقِيعِ الثُّوبِ

۱۸۳۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَرَدْتَ اللَّحُوقَ بِي فَلْيَكْفِكَ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّايِكِ وَإِيَّاكَ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقْنِي ثُوبًا حَتَّى تَرْقِيعَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ صَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ مُنْكَرٌ وَالْحَدِيثُ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ ثَقَّةٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِيَّاكَ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ هُوَ نَحْوُ مَا رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَأَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي السَّخْلِ وَالرِّزْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ مَنْ هُوَ فَضَّلَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا يَزْدَرِيَ نِعْمَةَ اللَّهِ وَيُرَوَّى عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ صَحِبْتُ الْأَغْنِيَاءَ فَلَمْ أَرِ أَحَدًا أَكْثَرَ هَمًّا مِنِّي أَرَى ذَابَّةَ خَيْرًا مِنْ ذَابَّتِي وَثُوبًا خَيْرًا مِنْ ثُوبِي

۱۸۳۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اگر تم (آخرت میں) مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمہارے لیے دنیا تو شہ سفر کے بقدر ہی کافی ہے اور ہاں امیر لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے پرہیز کرنا اور کسی کپڑے کو اس وقت تک پہننا نہ چھوڑنا جب تک اس میں پیوند نہ لگالو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف صالح بن حسان کی روایت سے جانتے ہیں اور امام بخاریؒ انہیں منکر الحدیث کہتے ہیں۔ صالح بن ابی حسان جن سے ابن ابی ذنب احادیث نقل کرتے ہیں وہ ثقہ ہیں۔ "ایاک و مجالسۃ الاغنیاء" کا مطلب حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول اس حدیث کی طرح ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جو شخص اپنے سے بہتر صورت یا زیادہ مالدار کی طرف دیکھے تو اسے اپنے سے کمتر آدمی کو دیکھنا چاہیے جس پر اسے فضیلت دی گئی یقیناً اس سے اسکی نظر میں اللہ کی نعمت حقیر نہیں ہوگی۔ عون بن عبد اللہ سے بھی منقول ہے کہ میں نے مالداروں کی صحبت اختیار کی تو اپنے سے زیادہ غمگین کسی کو نہیں دیکھا۔ کیونکہ ان کی سواری میری سواری سے بہتر اور ان کے کپڑے میرے کپڑوں سے بہتر ہوتے تھے۔ پھر جب میں فقراء کی

صحبت اختیار کی تو مجھے راحت حاصل ہوئی۔

باب : ۱۱۹۳

۱۸۴۰: حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار گیسو مبارک (گندھے ہوئے) تھے۔

۱۸۴۱: حضرت امام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار گندھے ہوئے گیسو مبارک تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عبد اللہ بن ابی یوسف کی ہیں۔ ابویوسف کا نام یسار ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مجاہد کے سماع کا مجھے علم نہیں۔

باب : ۱۱۹۴

۱۸۴۲: حضرت ابو کبشہ انماری فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کی ٹوپیاں سروں سے ملی ہوئی تھیں (اونچی نہیں تھیں) یہ حدیث منکر ہے۔ عبد اللہ بن بسر بصری محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ یحییٰ بن سعید وغیرہ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ ”بطح“ کے معنی کشادہ کے ہیں۔

باب : ۱۱۹۵

۱۸۴۳: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کا سخت حصہ پڑ کر فرمایا تہبند کی یہ جگہ ہے۔ اگر نہ مانے تو تھوڑا سا نیچے، یہ بھی نہ ہو تو تہبند کا ٹخنوں سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو ابوالخثخث سے روایت کیا ہے۔

۱۸۴۴: حضرت ابو جعفر بن محمد بن رکانہ اپنے والد سے نقل

وَصَحِبْتُ الْفُقْرَاءَ فَاسْتَرَحْتُ.

باب : ۱۱۹۳

۱۸۴۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ عَدَائِرَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۸۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَكِّيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ صَفَائِرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ مَكِّيٌّ وَأَبُو نَجِيحٍ اسْمُهُ يَسَارٌ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا أَعْرِفُ لِمُجَاهِدٍ سَمَاعًا عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ.

باب : ۱۱۹۴

۱۸۴۲: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَسْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيَّ يَقُولُ كَانَتْ كِمَامُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْحًا هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَسْرٍ بَصْرِيٌّ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ ضَعْفُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ بَطْحٌ يَعْنِي وَاسِعَةٌ.

باب : ۱۱۹۵

۱۸۴۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ لِحْيَتِي أَوْ سَاقِهِ وَقَالَ هَذَا مَوْضِعُ الْإِرَارِ فَإِنْ آبَيْتَ فَاسْفَلْ فَإِنْ آبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِرَارِ فِي الْكُفْعَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ.

۱۸۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِي

کرتے ہیں کہ رکانہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کشتی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بچھاڑ دیا۔ حضرت رکانہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان صرف ٹوپوں پر عمامہ باندھنے کا فرق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اسکی سند قوی نہیں۔ ابوصحن عسقلانی اور ابن رکانہ کو ہم نہیں جانتے۔

۱۱۹۶: باب لوہے اور پیتل

کی انگوٹھی

۱۸۳۵: حضرت عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کی انگلی میں لوہے کی انگوٹھی تھی۔ فرمایا کیا بات ہے میں تمہارے ہاتھوں میں اہل دوزخ کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ جب وہ دوبارہ حاضر ہوا تو اس کے ہاتھ میں پیتل کی انگوٹھی تھی۔ فرمایا کیا بات ہے میں تم سے بتوں کی بڑ پارہا ہوں۔ پس جب وہ تیسری مرتبہ حاضر ہوا تو اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ فرمایا: کیا بات ہے میں تمہارے جسم پر اہل جنت کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ عرض کیا تو کسی چیز کی انگوٹھی بنو؟ فرمایا چاندی کی اور وہ بھی ایک مثقال سے کم ہو۔ یہ حدیث غریب ہے عبد اللہ بن مسلم کی کنیت ابوطیبہ ہے اور یہ مروزی ہیں۔

۱۱۹۷: باب ریشمی کپڑا پہننے کی ممانعت

۱۸۳۶: حضرت ابن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ریشمی کپڑا پہننے، سرخ زین پوش پر سوار ہونے اور شہادت یا اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن ابی موسیٰ سے ابو بردہ بن موسیٰ مراد ہیں اور ان کا نام عامر ہے۔

الْحَسَنُ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَغَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُكَانَةُ سَعِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْفُلَانِسِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَلَا نَعْرِفُ أَبَا الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيَّ وَلَا ابْنَ رُكَانَةَ.

۱۱۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَاتَمِ

مِنَ الْحَدِيدِ وَالصُّفْرِ

۱۸۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ وَأَبُو تَمِيمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ عَنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حَلِيَةَ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ جَاءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ صُفْرِ فَقَالَ مَالِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ ثُمَّ آتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حَلِيَةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ آتَيْتَهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تَسْمَهُ مَثَقًا لِأَنَّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ يُكْنَى أَبَا طَيْبَةَ وَهُوَ مَرْوَزِيٌّ.

۱۱۹۷: بَابُ كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْحَرِيرِ

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِيِّ وَالْمِشْرَةِ الْحُمْرَاءِ وَأَنَّ الْبَسَّ خَاتَمِي فِي هَذِهِ وَهَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ أَبِي مُوسَى وَاسْمُهُ عَامِرٌ.

## بَابُ ۱۱۹۸

## باب ۱۱۹۸:

۱۸۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ۱۸۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ  
 نَسِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الْبِيَابِ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک  
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا الْحَبْرَةَ پسندیدہ ترین لباس دھاری دار چادر تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح  
 هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔ غریب ہے۔

حَدِيثُ الْأَبْوَابِ: حضور اکرم ﷺ نے دنیا کی ناپائیداری کی جانب توجہ دلائی ہے کہ دنیا سے صرف اس  
 قدر مدد حاصل کرو جتنا کہ مسافر کا توشہ ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ صحبت انسان پر اثر کرتی ہے۔ امراء سے صحبت دنیا سے حجت کا  
 ذریعہ ہے لہذا اس سے پرہیز کی ہدایت کی گئی ہے دنیا میں خوش رہنے کا سب سے بہتر ذریعہ یہ ہے کہ اپنے سے نیچے دیکھا جائے  
 تاکہ اللہ کی شکر گزاری کا جذبہ بیدار ہو اور دنیا کی ناپائیداری پر دل کو اشتہامت ہو۔ (۲) تہبند کو مخنث سے اوپر باندھنے کی ہدایت  
 (۳) مشرکین کا طریقہ یہ تھا کہ وہ صرف عمامہ باندھتے تھے جبکہ مسلمانوں کو تعلیم دی گئی کہ وہ ٹوپوں پر عمامہ باندھیں (۴) لوہے،  
 پتیل اور سونے کی انگوٹھی پر حضور اکرم ﷺ کی ناراضگی اور سخت وعید ہے جبکہ آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوانے کی ہدایت  
 مائی۔ (۵) حضور اکرم ﷺ کو دھاری دار چادر پسند تھی۔

## أَبْوَابُ الْأَطْعِمَةِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ طَعَامٍ

جورسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

باب ۱۱۹۹: باب نبی اکرم ﷺ

کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے

۱۸۳۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی (عمدہ) دسترخوان پر کھانا کھایا اور نہ ہی چھوٹی پلیٹوں میں اور نہ ہی آپ ﷺ کیلئے پتلی چپاتی پکائی گئی۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت قتادہؓ سے پوچھا کہ صحابہ کرامؓ کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے۔ انہوں نے فرمایا ان معمولی دسترخوانوں پر۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن بشار کہتے ہیں۔ یہ یونس، یونس اسراف ہیں۔ عبد الوارث نے بواسطہ سعید بن ابی عمرو بن قتادہؓ حضرت انسؓ سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی ہے۔

باب ۱۲۰۰: باب خرگوش کھانا

۱۸۳۹: حضرت ہشام بن زید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے مرظہ ان میں خرگوش کو بھگایا۔ چنانچہ جب صحابہ کرامؓ اس کے پیچھے دوڑے تو میں نے اس کو پکڑ لیا اور ابو طلحہ کے پاس لے آیا۔ انہوں نے اسے ایک سخت پتھر سے ذبح کیا اور مجھے اس کی ران یا کوہلے کا گوشت دے کر نبی اکرمؐ کی خدمت میں بھیجا۔ آپ نے اسے کھالیا۔ ہشام کہتے ہیں میں نے پوچھا کیا آپ نے اسے کھایا تو حضرت انسؓ نے فرمایا آپ نے اسے قبول کر لیا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، عمارہؓ، محمد بن صفوانؓ (انہیں محمد بن صفیؓ بھی کہا جاتا ہے) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ خرگوش

باب ۱۱۹۹: بَابُ مَا جَاءَ عَلَى مَا كَانَ يَأْكُلُ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ نَسِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سَكْرُجَةٍ وَلَا خَبِزْلَةٍ مُرَقَّقٍ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى هَذِهِ السُّفْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يُونُسُ هَذَا هُوَ يُونُسُ الْأَسْكَافِ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ.

باب ۱۲۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَرْنبِ

۱۸۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثنا أَبُو دَاوُدَ ثنا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَنْفَجْنَا أَرْنبًا بِمَرِّ الظَّهْرِ أَنْ فَسَعَى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهَا فَأَذْرُكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةِ فَبَعَثَ مَعِيَ بِفَخْدِهَا أَوْ بَوْرِكِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهُ قَالَ فَقُلْتُ أَكَلَهُ قَالَ قَبْلَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمَّارٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ وَيُقَالُ مُحَمَّدُ بْنُ صَيْفِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِأَكْلِ الْأَرْنبِ بِأَسَاوَقَدَ كَرِهَ

کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ بعض حضرات اسے مکروہ کہتے ہیں کیونکہ اسے حیض (خون) آتا ہے۔

### ۱۲۰۱: باب گوہ کھانا

۱۸۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گوہ کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نہ اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام کرتا ہوں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابوسعیدؓ، ابن عباسؓ، ثابت بن ودیعہؓ، جابرؓ اور عبد الرحمن بن حسنہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ گوہ کھانے کے بارے میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم نے اسکی اجازت دی ہے۔ جبکہ حضرات اسے مکروہ کہتے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے دسترخوان پر گوہ کھائی گئی لیکن آپ ﷺ نے اسے گندگی کی وجہ سے نہیں کھایا نہ کہ حرمت شرعی کی وجہ سے۔

### ۱۲۰۲: باب بَجْوُ کھانا

۱۸۵۱: حضرت ابن ابی عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا بَجْوُ شکار کئے جانے والے جانوروں میں سے ہے انہوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا؛ کیا میں اسے کھاؤں۔ فرمایا؛ ہاں۔ میں نے عرض کیا؛ یا رسول اللہ ﷺ کا یہی حکم ہے۔ فرمایا ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض علماء کا اس پر عمل ہے۔ وہ بَجْوُ کے کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ امام احمد اور اسحقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے بَجْوُ کے مکروہ ہونے کے بارے میں روایت مذکور ہے لیکن اس کی سند قوی نہیں۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ ہے۔ ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں کہ جریر بن حازم یہ حدیث عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ جابر سے اور وہ عمرؓ سے انہی کا قول نقل کرتے ہیں۔ ابن جریر کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَكَلَ الْأَرْزَبِ وَقَالُوا إِنَّهَا تُدْمِي.

### ۱۲۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الضَّبِّ

۱۸۵۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحْرِمُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي أَكْلِ الضَّبِّ فَرَخَّصَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ وَكَرِهَهُ بَعْضُهُمْ وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَكَلَ الضَّبُّ عَلَى مَا نَدَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا تَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْدِيرًا.

### ۱۲۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الضَّبِّ

۱۸۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ بَنِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِحَبِيبِ الضَّبِّ أَصِيدُ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَقَالَه رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ ذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا أَوْلَمَ يَرَوْنَ أَبَا سَا بِأَكْلِ الضَّبِّ وَهُوَ قَوْلُ أَحْمَدَ وَاسْحَاقَ وَرُؤْيَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثٌ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الضَّبِّ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ كَرِهَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَكَلَ الضَّبِّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ يَحْيَى بْنُ الْقَطَّانِ وَرُؤْيَى جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ قَوْلُهُ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ أَصَحُّ.

۱۸۵۲: حضرت خزیرہ بن جزء فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بچھو کے کھانے کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا بھی ہے جو بچھو کھاتا ہو۔ پھر میں نے بھیڑیے کے متعلق پوچھا: تو فرمایا کیا کوئی نیک آدمی بھی بھیڑیا کھا سکتا ہے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔ ہم اسے صرف اسمعیل بن مسلم کی عبد الکریم ابی امیہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض محدثین اسمعیل اور عبد الکریم کے متعلق کلام کرتے ہیں اور عبد الکریم وہ عبد الکریم بن قیس بن ابی مخارق ہیں لیکن عبد الکریم بن مالک جزری ثقہ ہیں۔

### ۱۲۰۳: باب گھوڑوں کا گوشت کھانا

۱۸۵۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑے کا گوشت کھلایا اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی راویوں سے اسی طرح منقول ہے۔ یہ حضرات عمرو بن دینار سے وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں۔ حماد بن زید بھی عمرو بن دینار سے وہ محمد بن علی سے اور وہ جابرؓ سے نقل کرتے ہیں اور ابن عیینہ کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاریؒ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ حماد بن زید سے زیادہ حافظ ہیں۔

### ۱۲۰۴: باب پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق

۱۸۵۳: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر عورتوں سے منع کرنے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۱۸۵۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمِيَّةَ عَنْ جَبَانَ بْنِ جَزْرٍ عَنْ أَخِيهِ خَزِيمَةَ بْنِ جَزْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ فَقَالَ أَوْ يَا أَكْلُ الضَّبُعِ أَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذَّنْبِ فَقَالَ أَوْ يَا أَكْلُ الذَّنْبِ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيٍّ لَا نَعْرِفُهُ الْأَمِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمِيَّةَ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بَعْضَ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي إِسْمَاعِيلَ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمِيَّةَ وَهُوَ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ قَيْسٍ هُوَ ابْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكِ الْجَزْرِيُّ ثِقَةٌ.

### ۱۲۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

۱۸۵۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَاَنَا عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَرَوَاهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ وَرَوَايَةُ ابْنِ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَحْفَظُ مِنْ حَمَادِ ابْنِ زَيْدٍ.

### ۱۲۰۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ

۱۸۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتَعَةِ النِّسَاءِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ.

۱۸۵۵: سعید بن عبد الرحمن، سفیان سے وہ زہری سے اور وہ عبد الرحمن اور حسن (یہ دونوں محمد بن علی کے بیٹے ہیں) سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ زہری کی نزدیک ان دونوں میں سے پسندیدہ شخصیت حسن بن محمد ہیں۔ سعید کے علاوہ راوی ابن عیینہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان میں زیادہ بہتر عبد اللہ بن محمد ہیں۔

۱۸۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے موقع پر ہر چکلی والے درندے، وہ جانور جسے باندھ کر نشانہ بنایا جائے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، جابرؓ، براءؓ، ابن ابی اوفیؓ، انسؓ، عرباض بن ساریہؓ، ابوثعلبہؓ، ابن عمرؓ اور ابو سعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ عبدالعزیز بن محمد وغیرہ اسے محمد بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور صرف ایک حصہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چکلی والے درندے کو حرام قرار دیا۔

۱۸۵۵: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ ثَنَا سَفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ هُمَا ابْنَا مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بَكْنِي أَبِي هَاشِمٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ أَرْضَاهُمَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَقَالَ غَيْرُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَكَانَ أَرْضَاهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ.

۱۸۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَالْمُجْتَمَةِ وَالْحِمَارِ الْإِنْسِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَانْسٍ وَالْعُرْبِيَّاصِ بْنِ سَارِيَةَ وَأَبِي ثَعْلَبَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا الْحَدِيثِ وَأَنَّمَا ذَكَرُوا أَحْرَفًا وَاحِدًا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ.

**خلاصہ الابواب:** حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کھانا سادگی سے دسترخوان پر تناول فرماتے تھے (۲) خرگوش کھانے کے بارے میں آپ ﷺ کا فعل مبارک۔ اکثر اہل علم کے نزدیک خرگوش کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ بعض اہل علم اسے مکروہ خیال کرتے ہیں کیونکہ اسے حیض آتا ہے۔ گوہ، بچو کھانے کے بارے میں بیان کہ حضور اکرم ﷺ نے نہ انہیں کھایا اور نہ ممانعت فرمائی۔ اس لئے اہل علم اس بارے میں مختلف آراء رکھتے ہیں (۳) گھوڑے کا گوشت حلال ہے جبکہ پالتو گدھے کا گوشت کھانا منع ہے۔ آپ ﷺ نے ہر چکلی والے جانور کو بھی حرام قرار دیا ہے۔

۱۲۰۵: باب کفار کے برتنوں میں کھانا

۱۸۵۷: حضرت ابوثعلبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مجوسیوں کی ہانڈیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کو دھو کر پاک کر لو اور ان میں کھانا پکاؤ اور آپ ﷺ نے ہر چکلی والے درندے سے منع فرمایا۔ یہ حدیث ابوثعلبہ کی روایت سے مشہور ہے اور ابوثعلبہ سے کئی سندوں سے

۱۲۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ فِي انِّيَةِ الْكُفَّارِ

۱۸۵۷: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ الطَّائِيُّ ثَنَا سَلَمٌ بْنُ قُتَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُورِ الْمُجُوسِ قَالَ انْفُوها غَسَلًا وَاطْبُخُوا فِيهَا وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبْعِ ذِي نَابٍ هَذَا حَدِيثٌ مَشْهُورٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي ثَعْلَبَةَ وَرَوَى عَنْهُ مِنْ



منقول ہے۔ ابو ثعلبہ کا نام جرثوم ہے اور انہیں جرہم اور ناشب بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث ابو ثعلبہ بھی ابی اسماء سے اور وہ ابو ثعلبہ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۸۵۸: حضرت ابو ثعلبہ، ابو اسماء رحبی سے اور وہ ابو ثعلبہ حُشَی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں۔ پس ان کی ہانڈیوں میں پکاتے اور ان کے برتنوں میں پیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں پانی سے صاف کر لیا کرو۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم شکاری زمین میں ہوتے ہیں تو کیسے کیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نے اپنا سکھایا ہوا کتا (شکار پر) چھوڑ دیا اور اللہ تعالیٰ کا نام پڑھ لیا پھر اس نے شکار کو مار ڈالا تو کھا لو اور اگر سکھایا ہوا نہ ہو اور شکار ذبح کیا گیا ہو تو بھی کھا لو اور جب اللہ تعالیٰ کا نام لے کر تیر پھینکو اور جانور مر جائے تو بھی کھا لو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۰۶: باب اگر چوہا گھی میں گر کر مر جائے تو؟

۱۸۵۹: حضرت میمونہ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا تو آپ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے اور اس کے ارد گرد کے گھی کو نکال کر پھینک دو اور باقی کھاؤ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور زہری اسے عبید اللہ سے وہ ابن عباس سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے سوال کیا یعنی اس میں حضرت میمونہ کا ذکر نہیں۔ ابن عباس کی میمونہ سے نقل کردہ حدیث زیادہ صحیح ہے۔ عمر بھی زہری سے وہ سعید بن مسیب سے وہ ابو ہریرہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔ میں (امام ترمذی) نے امام بخاری سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ بواسطہ عمر، زہری اور سعید مسیب حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں خطا

غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو ثَعْلَبَةَ اسْمُهُ جَرْتُومٌ وَيُقَالُ جَرْتُومٌ وَيُقَالُ نَاشِبٌ وَقَدْ ذَكَرْنَا هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي اسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ.

۱۸۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ قَنَا غَبِيْدُ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُرَشِيِّ قَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ وَقَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي اسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ أَهْلُ كِتَابٍ فَنَطْبُخُ فِي قُدُورِهِمْ وَنَشْرَبُ فِي أَيْتِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَمْ تَجِدْ وَاعِظْهَا فَارْحُضُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ صَيْدٌ فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ إِذَا أُرْسَلَتْ كُلِّبَكَ الْمَكْلَبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَفَقَلَ فُكْلٌ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مَكْلَبٍ فَذَكِّي فُكْلٌ وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَفَقَلَ فُكْلٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَارَةِ تَمُوتُ فِي السَّمَنِ

۱۸۵۹: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا قَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غَبِيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِي سَمَنِ فَمَا تَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَكُلُوهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غَبِيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ مَيْمُونَةَ وَحَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَصْحُ وَرَوَى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهَذَا حَدِيثٌ غَيْرٌ مَحْفُوظٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ حَدِيثَ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

ہے۔ بواسطہ زہری، عبید اللہ اور ابن عباسؓ، حضرت میمونہؓ کی روایت صحیح ہے۔

۱۲۰۷: باب بائیں ہاتھ سے کھانے پینے

کی ممانعت

۱۸۶۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے نہ کھائے پئے اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ، سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک اور ابن عیینہ بھی اسے زہری سے وہ ابو بکر بن عبد اللہ سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں جبکہ معمر اور عقیل زہری سے وہ سالم سے اور وہ ابن عمرؓ سے نقل کرتے ہیں لیکن مالک اور ابن عیینہ کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۲۰۸: باب انگلیاں چاٹنا

۱۸۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہے کہ انگلیاں چاٹ لے کیونکہ نہیں وہ جانتا کہ کس انگلی میں برکت ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، کعب بن مالکؓ، اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند یعنی سہیل کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۲۰۹: باب گر جانے والا لقمہ

۱۸۶۲: حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھا رہا ہو اور اس کا لقمہ گر پڑے تو شک ڈالنے والی چیز کو اس سے الگ کر کے اسے کھالے اور

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا خَطَأً وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ.

۱۲۰۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ

الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ بِالشِّمَالِ

۱۸۶۰: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدٌ كُمْ بِشِمَالِهِ وَلَا يَشْرَبُ بِشِمَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَحَفْصَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى مَعْمَرٌ وَعَقِيلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عُمَرَ وَرَوَى مَالِكٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ أَصَحُّ.

۱۲۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي لَعْقِ الْأَصَابِعِ بَعْدَ الْأَكْلِ

۱۸۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي سَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدٌ كُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَأَنَسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ مِنْ حَدِيثِ سَهِيلٍ.

۱۲۰۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّقْمَةِ تَسْقُطُ

۱۸۶۲: حَدَّثَنَا فَتْيِيَّةُ نَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدٌ كُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَةً فَلْيَمِطْ

شیطان کیلئے نہ چھوڑے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۸۶۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھا لیتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹتے اور فرماتے کہ اگر تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالے اور شیطان کیلئے نہ چھوڑ دے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ پلیٹ کو بھی چاٹ لیا کرو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۶۴: حضرت ام عاصمؓ جو سنان بن سلمہ کی ام ولد ہیں فرماتی ہیں کہ ٹیپہ خیر ہمارے ہاں داخل ہوئیں تو ہم لوگ ایک پیالے میں کھانا کھا رہے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی پیالے میں کھانا کھانے کے بعد اسے چاٹ لے تو پیالہ اس کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اسے ہم صرف معطلی بن راشد کی روایت سے جانتے ہیں۔ یزید بن ہارون اور کئی ائمہ حدیث اسے معطلی بن راشد سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۱۰: باب کھانے کے درمیان سے کھانا

کھانے کی کراہت

۱۸۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت کھانے کے درمیان میں اترتی ہے۔ لہذا کناروں سے کھانا کھاؤ اور بیچ میں سے نہ کھاؤ۔ یہ حدیث حسن ہے اور صرف عطاء بن سائب کی روایت سے معروف ہے۔ شعبہ اور ثوری بھی اسے عطاء بن سائب ہی سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے

۱۲۱۱: باب لہسن اور پیاز کھانے کی

مَا رَأَيْتُ مِنْهَا ثُمَّ لِيُطْعَمَهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

۱۸۶۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ إِذَا وَقَعَتْ لِقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسَلَّتِ الصَّحْفَةَ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي أَيِّ طَعَامٍ مِنْكُمْ الْبَرَكَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۶۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي أُمُّ عَاصِمٍ وَكَانَتْ أُمُّ وَلَدِ لِسَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نَيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قِصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قِصْعَةٍ ثُمَّ لَحَسَهَا اسْتَفْرَثَ لَهُ الْقِصْعَةُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ وَقَدَرَوِي يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدُ وَاحِدٌ مِنَ الْأَيْمَةِ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ رَاشِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۲۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْأَكْلِ مِنْ وَسْطِ الطَّعَامِ

۱۸۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو جَرَّاءٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ وَسْطَ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَقَدَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَمَرَ.

۱۲۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

## أَكَلَ الثُّومَ وَالْبَصَلَ

## کراہت

۱۸۶۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لہسن کھایا (پہلی مرتبہ راوی نے صرف لہسن کا اور دوسری مرتبہ لہسن، پیاز، اور گندے کا ذکر کیا) وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، ابو ایوبؓ، ابو ہریرہؓ، ابوسعیدؓ، جابر بن سمرہؓ، قرظہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۸۶۶: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ قَالَ أَوْلَ مَرَّةٍ الثُّومُ ثُمَّ قَالَ الثُّومُ وَالْبَصَلُ وَالْكَرْبَاتُ فَلَا يَفْرُبُنَا فِي مَسَاجِدِنَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ أَيُّوبَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَقُرَّةَ وَابْنَ عُمَرَ.

۱۲۱۲: باب پکا ہوا لہسن کھانے

۱۲۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ

## کی اجازت

## فِي أَكْلِ الثُّومِ مَطْبُوعًا

۱۸۶۷: حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ابو ایوبؓ کے ہاں ٹھہرے تو جب کھانا کھاتے تو جو بیج جاتا اسے ابو ایوبؓ کے پاس بھیج دیا کرتے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانا بھیجا جس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کھایا تھا۔ پس جب ابو ایوبؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں لہسن ہے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ حرام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ لیکن میں اس کی بو کی وجہ سے اسے مکروہ سمجھتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ أَيُّوبَ وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ إِلَيْهِ بِفَضْلِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَى أَبُو أَيُّوبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ الثُّومُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۸۶۸: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ کچا لہسن کھانے سے منع کیا گیا۔ مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔ یہ حضرت علیؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ لہسن کا کھانا منع ہے۔ مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔ آپ کے قول کے طور پر منقول ہے۔

۱۸۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُونَةَ ثَنَا مُسَدَّدُ ثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شَرِيكَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوعًا وَقَدَرَوِي هَذَا عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ نَهَى عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوعًا قَوْلَهُ.

۱۲۶۹: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی اسحق سے انہوں نے شریک بن حنبل سے انہوں نے علیؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کچے ہوئے لہسن کے علاوہ لہسن کھانا مکروہ ہے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

۱۸۶۹: حَدَّثَنَا هَنَادُ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ شَرِيكَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَرِهَ أَكْلَ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوعًا هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ الْقَوِيٍّ وَرَوَى عَنْ شَرِيكَ بْنِ حَنْبَلٍ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

شریک بن حنبل سے نبی اکرم ﷺ سے مرسل نقل کرتے ہیں۔  
۱۸۷۰: حضرت ام ایوبؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں شریف لائے تو ان لوگوں نے (یعنی ہجرت کے موقع پر) آپ ﷺ کے لئے بعض سبزیوں سے کھانا تیار کیا۔ آپ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا تم لوگ اسے کھا لو کیونکہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں اور مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے میرے ساتھی (فرشتوں) کو تکلیف نہ پہنچے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔  
ام ایوبؓ، حضرت ابویوبؓ کی بیوی ہیں۔ محمد بن حمید، یزید بن حباب سے وہ ابوخلدہ سے اور وہ ابوعلیہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا لہسن بھی ایک پاکیزہ رزق ہے۔ ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔ ان کی انس بن مالکؓ سے ملاقات ہے اور ان سے احادیث بھی سنی ہیں۔ ابوعلیہ کا نام رفیع ریاحی ہے۔ عبدالرحمن بن مہدی بتتے ہیں کہ ابوخلدہ بہترین مسلمان تھے۔

۱۲۱۳: باب سوتے وقت برتنوں کو ڈھکنے اور

چراغ و آگ بجھا کر سونا

۱۸۷۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (سوتے وقت) دروازے بند کر دو، برتن اونڈھے کر دو یا ڈھانپ دو اور چراغ بجھا دو۔ کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتا، مشکیزے کی رسی نہیں کھولتا اور برتن کو ننگا نہیں کرتا۔ نیز چھوٹا فاسق (چوہا) لوگوں کے گھروں کو جلا دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت جابرؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

۱۸۷۲: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوتے وقت اپنے گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑو (بلکہ بجھا دو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۷۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَلَّفُوا لَهُ طَعَامًا فِيهِ بَعْضُ هَذِهِ الْبُقُولِ فَكَرِهَ أَكْلَهُ فَقَالَ لَا ضَحَابَهُ كُلُّوهُ فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوذَى صَاحِبِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأُمُّ أَيُّوبَ هِيَ أُمْرَأَةٌ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ الثُّومُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرَّزْقِ وَأَبُو خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ ثَقَّةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ أَفْرَكَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَسَمِعَ مِنْهُ وَأَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهُ رُفَيْعٌ وَهُوَ الرِّيَّاحِيُّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كَانَ أَبُو خَلْدَةَ حَيَارًا مُسْلِمًا.

۱۲۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْمِيرِ الْإِنَاءِ

وَإِطْفَاءِ السَّرَاجِ وَالنَّارِ عَبْدَ الْمَنَامِ

۱۸۷۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَوْكِنُوا السِّقَاءَ وَأَكْفِنُوا الْإِنَاءَ وَخَمِّرُوا الْإِنَاءَ وَأَطْفِنُوا الْمِصْبَاحَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلْقًا وَلَا يَحِلُّ وَكَأَنَّ وَلَا يَكْشِفُ آيَةً فَإِنَّ الْفُؤَيْسِقَةَ تُضْرِبُ عَلَى النَّاسِ بَيْتَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ جَابِرٍ.

۱۸۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۳: باب دودو کھجوریں ایک ساتھ کھانے

کی کراہت

۱۸۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر دو کھجوروں کو ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مولیٰ سعد بھی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۱۵: باب کھجور کی فضیلت

۱۸۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ گھر جس میں کھجور نہ ہو اس کے رہنے والے بھوکے ہیں۔ اس باب میں ابورافع رضی اللہ عنہ کی بیوی سلمیٰ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے ہشام بن عروہ کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۲۱۶: باب کھانا کھانے

کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا

۱۸۷۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہو جاتا ہے جو ایک لقمہ کھانے یا ایک گھونٹ پانی پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے۔ اس باب میں عقبہ بن عامر البوسعید، عائشہ، ابویوب اور ابو ہریرہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ کئی راوی اسے زکریا بن ابی زائدہ سے اس طرح نقل کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۲۱۷: باب کوڑھی کے ساتھ کھانا

۱۲۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْقُرَانِ بَيْنَ التَّمْرَيْنِ

۱۸۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثنا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَعُيَيْدُ اللَّهِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سَحِيمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَفْرَنَ بَيْنَ التَّمْرَيْنِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ صَاحِبَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

۱۸۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَسْكَرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ لَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ ثنا سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيِّتَ لَا تَمْرٌ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَى امْرَأَةِ أَبِي رَافِعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۲۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَمْدِ

عَلَى الطَّعَامِ إِذَا فُرِغَ مِنْهُ

۱۸۷۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ لَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَائِشَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ نَحْوَهُ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَكَرِيَّا بْنِ زَائِدَةَ.

۱۲۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ

## کھانا

۱۸۷۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑھی کو ہاتھ سے پکڑا اور اپنے پیالے میں شریک طعام کر لیا پھر فرمایا اللہ کے نام کے ساتھ اس پر بھروسہ اور توکل کر کے کھاؤ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے یونس بن محمد کی فضل بن فضالہ سے نقل کردہ حدیث سے جانتے ہیں اور یہ مفضل بن فضالہ بصری ہیں جب کہ مفضل بن فضالہ دوسرے شخص ہیں وہ ان سے زیادہ ثقہ اور مشہور ہیں۔ شعبہ یہ حدیث حبیب بن شہید سے اور وہ ابن بریدہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کوڑھی کے مریض کا ہاتھ پکڑا۔ میرے نزدیک شعبہ کی حدیث اشدہ اور زیادہ صحیح ہے۔

## ۱۲۱۸: باب مؤمن

## ایک آنت میں کھاتا ہے

۱۸۷۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابونضر رضی اللہ عنہ، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، جہجہ غفاری، میمونہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۸۷۸: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک کافر رسول اللہ ﷺ کے ہاں مہمان بن کر آیا آپ ﷺ نے اس کیلئے ایک بکری کا دودھ نکالنے کا حکم دیا پھر دوسری کا دودھ نکالنے کا حکم دیا۔ پس دودھ نکالا گیا اور وہ پی گیا۔ پھر ایک اور بکری کا دودھ نکالا گیا۔ وہ اسے بھی پی گیا۔ یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا۔ دوسرے روز وہ اسلام لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس کیلئے دودھ دوہنے کا حکم دیا۔ اس نے اس

## مَعَ الْمَجْدُومِ

۱۸۷۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَقْرِيُّ وَابْنُ أَبِي يَمِينٍ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ تَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَا الْمُفْضَلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْدُومٍ فَأَدْخَلَهُ مَعَهُ فِي الْقُضْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ بِسْمِ اللَّهِ تَقَةَ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلًا عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُفْضَلِ بْنِ فَضَالَةَ هَذَا شَيْخُ بَصْرِيِّ وَالْمُفْضَلُ بْنُ فَضَالَةَ شَيْخٌ آخِرُ بَصْرِيِّ أَوْثَقُ مِنْ هَذَا وَأَشْهُرُ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ أَنَّ عُمَرَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْدُومٍ وَحَدِيثُ شُعْبَةَ أَشْبَهُ عِنْدِي وَأَصْح.

## ۱۲۱۸: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ

## يَأْكُلُ فِي مَعِي وَاحِدٍ

۱۸۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ تَنَا غَيْبُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعِي وَاحِدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي مُوسَى وَجَهَّجَةَ الْغِفَارِيِّ وَمَيْمُونَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو.

۱۸۷۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى تَنَا مَعْنُ تَنَا مَالِكُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحَلَبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ أُخْرِي فَحَلَبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ أُخْرِي فَشَرِبَ حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِشَاةٍ فَحَلَبْتُ فَشَرِبْتُ حَلَالَهَا ثُمَّ أَمَرَ لَهَ بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

بکری کا دودھ پی لیا۔ پھر آپ ﷺ دوسری بکری کا دودھ نکالنے کا حکم دیا لیکن وہ اسے پورا نہ پی سکا۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافرسات آنتوں میں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۱۹: باب ایک شخص کا کھانا دو کیلئے کافی ہے

۱۸۷۹: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى جَابِرُ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کیلئے اور تین کا چار آدمیوں کیلئے کافی ہے۔ اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کیلئے اور چار کا آٹھ کیلئے کافی ہے۔

۱۸۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَاعِبٍ الرَّحْمَنِيُّ مِنْ مَهْدِيِّ نَاسُفِيَانٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُوْفِيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا.

محمد بن بشار یہ حدیث عبد الرحمن بن مہدی سے وہ سفیان سے وہ اعمش سے وہ ابوسفیان سے وہ جابر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

**خلاصۃ الابواب:** (۱) کفار کے برتن دھو کر پاک صاف ہو جائیں تو ان کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (۲) بائیں ہاتھ سے کھانے کی ممانعت کہ اس ہاتھ سے شیطان کھانا کھاتا ہے (۳) کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چائنا بھی برکت کے حصول کا باعث ہے۔ (۴) لقمہ گر جانے پر آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ اسے اٹھا کر کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔ (۵) کھانے کے آداب میں سے ہے کہ پیالے کے درمیان سے نہ کھایا جائے بلکہ اپنی طرف سے کھائے۔ (۶) لہسن، پیاز کھا کر مسجد میں آنے کی کراہت۔ یہ اس صورت میں ہے کہ جب ان کو پکایا نہ جائے۔ پکانے کی صورت میں ان سے بُوختم ہو جاتی ہے لہذا ایسی صورت میں مسجد میں آنے میں کوئی حرج نہیں۔ (۷) آپ ﷺ کی ہدایت کہ سوتے وقت دروازوں کو بند کیا جائے کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتا، برتن کو ڈھک دیا جائے اور لائٹس کو بند کر دیا جائے (۸) کھانے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب اپنے ساتھی کے ساتھ کھائے تو اعتدال کے ساتھ کھائے یعنی اپنے ساتھی کی اجازت کے بغیر دو دو کھجوریں نہ اٹھائے اس عمل کو دوسرے پھلوں پر بھی قیاس کیا جا سکتا ہے مثلاً خوبانی، لوکاٹ اور آلو بخارے وغیرہ وغیرہ۔ کھجور کی فضیلت کے بارے میں کہ یہ پھل اس قدر خصوصیات اور بے پناہ خواص کا حامل ہے کہ اس کا استعمال فوائد سے خالی نہیں۔ (۹) کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کیا جائے۔ (۱۰) کسی مریض کے ساتھ کھانا ہو تو اللہ کا نام لے کر کھانے میں شریک ہو جائے اور اللہ ہی پر بھروسہ اور توکل کرنا چاہئے۔ (۱۱) مؤمن کی یہ خوبی ہے کہ وہ دنیا میں زندہ رہنے کے لئے کھاتا ہے جبکہ کافر اس کے مقابلے میں کھانے کے لئے زندہ رہتا ہے (۱۲) دو آدمیوں کے کھانے میں برکت کا ہونا کہ ایک کا کھانا دو کے لئے اور تین کا چار کے لئے کافی ہوتا ہے۔



## ۱۲۲۰: باب ٹڈی کھانا

۱۸۸۱: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کہتے ہیں کہ ان سے ٹڈی کھانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چھ غزوات میں شرکت کی اس دوران ہم ٹڈیاں کھاتے تھے۔ سفیان بن عیینہ، ابویعفر سے یہی حدیث نقل کرتے ہوئے چھ غزوات کا اور سفیان ثوری ابو یعفر سے ہی نقل کرتے ہوئے سات غزوات بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابویعفر کا نام واقد ہے انہیں وقدان بھی کہتے ہیں جبکہ دوسرے ابویعفر کا نام عبد الرحمن بن عبید بن نسطاس ہے۔

۱۸۸۲: حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی ہم ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔ شعبہ بھی یہ حدیث ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی غزوات میں شرکت کی ہم ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔ یہ حدیث ہم سے محمد بن بشار، محمد بن جعفر اور شعبہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

## ۱۲۲۱: باب جلالہ کے دودھ

اور گوشت کا حکم

۱۸۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے دودھ اور گوشت کے استعمال سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عباس سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حسن غریب ہے۔ ابن ابی نجیح بھی مجاہد سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلہ یہی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۸۸۴: حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

## ۱۲۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْجَرَادِ

۱۸۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ الْعَبْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاكُلُ الْجَرَادَ هَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْقُوبٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَقَالَ سِتَّ غَزَوَاتٍ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَعِزُّ بْنُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي يَعْقُوبٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو يَعْقُوبٍ اسْمُهُ وَاقْدٌ وَيُقَالُ وَقْدَانٌ أَيْضًا وَأَبُو يَعْقُوبٍ الْأَخْرَاسُ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عُيَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ.

۱۸۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ وَالْمَوْمِلُ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْقُوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ نَاكُلُ الْجَرَادَ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ نَاكُلُ الْجَرَادَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا.

## ۱۲۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ

لُحُومِ الْجَلَالَةِ وَالْبَانِيهَا

۱۸۸۳: حَدَّثَنَا هُنَادٌ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَلَالَةِ وَالْبَانِيهَا وَفِي الْبَابِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۸۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ

جلالہ اس جانور کو کہتے ہیں جس کی خوراک کا اکثر حصہ نجاسات ہوں (مترجم)

ایسے جانور کا گوشت کھانے سے منع فرمایا جسے باندھ کر تیروں کا نشانہ بنایا جائے۔ نیز جلالہ کا دودھ پینے اور مشکیزہ کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ محمد بن بشر بھی ابن ابی عدی سے وہ سعید بن ابی عروبہ سے وہ قتادہ سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی احادیث منقول ہیں۔

### ۱۲۲۲: باب مرغی کھانا

۱۸۸۵: حضرت زہد بن جزی فرماتے ہیں کہ میں ابو موسیٰ کے پاس گیا تو وہ مرغی کھا رہے تھے۔ فرمایا قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے زہد بن جزی سے منقول ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابو العوام کا نام عمران قطان ہے۔

۱۸۸۶: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس حدیث میں تفصیل ہے اور یہ حسن صحیح ہے۔ اسے ایوب سختیانی قاسم سے وہ ابو قلابہ سے اور وہ زہد بن جزی سے نقل کرتے ہیں۔

### ۱۲۲۳: باب سرخاب کا گوشت کھانا

۱۸۸۷: حضرت ابراہیم بن عمر بن سفینہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سرخاب کا گوشت کھایا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ابراہیم بن عمر بن سفینہ، عمر بن ابی فدیك سے روایت کرتے ہیں انہیں بریہ بن عمر بن سفینہ بھی کہتے ہیں۔

ثَبِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُجْتَمَةِ وَعَنْ لَبَنِ الْجَلَالَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِمَّا فِي السِّقَاءِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

### ۱۲۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدَّجَاجِ

۱۸۸۵: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمٍ ثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زَهْدِ بْنِ جَزِيٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ اذْنُ فَكُلْ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ زَهْدِ بْنِ جَزِيٍّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَهْدِ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ هُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ.

۱۸۸۶: حَدَّثَنَا هُنَادٌ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ زَهْدِ بْنِ جَزِيٍّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ زَهْدِ بْنِ جَزِيٍّ.

### ۱۲۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْجَبَّارِيِّ

۱۸۸۷: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجِيُّ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ جَبَّارِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ سَفِينَةَ رَوَى عَنْهُ ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ وَيَقُولُ بَرِيهٌ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ.

## ۱۲۲۳: باب بھنا ہوا گوشت کھانا

۱۸۸۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلو کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھانے کے بعد نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہیں کیا۔ اس باب میں عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ، مغیرہ رضی اللہ عنہ اور ابو رافع رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے صحیح غریب ہے۔

## ۱۲۲۵: باب تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت

۱۸۸۹: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، عبد اللہ بن عمروؓ اور عبد اللہ بن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف علی بن اقرم کی روایت سے جانتے ہیں۔ زکریا بن ابی زائدہ، سفیان بن سعید اور کئی راوی یہ حدیث علی بن اقرم ہی سے نقل کرتے ہیں شعبہ بھی اسے ثوری سے اور وہ علی بن اقرم سے نقل کرتے ہیں۔

## ۱۲۲۶: باب نبی اکرم ﷺ کا

میٹھی چیز اور شہد پسند کرنا

۱۸۹۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور میٹھی چیز پسند کیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ علی بن مسہر نے اسے ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہے اور اس حدیث میں زیادہ تفصیل ہے۔

## ۱۲۲۷: باب شور بازیاہ کرنا

۱۸۹۱: حضرت عبد اللہ مرنئی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

## ۱۲۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الشَّوَاءِ

۱۸۸۸ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَرَانِيُّ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَمَا تَوَضَّأَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَالْمَغِيرَةَ وَابْنِ رَافِعٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ:

## ۲۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مُتَكِنًا

۱۸۸۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا أَنَا فَلَا أَكُلُ مُتَكِنًا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ وَرَوَى زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ هَذَا الْحَدِيثُ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ.

## ۱۲۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي حُبِّ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

۱۸۹۰: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ قَالُوا ثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدَّرُواهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا.

## ۱۲۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي اكْتِثَارِ الْمَرْقَةِ

۱۸۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ

فرمایا جب تم سے کوئی گوشت خریدے تو اس میں شور بہ زیادہ رکھے۔ اگر اسے کھانے کو گوشت نہیں ملے گا۔ تو شور بہ تو مل جائے گا اور یہ بھی ایک قسم کا گوشت ہی ہے۔ اس باب میں حضرت ابو ذرؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث غریب ہے؛ ہم اسے صرف محمد بن فضالہ کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔ محمد بن فضالہ تعبیر بتانے والے ہیں۔ سلیمان بن حرب ان پر اعتراض کرتے ہیں اور علقمہ، بکر بن عبد اللہ مرمزی کے بھائی ہیں۔

۱۸۹۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی نیک کام کو حقیر نہ سمجھے اور اگر کوئی نیک کام نظر نہ آئے تو اپنے بھائی سے ہی خندہ پیشانی سے مل لیا کرو اور جب گوشت خریدو یا ہنڈیا پکاو تو شور بہ زیادہ کر لیا کرو اور اس میں سے کچھ پڑوسی کے ہاں بھی بھیج دیا کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شعبہ اسے ابو عمران جوینی سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

### ۱۲۲۸: باب ثرید کی فضیلت

۱۸۹۳: حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں میں سے بہت سے لوگ کامل گزر رہے ہیں لیکن عورتوں میں سے مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ اور عائشہؓ کے علاوہ کوئی کامل نہیں اور حضرت عائشہؓ کی تمام عورتوں پر اس طرح فضیلت ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۱۲۲۹: باب گوشت نوح کر کھانا

۱۸۹۴: حضرت عبد اللہ بن حارثؓ کہتے ہیں کہ میرے والد نے میری شادی کے موقع پر دعوت کا اہتمام کیا جس میں

ثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ قُضَاءٍ ثَنَا أَبِي عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَيْتُمْ لَحْمًا لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرَقَتَهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَحْمًا أَصَابَ مَرَقَةً وَهُوَ أَحَدُ اللَّحْمَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ قُضَاءٍ هُوَ الْمُعْبَرُ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ فِيهِ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلْقَمَةُ وَهُوَ أَحْوَبُ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ.

۱۸۹۲: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَنْقَرِيِّ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتَمِ بْنِ عَامِرِ الْخَزَارِيِّ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْقِرَنَّ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَلِيقْ أَخَاهُ بِوَجْهِ طَلَبِكُمْ وَإِذَا اشْتَرَيْتُمْ لَحْمًا أَوْ طَبَخْتُمْ قِدْرًا فَأَكْثِرْ مَرَقَتَهُ وَاعْرِفْ لِحَارِكَ مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

### ۱۲۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الثَّرِيدِ

۱۸۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَقُضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَآنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

### ۱۲۲۹: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ شَوْ اللَّحْمِ نَهْشًا

۱۸۹۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ

صفوان بن امیہ بھی شامل تھے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گوشت دانٹوں سے نوج کر کھایا کرو کیونکہ یہ اس طرح کھانے سے زیادہ لذیذ اور زود ہضم ہوتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف عبدالکریم معلم کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض اہل علم ان کے حافظے پر اعتراض کرتے ہیں جن میں ایوب سختیانی بھی شامل ہیں۔

۱۲۳۰: باب چھری سے گوشت کاٹ کر

کھانے کی اجازت

۱۸۹۵: حضرت جعفر بن امیہ ضمری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ چھری کے ساتھ کاٹا اور پھر اس کھایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کئے بغیر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۲۳۱: باب نبی اکرم

ﷺ کو کونسا گوشت پسند تھا

۱۸۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا تو آپ ﷺ کو اس کا بازو پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ کو وہ پسند تھا۔ لہذا آپ ﷺ نے اسے دانٹوں سے نوج کر کھایا۔ اس باب میں ابن مسعود، عائشہ، عبداللہ بن جعفر اور ابو عبیدہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو حیان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تھی ہے اور ابو زرعہ بن عمرو بن جرید کا نام ہرم ہے۔

۱۸۹۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دستی کا گوشت زیادہ پسند نہیں تھا بلکہ بات

قَالَ زَوْجِي أَبِي قَدْ عَانَا سَافِيَهُمْ صَفْوَانُ بْنُ أُمِيَّةٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَشُوا اللَّحْمَ نَهْشًا فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ زَائِسِ هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمُعَلِّمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ مِنْهُمْ أَبُو السَّخْتِيَانِي.

۲۳۰: بَابُ مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي اللَّحْمِ بِالسَّكِينِ

۱۸۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ جَعْفَرِ بْنِ أُمِيَّةِ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَزَمَ مِنْ كَيْفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضَى إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

۱۲۳۱: بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ اللَّحْمِ كَانَ أَحَبَّ

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۸۹۶: حَدَّثَنَا وَأَصْلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَمِ فُلْفِعَ إِلَيْهِ الذَّرَاعُ وَكَانَ يُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبِي عُبَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَيَّانَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ ابْنِ حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ وَأَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ اسْمُهُ هَرَمٌ.

۱۸۹۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الرَّغْفَرَانِي ثَنَا يَحْيَى

بْنُ عَبَّادِ أَبُو عَبَّادِ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْوَهَّابِ بْنِ

یہ تھی کہ گوشت ایک دن کے ٹانغے کے ساتھ ملا کرتا تھا لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھانے میں جلدی کرتے تھے اور یہی حصہ جلدی پک جاتا ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی روایت سے جانتے ہیں۔

يَحْيَىٰ مِنْ وَلَدِ عِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ الدَّرَاعُ أَحَبَّ لِلَّحْمِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ إِلَّا غَبَاقًا كَانَ يَعْجَلُ إِلَيْهِ لِأَنَّهُ أَعْجَلُهَا نَضْجًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۲۳۲: باب سرکہ کے بارے میں

۱۲۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَلِّ

۱۸۹۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے۔

۱۸۹۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ تَنَا مَبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

۱۸۹۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام ہانی رضی اللہ عنہا سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث مبارک بن سعید کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۸۹۹: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ تَنَا مُعَاوِيَةَ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَآمِ هَانِيٍّ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مَبَارَكِ بْنِ سَعِيدٍ.

۱۹۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرکہ بہترین سالنوں میں سے ہے۔

۱۹۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ عَنْ عَسْكَرِ الْبَغْدَادِيِّ تَنَا يَحْيَىٰ بْنُ حَسَّانَ نَا سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ.

۱۹۰۱: عبد اللہ بن عبد الرحمن، یحییٰ بن حسان سے اور وہ سلیمان بن بلال سے اسی طرح نقل کرتے ہیں لیکن اس میں (یہ فرق ہے) کہ انہوں نے کہا بہترین سالن یا سالنوں میں سے بہترین سرکہ ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور ہشام بن عروہ کی سند سے صرف سلیمان بن بلال ہی کی روایت سے معروف ہے۔

۱۹۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تَنَا يَحْيَىٰ بْنُ حَسَّانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ أَوْ الْإِدَامُ الْخَلُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

۱۹۰۲: حضرت ام حانی بنت ابی طالبؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ البتہ چند سوکھی روٹی کے ٹکڑے اور سرکہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا لاؤ

۱۹۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ تَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ آمِ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْتُ لَا إِلَّا

كَسِرَ يَابِسَةً وَخَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَرِيبُهُ فَمَا أَقْفَرِيَّتُ مِنْ أَدَمٍ فِيهِ خَلُّ هَذَا حَدِيثٌ  
حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأُمُّ هَانِي مَاتَتْ بَعْدَ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِزَمَانٍ.

**خلاصہ الابواب:** سمندر کے مردار کی طرح ٹڈیوں کا حکم ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے مردہ ٹڈیاں کھانے کی اجازت دی ہے کیونکہ ان کو ذبح کرنا ممکن نہیں۔ بنی ابی اوفیٰ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے اور آپ ﷺ کے ساتھ ٹڈیاں کھاتے رہے۔ اس حدیث کو ابن جامہ کے سوا سب نے روایت کیا ہے (۲) نبی کریم ﷺ نے کھانے کے آداب میں یہ بیان فرمایا ہے کہ تکبیر لگا کر نہ کھایا جائے۔ یہ چیز میڈیکل سائنس کی رو سے بھی نقصان دہ ہے۔ (۳) پڑوسی کے حقوق کے بارے میں کثرت سے احادیث آئی ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ جب کوئی کھانا پکائے تو اس میں شور بہ زیادہ رکھے تاکہ اپنے ہمسائے کو بھی شریک کر سکے۔ (۴) گوشت کو دانتوں سے نوح کر کھانا چاہئے اس سے وہ زیادہ لذیذ اور زود ہضم ہو جاتا ہے مغرب زدہ لوگ جو چھری کانٹے استعمال کرتے ہیں وہ گوشت کو فائدہ مند نہیں رہنے دیتے اگرچہ اس طرح کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۲۳۳: باب تربوز کو تر کھجور کے ساتھ کھانا

۱۹۰۳: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تربوز کھجوروں کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے بعض راوی اسے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں یعنی حضرت عائشہؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ یزید بن رومان بھی یہ حدیث بواسطہ عروہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۲۳۴: باب ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا

کرکھانا

۱۹۰۴: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھایا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن سعد کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۲۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْبَطِيخِ بِالرُّطْبِ

۱۹۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ هِشَامٍ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبَطِيخَ بِالرُّطْبِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَقَلْبَرَوِيُّ يَزِيدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا الْحَدِيثُ.

۱۲۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ

الْقِثَاءِ بِالرُّطْبِ

۱۹۰۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقِثَاءَ بِالرُّطْبِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ.

## ۱۲۳۵: باب اونٹوں کا پیشاب پینا

۱۹۰۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو وہاں کی آب و ہوا ان لوگوں کو موافق نہ آئی۔ پس نبی اکرم ﷺ نے انہیں صدقے کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کا (یعنی اونٹوں کا) دودھ اور پیشاب پیو۔ یہ حدیث ثابت کی روایت سے حسن صحیح غریب ہے۔ یہ حدیث حضرت انسؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ حضرت انسؓ سے ابو قلابہ نقل کرتے ہیں۔ سعد بن ابی عروبہ بھی قتادہ سے اور وہ حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

## ۱۲۳۶: باب کھانے سے پہلے اور بعد وضو کرنا

۱۹۰۶: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونا کھانے میں برکت کا باعث ہے۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ منہ دھونے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ اس حدیث کو ہم صرف قیس بن ربیع کی روایت سے جانتے ہیں اور قیس بن ربیع حدیث میں ضعیف ہیں۔ ابو ہاشم رمانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔

## ۱۲۳۷: باب کھانے سے پہلے وضو نہ کرنا

۱۹۰۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ بیت الخلاء سے نکلے تو کھانا حاضر کر دیا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا! کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی لائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے وضو کا حکم صرف نماز کے وقت دیا گیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ عمرو بن دینار سے

## ۱۲۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

۱۹۰۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرِيُّ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَنَمَةَ ثَنَا حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ نَاسِمٍ عَنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَنَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ الْبَاهِيَا وَأَبْوَابِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ وَقَدْرُوِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ غَيْرِ وَجِهٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَوَاهُ أَبُو قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ.

## ۱۲۳۶: بَابُ الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ

۱۹۰۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَرَحَانِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ الْمَعْنِيِّ وَاحِدٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ زَادَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ وَقَيْسٌ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَأَبُو هَاشِمٍ الرَّمَّانِيُّ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ دِينَارٍ.

## ۱۲۳۷: بَابُ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

۱۹۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا إِلَّا نَاتِيكَ بِوُضُوءٍ قَالَ إِنَّمَا مَرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ



سعید بن حورث سے اور وہ ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوریؒ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے اور پیالے کے نیچے روٹی رکھنا مکروہ سمجھتے تھے۔

### ۱۲۳۸: باب کدو کھانا

۱۹۰۸: حضرت ابوطالوت سے روایت ہے کہ میں حضرت انسؓ کے پاس حاضر ہوا تو وہ کدو کھا رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ اے درخت میں تجھ سے کس قدر محبت کرتا ہوں اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ تجھے پسند فرماتے تھے۔ اس باب میں حکیم بن جابر بھی اپنے والد سے حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۱۹۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلیٹ میں کدو تلاش کرتے ہوئے دیکھا۔ پس میں اس وقت سے کدو کو پسند کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

### ۱۲۳۹: باب زیتون کا تیل کھانا

۱۹۱۰: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! زیتون کا تیل لگاؤ اور کھاؤ کیونکہ یہ مبارک درخت سے ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف عبدالرزاق کی معمر سے روایت سے جانتے ہیں اور عبدالرزاق اسے بیان کرنے میں مضطرب تھے۔ کبھی وہ حضرت عمرؓ کے واسطے سے نقل کرتے ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ میرے خیال میں حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں اور کبھی زید بن اسلم سے بحوالہ ان کے والد مرسل نقل کرتے ہیں۔

۱۹۱۱: ہم سے روایت کی ابو داؤد نے انہوں نے عبدالرزاق

عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَوْرِيثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَكْرَهُ غَسْلَ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُوَضَعَ الرَّغِيفُ تَحْتَ الْقِصْعَةِ.

### ۱۲۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدُّبَاءِ

۱۹۰۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي طَالُوتٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يَا كُلَّ الْقُرْعِ وَهُوَ يَقُولُ يَا لِكِ شَجَرَةٍ مَا أَحْبَبْتُ إِلَّا لِحُبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لِكِ وَفِي الْبَابِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبَعُ فِي الصُّحُفَةِ يَعْنِي الدُّبَاءَ فَلَا أَرَأَى أَحَبَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

### ۱۲۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الزَّيْتِ

۱۹۱۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُوا الزَّيْتِ وَأَدْهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَضْطَرِبُ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ فَرُبَّمَا ذَكَرَ فِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُبَّمَا رَوَاهُ عَلَى الشُّكِّ فَقَالَ أَحْسِبُهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّبِيِّ ﷺ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۹۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبُدٍ ثَنَا عَبْدُ

سے انہوں نے معمر سے وہ زید بن اسلم سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں عمرؓ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۹۱۲: حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو۔ یہ مبارک درخت سے ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ ہم اس کو صرف عبداللہ بن عیسیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

### ۱۲۳۰: باب باندی یا غلام کے ساتھ کھانا

۱۹۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خادم اس کیلئے کھانا تیار کرتے ہوئے گرمی اور دھواں برداشت کرے تو اسے چاہیے کہ خادم کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ بٹھالے اور اگر وہ انکار کرے تو لقمہ لے اور اسے کھلائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو خالد کا نام سعد ہے اور یہ اسماعیل کے والد ہیں۔

### ۱۲۳۱: باب کھانا کھلانے کی فضیلت

۱۹۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سلام کو پھیلاؤ، لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور کافروں کو قتل کرو۔ (یعنی جہاد کرو) اس طرح تم لوگ جنت کے وارث ہو جاؤ گے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ، ابن عمرؓ، انسؓ، عبداللہ بن سلام، عبدالرحمن بن عائشؓ اور شرح بن ہانیؓ بھی اپنے والد سے احادیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی سند سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۹۱۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمن کی عبادت کرو، کھانا کھلاؤ اور سلام کو رواج دو۔ سلامتی کے ساتھ جنت میں

الرَّزَاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عُمَرَ .

۱۹۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثنا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَ ثنا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عَطَاءٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنْ الزَّيْتِ وَإِذَا هُنُوَابِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَيْسَى .

### ۱۲۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوكِ

۱۹۱۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثنا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ بِذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَفَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَهُ وَذَخَانَهُ فَلْيَأْخُذْ بِيَدِهِ فَلْيَقْعِدْهُ مَعَهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَأْخُذْ لِقْمَةً فَلْيَطْعَمْهُ أَيَّاهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو خَالِدٍ وَالذُّ إِسْمَاعِيلُ اسْمُهُ سَعْدٌ .

### ۱۲۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ إِطْعَامِ الطَّعَامِ

۱۹۱۴: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَادٍ ثنا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَضْرِبُوا الْهَامَ تَوَرَّثُوا الْجَنَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَآنَسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ .

۱۹۱۵: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّنَابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا الرَّحْمَنَ

وَأَطْعَمُوا الطَّعَامَ وَأَفْشَرُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ  
بِسَلَامٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۲: باب رات کے کھانے کی فضیلت

۱۹۱۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کا کھانا ضرور کھایا کرو اگرچہ مٹھی بھر کھجوریں ہی ہوں۔ کیونکہ رات کا کھانا ترک کرنا بوڑھا کر دیتا ہے۔ یہ حدیث منکر ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ غلبہ کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ عبد الملک بن علق مجہول ہے۔

۱۲۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ

۱۹۱۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى الْكُوفِيُّ ثَنَا عَبْسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَلَّاقٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَشُّوا وَلَوْ بِكَفِّ مِنْ حَشْفٍ فَإِنَّ تَرَكَ الْعِشَاءَ مَهْرَمَةٌ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّوْحِ وَغَبْسَةُ بَضْعَفٌ فِي الْحَدِيثِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَلَّاقٍ مَجْهُولٌ.

۱۲۳۳: باب کھانے پر بسم اللہ پڑھنا

۱۹۱۷: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا رکھا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا قریب ہو جاؤ اور بسم اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ ہشام بن عروہ ابو وجزہ سعدی اور قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی کے واسطے سے بھی حضرت عمر بن ابی سلمہ سے یہ حدیث منقول ہے۔ ہشام بن عروہ کے ساتھیوں نے اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے۔

۱۲۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ

۱۹۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ طَعَامٌ قَالَ اذُنْ يَا بَنِيَّ وَسَمِ اللَّهُ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ بِمَائِيكَ وَقَدْ رَوَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي وَجْزَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ اختلف أصحاب هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَبُو وَجْزَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبِيدٍ.

۱۹۱۸: حضرت عکراش بن ذویب فرماتے ہیں کہ مجھے بنو مرہ بن عبید نے اپنی زکوٰۃ کا مال دے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں مدینہ پہنچا تو دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ مہاجرین اور انصار کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ام سلمہ کے ہاں لے گئے اور فرمایا کھانے کیلئے کچھ ہے۔ پس ایک بڑا پیالہ لایا گیا جس میں بہت سا شرید اور بوٹیاں تھیں، ہم نے کھانا شروع کر دیا اور میں اپنا ہاتھ کناروں میں مارنے لگا۔ جبکہ آپ ﷺ اپنے سامنے

۱۹۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي السُّوَيْبَةِ أَبُو الْهَدَيْلِ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَكْرَاشٍ عَنْ أَبِيهِ عَكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِي بَنُو مُرَّةٍ بِنُ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ أُمُورِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ يَدِي فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَأَتَيْنَا بِحَفْنَةٍ كَثِيرَةٍ الثَّرِيدِ وَالْوَدُورِ

سے کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا  
دایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا عکراش ایک جگہ سے کھاؤ پورا ایک ہی  
قسم کا کھانا ہے۔ پھر ایک تھال لایا گیا جس میں مختلف قسم کی  
خشک یا تر کھجوریں تھیں (عبید اللہ کو شک ہے) میں نے اپنے  
سامنے سے کھانا شروع کر دیا جبکہ نبی اکرم ﷺ کا ہاتھ  
مبارک تھال میں گھومنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عکراش  
جہاں سے جی چاہے کھاؤ۔ اس لیے کہ یہ ایک قسم کی نہیں ہیں۔  
پھر پانی لایا گیا اور آپ ﷺ نے اس سے اپنے دونوں ہاتھ  
دھوئے۔ پھر گیلے ہاتھ چہرہ مبارک، بازوؤں اور سر پرل لیے  
اور فرمایا: عکراش جو چیز آگ پر پکی ہوئی ہو اس سے اس طرح  
وضو کیا جاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف علاء بن  
فضل کی روایت سے جانتے ہیں۔ علاء اس حدیث میں متفرد  
ہیں۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

۱۹۱۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی کھانے لگے تو  
بسم اللہ پڑھے اور اگر بھول جائے تو کہے ”بسم اللہ فی اولہ  
وآخرہ“ اسی سند کے ساتھ حضرت عائشہ سے منقول ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے چھ صحابہ رضی اللہ عنہم  
کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا۔ اس نے دو  
لقموں میں سارا کھانا کھالیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو یہ کھانا تمہیں بھی کافی ہوتا۔ یہ  
حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۳۲: باب چکنے ہاتھ

دھوئے بغیر سونا مکروہ ہے

۱۹۲۰: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا: شیطان بہت حساس اور جلد ادا رک کرنے والا ہے۔  
پس تم اس سے اپنی جانوں کی حفاظت کرو۔ جو آدمی اس حالت  
میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو پھر اسے کوئی چیز

فَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا فَحَبَطَتْ بِيَدِي فِي نَوَاحِيهَا وَآكَلَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ  
فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ  
يَاعِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ  
أْتَيْنَا بَطْبِقٍ فِيهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ أَوْ الرُّطْبِ شَكَّ عُبَيْدُ  
اللَّهِ فَجَعَلْتُ أَكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبِقِ قَالَ يَاعِكْرَاشُ  
كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أْتَيْنَا  
بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ  
وَمَسَحَ بِسَلْسَلٍ كَفَيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ  
يَاعِكْرَاشُ هَذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ هَذَا حَدِيثٌ  
غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ  
تَفَرَّدَ الْعَلَاءُ بِهِذَا الْحَدِيثِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

۱۹۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا  
هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ غَمَيْرٍ عَنْ أُمِّ كُلثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا  
فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ فَإِنَّ نَسِي فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ  
فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ  
فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلِقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
أَمَا إِنَّهُ لَوْ سَمِيَ لَكَفَّاكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الْبَيْتُوتَةِ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ

۱۹۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْعٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ  
الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِي ذُنَبٍ عَنِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ  
الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لِحَاسٍ فَأَحْذَرُوهُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ مَنْ

بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحٌ غَمْرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے نفس کی ملامت کرے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کو سہیل بن ابی صالح اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۹۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَبُو بَكْرٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ ثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحٌ غَمْرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۹۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہاتھوں میں چکنائی لگے ہوئے سو جائے پھر اسے کوئی چیز کاٹ ڈالے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو اعمش سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

**خلاصۃ الابیاب:** قبیلہ عربینہ کے لوگوں کو اونٹنوں کا پیشاب پلایا گیا یہ بطور دوا تھا (۲) کھانے سے پہلے وضو اور بعد میں ہاتھ دھونے سے کھانے میں برکت پیدا ہوتی ہے گویا نبی کریم ﷺ نے تورات کی اس تعلیم کی تائید فرمائی ہے۔ جبکہ آپ ﷺ نے کھانے سے پہلے وضو نہیں بھی کیا۔ (۳) حضور ﷺ کو زیتون اور کدو پسند تھا (۴) نوکر کو اپنے ساتھ کھانا کھلانا چاہئے۔ (۵) سلام کو پھیلانے کی ترغیب، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سلام کرو خواہ اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔ لوگوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب۔ قرآن کریم میں لوگوں کے جنت میں نہ جانے کا سبب یہ بھی ہے کہ وہ لوگوں کو کھانا نہ کھلاتے تھے۔ جنت کا وارث بننے کے لئے جہاد بالکفار کرنا چاہئے۔ (۶) رات کا کھانا کھانا چاہے قلیل مقدار میں ہی کیوں نہ ہو کھانا چاہئے کیونکہ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق اس کو ترک کرنا گویا جلد بڑھاپے کو دعوت دینا ہے (۷) کھانے کے بعد ہاتھ لازماً دھونا چاہئے کیونکہ ہاتھوں پر لگی ہوئی چکنائی کیڑوں کو دعوت دیتی ہے اور اس فعل کو نہ کرنے والے کو چاہئے کہ وہ صرف خود کو ملامت کرے۔

## أَبْوَابُ الْأَشْرَبَةِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پینے کی اشیاء کے ابواب

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۲۳۵: باب شراب پینے والے

۱۲۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَرَابِ الْخَمْرِ

۱۹۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ پس جو شخص دنیا میں شراب پینے اور اس کا عادی ہونے کی حالت میں مر جائے تو وہ آخرت میں شراب نہیں پی سکے گا (یعنی جنت کی)۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابو سعیدؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عبادہ ابو مالک اشعریؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بواسطہ نافع حضرت ابن عمرؓ سے متعدد طرق سے مروی ہے۔ مالک بن انس اسے نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے موثوقاً روایت کرتے ہیں۔

۱۹۲۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے شراب پی اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں اور اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے اور پھر اگر وہ دوبارہ شراب پیے تو اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں اور اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے اور اگر چوتھی مرتبہ یہی حرکت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دنوں کی نمازیں قبول نہیں فرماتا اور اگر توبہ کرے تو اس کی توبہ بھی قبول نہیں فرماتا اور اس کو کچھڑ کی نہر سے پلائے گا لوگوں نے کہا اے ابو عبدالرحمن (عبداللہ بن عمرؓ) کچھڑ کی نہر کیا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا دوزخیوں کی پیپ۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ابن عباسؓ اور عبداللہ بن عمروؓ

۱۹۲۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتٍ أَبُو زَكْرِيَّا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرُفْهَا فِي الْآخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبَادَةَ وَأَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْرَوِي مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْثُوقًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۱۹۲۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتَّبِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ قِيلَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَهْرٌ مِنْ صَدِيدِ أَهْلِ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْرَوِي نَحْوَهُ هَذَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

دونوں نبی اکرمؐ سے اسی کے مثل احادیث نقل کرتے ہیں۔

۱۲۲۶: باب ہر نشہ آور چیز حرام ہے

۱۹۲۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ پینے والی چیز جو نشہ کرتی ہے وہ حرام ہے۔

۱۹۲۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، ابن مسعودؓ، ابوسعیدؓ، ابوموسیٰؓ، انسؓ، عاصمؓ، میمونہؓ، ابن عباسؓ، قیس بن سعدؓ، نعمان بن بشیرؓ، معاویہؓ، عبد اللہ بن مغفلؓ، ام سلمہؓ، بریدہؓ، ابو ہریرہؓ، وائل بن حجرؓ اور قرۃ مزنیؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابوسلمہؓ سے بھی بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی طرح کی حدیث مرفوعاً منقول ہے۔ دونوں روایتیں صحیح ہیں۔ کئی افراد نے بواسطہ محمد بن عمرو، ابوسلمہؓ اور ابو ہریرہؓ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ بواسطہ ابوسلمہؓ اور ابن عمرؓ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۱۲۲۷: باب جس چیز کی بہت سی مقدار نشہ دے

اس کا تھوڑا سا استعمال بھی حرام ہے

۱۹۲۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دیتی ہے اس کی تھوڑی مقدار استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی

عُمَرُو وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۲۶: بَابُ مَا جَاءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

۱۹۲۴: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنِلَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكِرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

۱۹۲۵: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي سَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُرَيْشِيِّ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي فَرِيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ سَعِيدٍ وَابْنِ مُوسَى وَالْأَشْجَعِ الْعَصْرِيِّ وَدَيْلَمٍ وَمَيْمُونَةَ وَعَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَقَيْسَ بْنَ سَعْدٍ وَالنُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ وَمُعَاوِيَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَغْفَلٍ وَأُمَّ سَلَمَةَ وَبُرَيْدَةَ وَابْنَ هُرَيْرَةَ وَوَائِلَ بْنَ حُجْرٍ وَقُرَّةَ الْمَزْنِيَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَلَرُوهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَكَالَهُمَا صَحِيحٌ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۲۷: بَابُ مَا جَاءَ مَا أَسْكِرَ

كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ

۱۹۲۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْفَرَوَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْكِرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ وَخَوَاتِ بْنِ

روایت سے حسن غریب ہے۔

۱۹۲۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جس سے ایک فرق (تین صاع کا پیانا) نشہ لائے۔ اس کا ایک چلو بھی پینا حرام ہے۔ عبد اللہ یا محمد میں سے کسی نے اپنی حدیث میں ”حسوة“ کے الفاظ نقل کئے ہیں یعنی ایک گھونٹ پینا بھی حرام ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اسے لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح، ابو عثمان انصاری سے مہدی بن میمون کی حدیث کے مثل نقل کرتے ہیں۔ ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے۔ انہیں عمر بن سالم بھی کہا گیا ہے۔

### ۱۲۳۸: باب منکولوں میں نبیذ بنانا

۱۹۲۸: حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا اور پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منکولوں کی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ طاؤس نے کہا: اللہ کی قسم میں نے ابن عمرؓ سے یہ سنا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیٰ، ابوسعیدؓ سوید، عائشہ، ابن زبیرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۱۲۳۹: باب کدو کے خول، ہنر روغنی گھڑے اور کڑی

(کھجور کی) کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت

۱۹۲۹: حضرت عمرو بن مرہ، زازان سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے ان برتنوں کے متعلق پوچھا جن کے استعمال سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا اور کہا کہ ہمیں اپنی زبان میں ان برتنوں کے متعلق بتا کر ہماری زبان میں اس کی وضاحت کیجئے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ”ختمہ“ یعنی

جُبَيْرٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ.

۱۹۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنُ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونِ ح وَثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجَمْعِيُّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الْمَعْنِيُّ وَاحِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَا اسْكُرَ الْفَرْقُ مِنْهُ فِيمَا لَكَفَّ مِنْهُ حَرَامٌ قَالَ أَحَدُهُمَا فِي حَدِيثِهِ الْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدَرَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سَلِيمٍ وَالرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ نَحْوَرِ وَابْنِ مَهْدِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ وَأَبُو عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ وَيُقَالُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ.

### ۱۲۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي نَبِيذِ الْجَرِّ

۱۹۲۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ وَبِزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَا ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ طَاوُسِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ طَاوُسٌ وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَبِي سَعِيدٍ وَسُوَيْدٍ وَعَائِشَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

### ۱۲۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُبَدَّ

فِي الدُّبَابِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ

۱۹۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ زَادَانَ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَوْعِيَةِ وَأَخْبَرَنَاهُ بَلْعَتِكُمْ وَقِسْرَةَ لَنَا بَلَعْنَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ



منگے، ”دبّاء“ یعنی کدو کے خول اور تقیر سے منع فرمایا اور یہ کھجور کی چھال سے بنایا جاتا ہے اور ”مزفت“ یعنی رال کے روغنی برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ مشکیزوں میں نبیذ بنائی جائے۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، علیؓ، ابن عباسؓ، ابوسعید، ابوہریرہؓ، عبدالرحمن بن یعمرؓ، سمرہؓ، انسؓ، عائشہؓ، عمران بن حصینؓ، عاتز بن عمروؓ، حکم غفاریؓ اور میمونہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۰: باب برتنوں میں نبیذ بنانے

کی اجازت

۱۹۳۰: حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں (چند) برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا۔ بے شک برتن نہ تو کسی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام اور ہرنشہ آور چیز حرام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۳۱: حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مخصوص) برتنوں (میں نبیذ بنانے) سے منع فرمایا۔ پس انصار نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے پاس اور برتن نہیں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تو پھر میں اس سے منع نہیں کرتا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابوہریرہؓ، ابوسعیدؓ، عبداللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۱: باب مشک میں نبیذ بنانا

۱۹۳۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے مشک میں نبیذ بنایا کرتے تھے اور اس کا اوپر کا منہ باندھ دیتے تھے جبکہ اس کے نیچے بھی ایک چھوٹا منہ تھا۔ ہم اگر صبح بھگوتے تو آپ ﷺ شام کو پی لیتے اور اگر شام کو نبیذ

وہی الحجرة ونہی عن الذبّاء وہی الفرعة ونہی عن النقییر وہی اصل النخل ینقر نقراً أو ینسج نسجاً ونہی عن المزفت وهو المقییر وأمر أن ینتبد فی الأسقیة وفي الباب عن عمر وعلی وابن عباس وأبی سعید وأبی ہریرة وعبد الرحمن بن یعمر وسمرة وأنس وعائشة وعمران بن حصین وعاتز بن عمرو والحکم الغفاری ومیمنة لهذا حدیث حسن صحیح.

۱۲۵۰: باب ماجاء فی الرخصة

أن ینتبد فی الظروف

۱۹۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالُوا نَا أَبُو عَاصِمٍ نَا سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَإِنَّ ظُرْفًا لَا يَحِلُّ شَيْنًا وَلَا يَحْرِمُ مَهًى وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ الْجَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ فَشَكَتَ إِلَيْهِ الْأَنْصَارُ فَقَالُوا لَيْسَ لَنَا وَغَاءٌ قَالَ فَلَا إِذَا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۵۱: ماجاء فی الإنتباز فی السقاء

۱۹۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْبِذُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوكَأُ أَغْلَاهُ لَهُ عَزْلَاءُ نَبْدُهُ

بناتے تو آپ ﷺ صبح پیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابوسعیدؓ اور ابن عباسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے، ہم اسے یونس بن عبید کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے اور سند سے بھی منقول ہے۔

غُدُوَّةٌ وَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَبْذُهُ عِشَاءً وَيَشْرَبُهُ غُدُوَّةً  
وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ هَذَا  
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ  
عَبِيدٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدَرُوْا هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ  
غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَيضًا.

۱۲۵۲: باب دانے

جن سے شراب بنتی ہے

۱۹۳۳: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک گندم سے شراب ہے، جو سے شراب ہے۔ کھجور سے شراب ہے۔ انگور سے شراب اور شہد سے شراب ہے۔ (یعنی ان سب سے شراب بنتی ہے)۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت مذکور ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُبُوبِ

الَّتِي يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

۱۹۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ  
ثَنَا إِسْرَائِيلُ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهَاجِرٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنِ  
النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا وَمِنَ  
التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعُسْلِ خَمْرًا  
وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۹۳۳: روایت کی یحییٰ بن آدم نے اسرائیل سے اسی حدیث کی مثل۔ اور روایت کی یہ حدیث ابی حیان تیمی نے شععی سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عمر سے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا بیشک گندم سے شراب بنتی ہے۔ پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۱۹۳۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَحْيَى  
بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ نَحْوَهُ وَرَوَى أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ  
هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ  
قَالَ إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ.

۱۹۳۵: ہم کو خبر دی اس روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے ابو حیان تیمی سے انہوں نے شععی سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عمر بن خطابؓ سے کہ شراب گندم سے بھی ہوتی ہے اور یہ ابراہیم کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ علی بن مدینی کہتے ہیں کہ ابراہیم بن مہاجر، یحییٰ بن سعید کے نزدیک قوی نہیں۔

۱۹۳۵: أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ  
ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا  
وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ وَقَالَ  
عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ لَمْ يَكُنْ  
إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْمُهَاجِرِ بِالْقَوِيِّ.

۱۹۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے ہے یعنی کھجور اور انگور سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو کثیرؓ، غزبریؓ ہیں اور ان کا نام عبدالرحمن بن غفیلہ ہے۔

۱۹۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
الْمُبَارَكِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَعِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا  
أَبُو كَثِيرٍ السُّحَيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ  
الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنْبَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

صَحِيحٌ أَبُو كَثِيرٍ السُّخَيْمِيُّ هُوَ الْغُبَيْرِيُّ اسْمُهُ يَزِيدُ  
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عُقَيْلَةَ .

۱۲۵۳ : بَابُ مَا جَاءَ فِي

خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

۱۹۳۷ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ  
بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ  
جَمِيعًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ .

۱۹۳۸ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ  
سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَ  
بَيْنَهُمَا وَنَهَى عَنِ الْجِرَارِ أَنْ يُتْبَذَ فِيهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ  
أَنَسٍ وَجَابِرِ وَابْنِ قَتَادَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَآمِ سَلَمَةَ وَمَعْبُدِ  
بْنِ كَعْبٍ عَنْ أُمِّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۲۵۴ : بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ

فِي أَيْنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

۱۹۳۹ : حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ  
عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ أَنَّ  
حَدِيثَهُ اسْتَسْقَى فَاتَاهُ إِنْسَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ  
وَقَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهُ قَابِلِي أَنْ يَنْتَهِيَ إِنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي أَيْنِيَةِ  
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَبُسِّ الْحَرِيرِ وَالدَّبِيحِ وَقَالَ هِيَ  
لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ  
سَلَمَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۲۵۳ : باب چکی پکی کھجوروں کو ملا کر

نبیذ بنانا

۱۹۳۷ : حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چکی اور پکی کھجوریں ملا کر نبیذ  
بنانے سے منع فرمایا۔  
یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۳۸ : حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چکی  
اور پکی کھجوریں ملا کر نیز انگور اور کھجوروں کو ملا کر نبیذ بنانے اور  
منکوں میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا۔

اس باب میں حضرت انسؓ، جابرؓ، ابو قتادہؓ، ابن  
عباسؓ، ام سلمہؓ اور معبد بن کعبؓ (بواسطہ والدہ) سے بھی  
احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۴ : باب سونے اور چاندی کے برتنوں

میں کھانے پینے کی ممانعت

۱۹۳۹ : ابن ابی لیلی بیان کرتے ہیں کہ حضرت حدیفہؓ نے پانی  
مانگا تو ایک شخص چاندی کے برتن میں پانی لے کر حاضر  
ہوا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور فرمایا میں نے اس سے منع  
کیا تھا لیکن یہ باز نہیں آیا۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے سونے اور  
چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا اور اسی طرح ریشم اور  
دیباچ کا لباس پہننے سے بھی۔ یہ تم لوگوں کے لیے آخرت میں  
ہے اور ان لوگوں (یعنی کفار) کیلئے دنیا میں۔ اس باب میں  
حضرت ام سلمہؓ، براءؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول  
ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۵۵ : باب کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت

۱۹۴۰ : حضرت انسؓ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

۱۲۵۵ : بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا

۱۹۴۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ

کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا تو آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کھانے کا کیا حکم؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو اس سے بھی زیادہ سخت ہے (یعنی کھڑے ہو کر کھانا بھی منع ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۳۱: حضرت جبارود بن علاء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ، ابو ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کو کئی راوی سعید سے وہ قتادہ سے وہ ابوسعید سے وہ جبارود سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کی گری ہوئی چیز اٹھالینا دوزخ میں جلنے کا سبب ہے۔ (بشرطیکہ) اسے پہنچانے کی نیت نہ ہو۔ جبارود بن معقل کو ابن علاء بھی کہتے ہیں۔ لیکن صحیح ابن معقل ہے۔

۱۲۵۶: باب کھڑے ہو کر پینے کی

### اجازت

۱۹۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چلتے پھرتے اور کھڑے کھایا پیا کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ یعنی عبید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی نافع سے اور ان کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ عمران بن مدریج بھی یہ حدیث ابو بزری سے اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ ابو بزری کا نام یزید بن عطار ہے۔

۱۹۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا اس باب میں علی رضی اللہ عنہ، سعید رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا فَقِيلَ الْأَكْلُ قَالَ ذَاكَ أَشَدُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۳۱: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَدْمِيِّ عَنِ الْجَارُودِ بْنِ الْعَلَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ جَارُودِ بْنِ الْعَلَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقَ النَّارِ وَالْجَارُودُ وَهُوَ ابْنُ الْمُعَلَّى يُقَالُ ابْنُ الْعَلَاءِ وَالصَّحِيحُ ابْنُ الْمُعَلَّى.

۱۲۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ

### فِي الشَّرْبِ قَائِمًا

۱۹۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ ابْنِ سَلَمٍ الْكُوفِيُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي الْبَرَزِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي الْبَرَزِيِّ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَطَارِدٍ.

۱۹۳۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ وَمُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۴۴: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر (دونوں طرح) پیتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۱۲۵۷: باب برتن میں سانس لینا

۱۹۴۵: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پانی پیتے ہوئے تین مرتبہ سانس لیتے اور فرماتے یہ زیادہ سیراب کرنے والا اور خوشگوار ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہشام دستوائی اسے ابوعصام سے اور وہ انس سے نقل کرتے ہیں۔ عزہ بن ثابت، ثمامہ سے اور وہ انس سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ برتن میں پانی پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

۱۹۴۶: ہم سے روایت کی بنداز نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے عزہ بن ثابت انصاری سے انہوں نے ثمامہ بن انس بن مالک سے کہ نبی اکرم ﷺ برتن میں پانی پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۴۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پیو بلکہ دو اور تین سانسوں میں پیو اور پیتے وقت بسم اللہ پڑھو اور پینے کے بعد اللہ کی حمد و ثناء بیان کرو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ یزید بن سنان جزری کی کنیت ابو فروہ رہاوی ہے۔

### ۱۲۵۸: باب دوبار سانس لیکر پانی پینا

۱۹۴۸: حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب پانی پیتے تو دو مرتبہ سانس لیتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف رشدین بن کریب کی روایت سے جانتے ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن

۱۹۴۴: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّنْفُسِ فِي الْإِنَاءِ  
۱۹۴۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَيُوسُفُ بْنُ حَمَادٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ هُوَ أَمْرًا وَأَرْوَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسِ وَرَوَى عَزْرَةَ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا.

۱۹۴۶: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَزْرَةَ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۹۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانَ الْجَزْرِيِّ عَنِ ابْنِ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا كَشْرَبِ الْبَعِيرِ وَلَكِنْ اشْرَبُوا مَثْنَى وَثَلَاثَ وَسَمُّوْا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحِدًا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَيَزِيدُ بْنُ سِنَانَ الْجَزْرِيُّ هُوَ أَبُو فَرَوَةَ الرَّهَوِيُّ.

### ۱۲۵۸: بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الشَّرْبِ بِنَفْسَيْنِ

۱۹۴۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ ثَنَا عَيْسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ رَشْدِيْنَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ يَتَنَفَّسُ مَرَّتَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا

سے پوچھا کہ رشدین بن کریب زیادہ قوی ہیں یا محمد بن کریب۔ انہوں نے فرمایا کس بات نے انہیں قریب کیا۔ میرے نزدیک رشدین بن کریب زیادہ راجح ہیں۔ پھر میں نے (یعنی امام ترمذی نے) امام بخاری سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا۔ محمد بن کریب، رشدین بن کریب کی بنسبت راجح ہیں۔ میری (یعنی امام ترمذی کی) رائے ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن کی رائے کے مطابق ہے کہ رشدین بن کریب راجح اور اکبر ہیں۔ رشدین بن کریب نے حضرت ابن عباسؓ کو پایا اور ان کی زیارت کی۔ یہ دونوں بھائی ہیں اور ان کی منکر احادیث بھی ہیں۔

۱۲۵۹: باب پینے کی

چیز میں پھونکیں مارنا منع ہے۔

۱۹۳۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پیتے وقت پھونکیں مارنے سے منع فرمایا۔ ایک آدمی نے عرض کیا اگر برتن میں تنکا وغیرہ ہو تو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے گرا دو۔ اس نے عرض کیا میں ایک سانس میں سیر نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سانس لو تو پیالہ اپنے منہ سے بنا دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونکنے سے منع فرمایا۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۰: باب برتن

میں سانس لینا مکروہ ہے

۱۹۵۱: حضرت عبد اللہ بن البوقادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز پیئے تو برتن میں سانس نہ لے۔

مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ وَسَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادِ الرَّحْمَنِ عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ قُلْتُ هُوَ أَقْوَى أَمْ مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ قَالَ مَا أَقْرَبُهُمَا وَرِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ أَرْجَحُهُمَا عِنْدِي وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُ مِنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ وَالْقَوْلُ عِنْدِي مَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رِشْدِينَ بْنُ كُرَيْبٍ أَرْجَحُ وَأَكْبَرُ وَقَدْ أَدْرَكَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَرَأَاهُ وَهُمَا اخْوَانٌ وَعِنْدَهُمَا مَنَاكِبُ.

۱۲۵۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

۱۹۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَيُّوبَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْمُثَنَّى الْجُهَنِيَّ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَدَاةَ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ فَقَالَ أَهْرَفُهَا قَالَ فَإِنِّي لَا أَرَوِي مِنْ نَفْسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَابْنِ الْقَدْحِ إِذَا عَنِ فَيْكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزْرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۶۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

۱۹۵۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هِشَامُ الدُّسْتَوَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۱: باب مشکیزہ (وغیرہ)

اوندھا کر کے پانی پینا منع ہے

۱۹۵۲: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۲: باب اس کی اجازت

۱۹۵۳: حضرت عیسیٰ بن عبد اللہ بن انیسؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ایک لنگی ہوئی مشک کے پاس کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے اسے جھکا کر اس کے منہ سے پانی پیا۔ اس باب میں حضرت ام سلیمؓ سے بھی حدیث منقول ہے لیکن اس کی سند صحیح نہیں اور عبد اللہ بن عمرؓ حافظے کی وجہ سے ضعیف ہیں۔ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ ان کا عیسیٰ سے سماع ہے یا نہیں۔

۱۹۵۴: حضرت عبد الرحمن بن ابوعمرہ اپنی دادی کبشہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں داخل ہوئے اور ایک لنگی ہوئی مشک کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ پھر میں اٹھی اور اس کا منہ کاٹ کر رکھ لیا (یعنی تبرکاً)

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور یزید بن یزید، عبد الرحمن بن یزید کے بھائی اور جابرؓ کے بیٹے ہیں اور یزید، عبد الرحمن سے پہلے فوت ہوئے۔

۱۲۶۳: باب داہنے ہاتھ

والے پہلے پینے کے زیادہ مستحب ہیں

۱۹۵۵: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پانی ملا ہوا دودھ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ کی

اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَسُ فِي الْإِنَاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۶۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ

عَنِ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ

۱۹۵۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَوَايَةً أَنَّهُ نَهَى عَنِ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۱۹۵۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَيْسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَى قَرْبَةِ مُعَلَّقَةٍ فَحَثَّهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَضَعْفُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَلَا أَدْرِي سَمِعَ مِنْ عَيْسَى أَمْ لَا.

۱۹۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِي قَرْبَةِ مُعَلَّقَةٍ فَأَنَّمَا فَكَّمْتُ إِلَيْهَا فَقَطَعْتُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَيَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ هُوَ أَخُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَهُوَ أَقْدَمُ مِنْهُ مَوْتًا.

۱۲۶۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأَيْمَنِينَ

أَحَقُّ بِالشَّرْبِ

۱۹۵۵: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ

دہنی طرف ایک دیہاتی اور بائیں طرف حضرت ابوبکرؓ تھے۔ پس آپ ﷺ نے خود پینے کے بعد دیہاتی کو دیا اور فرمایا دابنہ والا زیادہ مستحق ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ، اسہل بن سعدؓ، ابن عمرؓ اور عبداللہ بن بسرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۳: باب پلانے والا آخر

میں پئے

۱۹۵۶: حضرت ابوقادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پئے۔ اس باب میں حضرت ابن ابی اوفیٰ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶۵: باب مشروبات میں سے

کونسا مشروب نبی اکرم ﷺ کو زیادہ پسند تھا

۱۹۵۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میٹھی اور ٹھنڈی چیز رسول اللہ ﷺ مشروبات میں سب سے زیادہ پسند کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث کئی راوی ابن عیینہ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ یعنی بواسطہ معمر زہری اور عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا لیکن صحیح وہی ہے جو زہری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلًا نقل کرتے ہیں۔

۱۹۵۸: حضرت زہری سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا مشروب سب سے عمدہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میٹھا اور ٹھنڈا۔ عبدالرزاق بھی معمر سے اسی طرح نقل کرتے ہیں یعنی معمر، زہری سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلًا روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابن عیینہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔

أَنَّ بِنَ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسَى بِلَبَنِ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أُعْطِيَ الْأَعْرَابِيُّ وَقَالَ الْإَيْمَنُ فَلَا يَمَنُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۶۳: بَابُ مَا جَاءَ أَنْ سَاقَى الْقَوْمَ

آخِرُهُمْ شَرْبًا

۱۹۵۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِيَّاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقَى الْقَوْمَ آخِرُهُمْ شَرْبًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۶۵: بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ الشَّرَابِ كَانَ

أَحَبُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۹۵۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلُوُّ الْبَارِدُ وَهَكَذَا رَوَاهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ مِثْلَ هَذَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۱۹۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الشَّرَابِ أَطْيَبُ قَالَ الْحُلُوُّ الْبَارِدُ وَهَكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.



**خلاصۃ الابواب:** خمر (شراب) ایک الکوحلی مادہ ہے جو نشہ پیدا کرتا ہے۔ یہ بات محتاج بیان نہیں کہ شراب کے کتنے مضر اثرات انسان کے عقل و جسم اور دین اور دنیا پر مرتب ہوتے ہیں اور ایک خاندان اور معاشرے کے لئے وہ کیا کیا تباہیاں لاتی ہے۔ ایک محقق کہتا ہے کہ شراب سے بڑھ کر انسانیت کو کسی چیز نے زک نہیں پہنچائی۔ نبی کریم ﷺ نے اُمتِ مسلمہ کو اس سے بچانے کے لئے جامع تعلیم دی ہے اور اس کا ہر راستہ بند کر دیا۔ اس لئے آپ ﷺ نے اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی کہ شراب کس چیز سے بنائی جاتی ہے بلکہ اس کے اثر یعنی نشہ کو قابل لحاظ سمجھا۔ لہذا جس چیز میں نشہ لانے کی قوت ہو وہ خمر ہے خواہ اس کا کوئی سا بھی نام رکھ لیا جائے۔ اس کی قلیل مقدار ہو یا کثیر خواہ کسی برتن میں بنائی جائے اس کے پینے پلانے والے، بنانے والے، اسے پہنچانے والے سب پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ (۲) سونے چاندی کے برتنوں کے استعمال کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ (۳) کھڑے ہو کر پانی پینے کی اگرچہ اجازت ہے مگر اہل علم کے نزدیک بیٹھ کر پینا زیادہ افضل ہے۔ پانی پینے کے آداب میں یہ بھی ہے کہ برتن میں سانس نہ لیا جائے اور تین سانس میں پانی پیا جائے۔ (۶) پلانے والا خود آخر میں پئے اور اس کا آغاز محفل میں دائیں جانب سے کیا جائے۔

## أَبْوَابُ الْبُرُوقِ وَالصَّلَاةِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نِيكِي أَوْ رَصْلَةٍ رَحْمِي كَالأَبْوَابِ

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۲۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَرِّ الْوَالِدَيْنِ

۱۲۶۶: باب ماں باپ سے حسن سلوک

۱۹۵۹: حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون بھلائی کا زیادہ مستحق ہے۔ فرمایا تمہاری ماں۔ میں نے عرض کیا پھر کون۔ فرمایا تمہاری والدہ۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد فرمایا تمہاری والدہ۔ میں نے چوتھی مرتبہ عرض کیا کہ ان کے بعد کون زیادہ مستحق ہے؟ فرمایا تمہارے والد اور ان کے بعد رشتہ داروں میں سے جو سب سے زیادہ قریبی ہو۔ اور اسی طرح درجہ بدرجہ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، عبداللہ بن عمروؓ، عائشہؓ اور دواءؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ بہز بن حکیم، معاذ بن یسار بن حیدہ قشیری کے بیٹے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے بہز بن حکیم کے بارے میں کلام کیا ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ

۱۹۵۹: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَيْرُّ قَالَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَعَائِشَةُ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَبَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ هُوَ ابْنُ مَعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيُّ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ تَكَلَّمْتُ فِي بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَرَوَى عَنْهُ مَعْمَرٌ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ.

ثقہ ہیں۔ ان سے معمر، سفیان ثوری، حماد بن سلمہ اور کئی دوسرے ائمہ راوی ہیں۔

۱۲۶۷: بَابُ

۱۲۶۷: بَابُ مِنْهُ

۱۹۶۰: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرمؐ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کون سے اعمال افضل ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ پھر کون سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کے بعد کون سے اعمال افضل ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ پھر

۱۹۶۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَّازِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ سَكَتَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الشَّيْبَانِيُّ وَشُعْبَةُ وَعَبْدُ وَاحِدٌ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَارِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ إِيَاسٍ.

نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے۔ اگر میں مزید سوال کرتا تو آپ ﷺ بھی جواب دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ شیبانی، شعبہ اور کئی دوسرے حضرات نے اس حدیث کو ولید بن عیزار سے روایت کیا ہے۔ بواسطہ ابو عمرو شیبانی حضرت عبداللہ بن مسعود سے یہ حدیث متعدد سندوں سے مروی ہے۔ ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

۱۲۶۸: بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الْفَضْلِ

فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ

۱۲۶۸: باب والدین کی رضامندی

کی فضیلت

۱۹۶۱: حضرت ابودرداء سے روایت ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میری ایک بیوی ہے اور میری ماں مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے۔ حضرت ابودرداء نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا باپ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے لہذا اب تیری مرضی ہے اسے ضائع کرے یا محفوظ رکھے۔ سفیان (راوی) کبھی والدہ کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی والد کا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور عبدالرحمن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

۱۹۶۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی خوشی میں اور اللہ تعالیٰ کا غصہ (یعنی ناراضگی) والد کی ناراضگی میں ہے۔

۱۹۶۳: یعلی بن عطاء اپنے والد اور وہ عبداللہ بن عمرو سے یہ حدیث غیر مرفوع نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ شعبہ اور ان کے ساتھی بھی اسے یعلی بن عطاء وہ اپنے والد اور وہ عبداللہ بن عمرو سے اسے موقوفاً ہی نقل کرتے ہیں اور ہمیں علم نہیں کہ خالد بن حارث کے علاوہ کسی اور نے اسے مرفوعاً نقل کیا ہو اور یہ ثقہ اور قابل اعتماد ہیں۔ میں (امام ترمذی) نے محمد بن ثنی سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوفہ میں عبداللہ بن ادریس اور بصرہ میں خالد بن حارث جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ اس باب میں حضرت

۱۹۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ إِنَّ رَجُلًا آتَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ أُمَّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدَا وَسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَاصْغُرْ ذَلِكَ الْبَابَ أَوْ احْفَظْهُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ إِنَّ أُمَّي وَرُبَّمَا قَالَ أَبِي هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبٍ.

۱۹۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرٍو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِضَا الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ.

۱۹۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ وَهَكَذَا رَوَى أَصْحَابُ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوفًا وَلَا تَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثِقَّةٌ مَأْمُونٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِالْبَصْرَةِ مِثْلَ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَا بِالْكُوفَةِ مِثْلَ

عبداللہ بن مسعود سے بھی حدیث منقول ہے۔

۱۲۶۹: باب والدین کی نافرمانی

۱۹۶۳: حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں سے بھی بڑا گناہ نہ بتاؤں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اس سے پہلے تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور فرمایا: جھوٹی گواہی نافرمانی جھوٹی بات (یعنی راوی کو شک ہے) پھر آپ ﷺ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔ اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوبکرہ کا نام نفع ہے۔

۱۹۶۵: حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی دے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں جب یہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲۷۰: باب والد کے دوست کی عزت کرنا

۱۹۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ اس باب میں ابوسعید سے بھی حدیث منقول ہے۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کئی سندوں سے منقول ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ اِدْرِيسَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

۱۲۶۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي عَقُوقِ الْوَالِدَيْنِ

۱۹۶۳: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَحَدُ ثُكْمٌ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَكِنًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو بَكْرَةَ اسْمُهُ نَفِيعٌ.

۱۹۶۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكِبَائِرِ أَنْ يَشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدِيهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدِيهِ قَالَ نَعَمْ يُسَبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيُسَبُّ أَبَاهُ وَيَشْتِمُ أُمَّهُ فَيَشْتِمُ أُمَّهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۲۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِكْرَامِ صَدِيقِ الْوَالِدِ

۱۹۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا حَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَبْرَأَ بَرَّانٍ يَصِلُ الرَّجُلُ أَهْلَ وَدِّ أَبِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَقَدَرَوِي هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ.

## ۱۲۷۱: باب خالہ کے ساتھ نیکی کرنا

۱۹۶۷: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خالہ ماں کی طرح ہے۔ اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

## ۱۲۷۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي بَرِّ الْخَالَةِ

۱۹۶۷: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثَنَا أَبِي عَنْ إِسْرَائِيلَ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ وَهُوَ ابْنُ مَدُوَيْهَ ثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنِ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ وَاللَّفْظُ لِحَدِيثِ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۱۹۶۸: حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے، کیا میرے لئے توبہ ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ ہے۔ عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا خالہ۔ عرض کیا ”جی ہاں“ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر اس کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اس باب میں حضرت علیؓ اور براء بن عازبؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَفْصِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي تَوْبَةٌ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمِّ قَالَ لَا فَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَرِّهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ.

۱۹۶۹: ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ سے وہ محمد بن سوقة سے وہ ابو بکر بن حفص سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں ابن عمرؓ کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ حدیث ابو معاویہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ ابو بکر بن حفص، ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں۔

۱۹۶۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَفْصِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ حَفْصِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ.

## ۱۲۷۲: باب والدین کی دعا

۱۹۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دعائیں قبول ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ایک مظلوم کی بددعا، دوسری مسافر کی دعا اور تیسری والد کی بیٹے کیلئے بددعا۔ حجاج صوفیہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے ہشام بنی کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں اور ابو جعفر، ابو جعفر موزن ہیں۔ ہمیں ان کے نام کا علم نہیں۔ اس سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کئی احادیث نقل کی ہیں۔

## ۱۲۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ الْوَالِدَيْنِ

۱۹۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ وَقَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِ هِشَامٍ وَأَبُو جَعْفَرٍ الْمُؤَدَّنُ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ غَيْرَ حَدِيثٍ.

## ۱۲۷۳: باب والدین کا حق

۱۹۷۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بیٹا اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ ہاں البتہ یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ اگر وہ اپنے والد کو غلام پائے اور اسے خرید کر آزاد کر دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف سہیل بن ابی صالح کی روایت سے جانتے ہیں۔ سفیان ثوری اور کئی راوی بھی یہ حدیث سہیل سے نقل کرتے ہیں۔

## ۱۲۷۴: باب قطع رحمی

۱۹۷۲: حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اللہ ہوں، میں رحمن ہوں، میں نے ہی رحم کو پیدا کیا اور پھر اسے اپنے نام سے مشتق کیا۔ پس جو شخص اسے ملائے گا یعنی صلہ رحمی کرے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو اسے کاٹے گا یعنی قطع رحمی کرے گا میں اسے کاٹوں گا۔ اس باب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ سفیان کی زہری سے منقول حدیث صحیح ہے۔ اسے معمر، زہری سے وہ ابوسلمہ سے وہ رزاد لیشی سے اور وہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ معمر کی حدیث میں غلطی ہے۔

## ۱۲۷۵: باب صلہ رحمی

۱۹۷۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلہ رحمی کر نیوالا وہ نہیں جو کسی قربت دار کی نیکی کے بدلے نیکی کرے بلکہ صلہ رحمی وہ ہے جو قطع رحمی کے باوجود اسے ملائے اور صلہ رحمی کرے۔ یہ

## ۱۲۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْوَالِدَيْنِ

۱۹۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُوسَى ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ هَذَا الْحَدِيثَ.

## ۱۲۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ

۱۹۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ اشْتَكَى أَبُو الدَّادِ فَعَادَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ قَالَ خَيْرُهُمْ وَأَوْصَلُهُمْ مَا عَلِمْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا اللَّهُ وَأَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنْ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَتْهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّتْهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَعَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَخَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ حَدِيثُ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَرَوَى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ رَدَّادِ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَمَعْمَرٍ كَذَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَحَدِيثُ مَعْمَرٍ خَطَأً.

## ۱۲۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ

۱۹۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا بَشِيرٌ أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَفَطْرُبْنُ حَلِيفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيءِ وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا

حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں سلمانؓ، عائشہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۷۴: حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ابن ابی عمر رضی اللہ عنہ بھی سفیان سے یہی نقل کرتے ہیں کہ اس سے مراد قطع رحمی کرنے والا ہے۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۱۲۷۶: باب اولاد کی محبت

۱۹۷۵: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے ایک نواسے کو گود میں لے کر نکلے اور فرمایا بے شک تمہارا کام بخیل، بزدل اور جاہل بنانا ہے اور بلاشبہ تم اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے بچلوں سے ہو۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور اشعث بن قیسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن عیینہ کی ابراہیم بن میسرہ سے منقول حدیث کو ہم صرف انہی کی سند سے جانتے ہیں اور عمر بن عبدالعزیز کے خولہ سے سماع کا ہمیں علم نہیں۔

### ۱۲۷۷: باب اولاد پر شفقت کرنا

۱۹۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اقرع بن حابس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا۔ ابن ابی عمر اپنی بیان کردہ حدیث میں حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہیں۔ پس اقرع نے کہا: میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی ان کا بوسہ نہیں لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن کا نام عبداللہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

انْقَطَعَتْ رَحْمَةُ وَصَلَهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَعَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ.

۱۹۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا سَفْيَانُ بْنُ الرَّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَفْيَانُ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

### ۱۲۷۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي حُبِّ الْوَالِدِ

۱۹۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا سَفْيَانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي سُوَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ زَعَمَتِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ خَوْلَةَ بِنْتُ حَكِيمٍ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِرٌ أَحَدًا ابْنِي ابْنَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّكُمْ لَتَبْخَلُونَ وَتَجْتَبُونَ وَتَجْهَلُونَ وَإِنَّكُمْ لَمِنْ رِيحَانِ اللَّهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَوَالِ الْأَشْعَثِ ابْنِ قَيْسِ حَدِيثُ بِنِ عَيْيَنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ سَمَاعًا مِنْ خَوْلَةَ.

### ۱۲۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْوَالِدِ

۱۹۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا قَالَا تَنَا سَفْيَانُ بْنُ الرَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبْصَرَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْبَلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْحَسَنَ أَوْ الْحُسَيْنَ فَقَالَ إِنَّ لِي مِنَ الْوَالِدِ عَشْرَةَ مَا قَبَلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمْ وَفِي الْبَابِ عَنِ أَنَسِ وَعَائِشَةَ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

## ۱۲۷۸: باب لڑکیوں پر خرچ کرنا

۱۹۷۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں وہ ان سے اچھا سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اس کیلئے جنت ہے۔

۱۹۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان سے اچھا سلوک کرے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے سعد بن ابی وقاص، مالک بن وہیب ہیں۔ لوگوں نے اس سند میں ایک آدمی کا اضافہ کیا ہے۔

۱۹۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی بیٹیوں کے ساتھ آزما گیا پھر اس نے ان پر صبر کیا تو وہ اس کیلئے جہنم سے پردہ ہوں گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹۸۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت جس کے ساتھ دو بچیاں تھیں میرے پاس آئی اور کچھ مانگا۔ میرے پاس صرف ایک کھجور تھی۔ میں نے وہ اسے دے دی۔ اس نے وہ کھجور دونوں بچیوں میں تقسیم کر دی اور خود کچھ نہ کھایا پھر اٹھ کر چلی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے واقعہ عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان لڑکیوں کے ساتھ آزما جائے قیامت

## ۱۲۷۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي النِّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ

۱۹۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ أَوْ بِنْتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللَّهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ.

۱۹۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُونُ لِأَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثَ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَأَنَسِ بْنِ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ هُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ وَهَيْبٍ وَقَدْ رَأَوْافِي هَذَا الْإِسْنَادِ رَجُلًا.

۱۹۷۹: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ مَسْلَمَةَ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۹۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَزْمٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ امْرَأَةً مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتَهَا إِيَّاهَا فَقَسَمْتَهُمَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَحَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



کے دن یہ اس کیلئے جہنم سے پردہ ہوں گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹۸۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو بچپوں کی پرورش کی میں اور وہ جنت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح داخل ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن عبید نے محمد بن عبدالعزیز سے اس سند کے ساتھ اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی اور کہا ابو بکر بن عبید اللہ بن انس جبکہ صحیح عبید اللہ بن ابو بکر بن انس ہے۔

۱۲۷۹: باب یتیم پر رحم اور اس کی کفالت کرنا

۱۹۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شامل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بلاشک و شبہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل (یعنی گناہ) کرے جس کی بخشش نہ ہو۔ اس باب میں حضرت مرہ فہری رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ حش کا نام حسین بن قیس اور کنیت ابو علی رجبی ہے۔ سلیمان جمہی کہتے ہیں کہ حش محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں۔

۱۹۸۳: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں یتیم کی اس طرح کفالت کرنے والا ہوں اور پھر اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔ یعنی شہادت اور بیچ والی انگلی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَلَى بِشَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۹۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّاسِبِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُيَيْدٍ اللَّهُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأَصْبَعِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ حَدِيثٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عُيَيْدٍ اللَّهُ بْنُ أَنَسِ وَالصَّحِيحُ هُوَ عُيَيْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ أَنَسٍ.

۱۲۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْيَتِيمِ وَكَفَالَتِهِ

۱۹۸۲: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالِقَانِيُّ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حَنْشٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبِضَ يَتِيمًا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِينَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يَغْفِرُ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ مَرْثَةَ الْفَهْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَحَنْشٍ هُوَ حُسَيْنُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ أَبُو عَلِيٍّ الرَّحْبِيُّ وَسُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ يَقُولُ حَنْشٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ.

۱۹۸۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرَانَ أَبُو الْقَاسِمِ الْمَكِّيُّ الْقُرَشِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِأَصْبَعِي بَعْنِي السَّبَابَةَ وَالْوَسْطَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلاصہ لایو اب: (۱) ماں باپ سے حسن سلوک کرنا چاہئے اور ماں کو اس معاملے میں باپ پر زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ (۲) ماں باپ کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں ہے مگر یہ کہ وہ شرک یا معصیت کا حکم نہ دیں۔ حتیٰ کہ اپنے والد

کے دوست کی بھی عزت و احترام کرنا چاہئے اسی طرح فرمایا کہ خالہ ماں کی طرح ہے۔ (۳) انسان کو والدین کی بددعاء سے بچنا چاہئے کیونکہ فرمان نبویؐ کے مطابق ان کی دعا کی قبولیت میں کوئی شک نہیں (۴) انسان اپنے والدین کا حق ادا نہیں کر سکتا مگر یہ کہ وہ اپنے والد کو اگر غلام پائے تو اسے آزاد کرادے۔ (۵) قطع رحمی کی سخت ممانعت اور صلہ رحمی کرنے والوں کو چاہئے کہ نیکی کرنے والوں سے ہی صلہ رحمی نہ کرے بلکہ جو ان سے قطع رحمی کرے ان سے بھی صلہ رحمی سے پیش آئے۔ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (۶) اولاد کی محبت انسان کو بزدل، بخیل بنا دیتی ہے اس کا اشارہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان سے ملتا ہے کہ آپ ﷺ اپنے ایک نواسے کو لے کر نکلے اور فرمایا بے شک تمہارا کام بخیل بزدل اور جاہل بنانا ہے۔ قرآن کریم میں بھی اولاد کو آزمائش قرار دیا گیا ہے۔ (۷) والد پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد پر بے قدرے شفقت، عدل اور محبت سے پیش آئے۔ تاہم اس معاملے میں لڑکیوں کو کسی قدر فضیلت حاصل ہے کہ ان سے محبت و شفقت کی بہت زیادہ ترغیب دی گئی ہے اور فرمایا کہ جو بیٹیوں کے ذریعے آزمایا گیا اس نے اس پر صبر کیا اس کے لئے جنت ہے۔ ہمارے معاشرے میں یہ پہلو قدرے انجان ہے لوگ اپنی بیٹیوں اور بہنوں سے حسن سلوک نہیں کرتے اس لئے مغرب زدہ این جی اوز ہمارے اس پہلو پر زیادہ وار کرتے ہیں۔ علماء کرام کو چاہئے کہ وہ اپنے خطبات میں اس پہلو پر زیادہ سے زیادہ عوام کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کریں۔

### ۱۲۸۰: باب بچوں پر رحم کرنا

### ۱۲۸۰: بَاب مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الصَّبِيَّانِ

۱۹۸۴: حضرت انسؓ بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھا شخص رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی غرض سے حاضر ہوا۔ لوگوں نے اسے راستہ دینے میں تاخیر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی چھوٹے پر شفقت اور بڑے کا احترام نہ کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ، ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ زربنی کی حضرت انسؓ بن مالکؓ وغیرہ سے منکر حدیثیں ہیں۔

۱۹۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبُصْرِيُّ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ زُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ شَيْخٌ يُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْطَأَ الْقَوْمُ عَنْهُ أَنْ يُوسِعُوا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُؤَقِرْ كَبِيرَنَا وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَوَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي أَمَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَزُرَيْبٌ لَهُ أَحَادِيثٌ مَنَا كَبِيرٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِ.

۱۹۸۵: حضرت عمرو بن شعیبؓ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کا احترام نہ کرے۔

۱۹۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفَ شَرَفَ كَبِيرِنَا.

۱۹۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے۔ اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔ نیکی کا حکم نہ دے اور برائی سے نہ روکے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ محمد

۱۹۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ

بن اسحاق کی عمرو بن شعیب سے روایت حسن صحیح ہے۔ عبد اللہ بن عمرو سے دوسرے طرق سے بھی مروی ہے۔ بعض اہل علم نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کہ وہ ہم میں سے نہیں کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور طریقے پر نہیں۔ علی بن مدینی، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان ثوری اس تفسیر کا انکار کرتے تھے۔ ”ہم میں سے نہیں“ یعنی ہماری مانند نہیں۔

### ۱۲۸۱: باب لوگوں پر رحم کرنا

۱۹۸۷: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، ابو سعید رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۹۸۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو القاسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ شقی القلب کو رحمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عثمان جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ہمیں ان کا نام معلوم نہیں کہا جاتا ہے کہ یہ موسیٰ بن ابو عثمان کے والد ہیں جن سے ابو الزناد راوی ہیں۔ ابو زناد نے بواسطہ موسیٰ بن ابو عثمان، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی ہے۔

۱۹۸۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحم بھی رحم کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا (یعنی اللہ تعالیٰ) تم پر رحم کرے گا۔ رحم بھی رحم کی شاخ ہے۔ جس نے اس کو جوڑا اللہ تعالیٰ بھی اس سے رشتہ جوڑ لیں گے اور جو اسے قطع کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس سے قطع تعلق کر لیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

الْمُنْكَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَحَدِيثٌ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْسَ مَنَا يَقُولُ كَيْسَ مِنْ سُنَّتِنَا كَيْسَ مِنْ أَدَبِنَا وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُنْكِرُ هَذَا التَّفْسِيرَ كَيْسَ مَنَا كَيْسَ مِنْ مِثْلِنَا.

### ۱۲۸۱: بَابٌ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ النَّاسِ

۱۹۸۷: حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ثَنَا قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ.

۱۹۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ كَتَبَ بِهِ إِلَيَّ مَنْصُورٌ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ سَمِعَ أَبَا عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَنْزِعُ الرَّحْمَةَ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو عُثْمَانَ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُ اسْمَهُ يُقَالُ هُوَ وَالِدُ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ الَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَلَرَوَى أَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ حَدِيثٍ.

۱۹۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي قَابُوسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ الرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

## ۱۲۸۲: باب نصیحت کے بارے میں

۱۹۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! دین نصیحت ہے تین مرتبہ فرمایا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس کیلئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ، اس کی کتاب، مسلمان اہل اقتدار اور عام مسلمانوں کیلئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، تمیم داری، جریر، حکیم بن ابویزید بواسطہ والد ثوبان سے بھی روایات منقول ہیں۔

۱۹۹۱: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کو نصیحت کرنے کی بیعت کی۔

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## ۱۲۸۳: باب مسلمان کی مسلمان پر شفقت

۱۹۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ لہذا وہ اس کے ساتھ خیانت کا معاملہ نہ کرے، جھوٹ نہ بولے اور اسے اپنی مدد و نصرت سے محروم نہ کرے، ہر مسلمان کی دوسرے مسلمان پر عزت، مال اور خون حرام ہے۔ تقویٰ یہاں ہے یعنی دل میں (آپ ﷺ نے اشارہ کیا) کسی شخص کے بُرے ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۹۹۳: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن دوسرے مومن کیلئے عمارت کی طرح ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا اور قوت بخشتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابویوب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

## ۱۲۸۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّصِيحَةِ

۱۹۹۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْنُ النَّصِيحَةُ ثَلَاثَ مَرَارٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِأَنْمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَتَمِيمِ الدَّارِيِّ وَجَرِيرٍ وَحَكِيمِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ وَثُوبَانَ.

۱۹۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِتْيَانِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

## ۱۲۸۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

۱۹۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَابِطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُرَشِيِّ ثَنَا أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يُخُونُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ التَّقْوَى هُنَا بِحَسَبِ امْرَأٍ مِنَ الشَّرَّانِ يَخْتَقِرُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۹۹۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ أَبِي يُوْبَ.

۱۹۹۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک اپنے (دوسرے مسلمان) بھائی کیلئے آئینے کی طرح ہے۔ اگر اس میں کوئی عیب دیکھے تو اسے دور کر دے یعنی اسے بتائے۔ یحییٰ بن عبید اللہ کو شعبہ نے ضعیف کہا ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔

### ۱۲۸۴: باب مسلمان کی پردہ پوشی

۱۹۹۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی کسی مسلمان سے کوئی دنیاوی تکلیف دور کرے۔ اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن اس کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور کر دیں گے۔ اور جو کسی تنگدست پر دنیا میں آسانی و سہولت کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی کریں گے اور جو دنیا میں کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی مدد کرتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمرؓ اور عقبہ بن عامرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن ہے۔ ابو عوانہ اور کئی راوی یہ حدیث اعمش سے وہ ابو صالح سے وہ سے اور وہ نبی اکرمؐ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں لیکن اعمش کے اس قول کا ذکر نہیں کرتے کہ ابو صالح سے روایت ہے۔

### ۱۲۸۵: باب مسلمان سے مصیبت دور کرنا

۱۹۹۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عزت سے اس چیز کو دور کرے گا۔ جو اسے عیب دار کرتی ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ سے دوزخ کی آگ دور کر دے گا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۹۹۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ مِرْأَةٌ أُخِيهِ فَإِنْ رَأَى بِهِ أَدَى فَلْيَمِطْهُ عَنْهُ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَعَفَةَ شُعْبَةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ.

### ۱۲۸۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّرِّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

۱۹۹۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَابِطٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ثَنَا أَبِي ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدَرَوِي أَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ حَدِيثٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.

### ۱۲۸۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الذُّبِّ عَنِ الْمُسْلِمِ

۱۹۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ النَّهْشَلِيِّ عَنْ مَرْزُوقِ أَبِي بَكْرٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللَّهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

## ۱۲۸۶: باب ترک ملاقات کی ممانعت

۱۹۹۷: حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کیلئے اپنے کسی مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ بات نہ کرنا حلال نہیں۔ اس حالت میں کہ وہ دونوں راستے میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں اور وہ ایک دوسرے سے اعراض کریں پھر ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود، انس، ابو ہریرہ، ہشام بن عامر اور ابو ہند داری سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## ۱۲۸۷: باب مسلمان بھائی کی غم خواری

۱۹۹۸: حضرت انس سے روایت ہے کہ جب عبدالرحمن بن عوفؓ مدینہ منورہ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں سعد بن ربیع کا بھائی بنا دیا۔ سعد نے کہا آؤ میں اپنا مال دو حصوں میں تقسیم کر دوں اور میری دو بیویاں ہیں لہذا میں ایک کو طلاق دے دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو تم اس سے شادی کر لینا۔ عبدالرحمن نے کہا اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے تم مجھے بازار کا راستہ بتا دو۔ انہیں بازار کا راستہ بتایا گیا۔ جب وہ اس روز بازار سے واپس آئے تو ان کے پاس بچہ اور گھی تھا جسے انہوں نے منافع کے طور پر کھایا تھا۔ اس کے بعد (ایک دن) نبی اکرم ﷺ نے ان کو دیکھا کہ ان پر زردی کے نشان ہیں۔ پوچھا: یہ کیا ہے۔ عرض کیا: میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا مہر مقرر کیا ہے۔ عرض کیا: ایک گھٹلی کے برابر سونا۔ فرمایا: ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کے ساتھ ہی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ گھٹلی بھر سونا: تین اور ثلث درہم یعنی 3/1 درہم کے برابر ہوتا ہے۔ اسلئے کہتے ہیں کہ پانچ درہم کے برابر ہوتا ہے۔ مجھے (یعنی امام ترمذی کو) امام احمد بن حنبل کا یہ قول اسلئے بن منصور نے اسلئے

## ۱۲۸۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْهَجْرَةِ لِلْمُسْلِمِ

۱۹۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا الزُّهْرِيُّ ح وَثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ يَلْتَقِيَانِ فَيُضَدُّ هَذَا وَيُضَدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَهَشَامِ بْنِ غَامِرٍ وَأَبِي هِنْدٍ الدَّارِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

## ۱۲۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُوَاسَاةِ الْأَخِ

۱۹۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ أَخَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ أَقَابِسُكَ مَالِي نَصْفَيْنِ وَلِي أَمْرَاتَانِ فَأَطْلِقْ إِحْدَاهُمَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ ذُلُونِي عَلَى السُّوقِ فَذَلُّوهُ عَلَى السُّوقِ فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا وَمَعَهُ شَيْءٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ قَدِ اسْتَفْضَلَهُ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ وَعَلَيْهِ وَضُرْمٌ صُفْرَةٌ فَقَالَ مَهْمٌ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَمَا أَصَدَّقْتَهَا قَالَ نَوَاقٍ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ قَالَ وَزُنْ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَوْلِمُ وَلَوْ بِشَاةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُنْ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزُنْ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ وَقَالَ إِسْحَاقُ وَزُنْ نَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ وَزُنْ خَمْسَةَ دَرَاهِمٍ أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَإِسْحَاقِ.

کے حوالے سے بتایا ہے۔

۱۲۸۸: باب غیبت

۱۹۹۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ غیبت کیا ہے: فرمایا تو اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کرے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کیا اگر وہ عیب واقعی اس میں موجود ہو تو۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم اس عیب کا تذکرہ کرو جو واقعی اس میں ہے تو غیبت ہے ورنہ تو نے بہتان باندھا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عمرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۲۸۹: باب حسد

۲۰۰۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ قطع تعلق کرو اور کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی نہ کرو۔ کسی سے بغض نہ رکھو اور کسی سے حسد نہ کرو، اور خالص اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بن جاؤ۔ مسلمان کیلئے دوسرے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع کلامی جائز نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابو بکر صدیقؓ، زبیر بن عوامؓ، ابن عمرؓ، ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۰۰۱: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا رشک صرف دو آدمیوں پر جائز ہے۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ دن رات اس میں سے اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن (کالم) دیا اور وہ اس کے حق کو ادا کرتا ہے (یعنی پڑھتا ہے) رات میں اور دن کے وقتوں میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی اس کے ہم معنی حدیث مروی ہے۔

۱۲۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِيْبَةِ

۱۹۹۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْعِيْبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهْتَسَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرزَةَ وَأَبْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۲۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَسَدِ

۲۰۰۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَاطِعُوا وَلَا تَدَابِرُوا وَلَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَجِلُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَأَبْنِ عَمْرٍو وَأَبْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ.

۲۰۰۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو تَنَا سُفْيَانُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا.

۱۲۹۰: باب آپس میں بغض رکھنے کی برائی

۲۰۰۲: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی اس کی پوجا کریں لیکن وہ انہیں لڑنے پر اکساتا ہے۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور سلیمان بن عمرو بن احوص (بواسطہ والد) سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

۱۲۹۱: باب آپس میں صلح کرانا

۲۰۰۳: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتوں کے سوا جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ خاوند اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے کوئی بات کہے۔ لڑائی کے موقع پر جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کیلئے جھوٹ بولنا۔ محمود نے اپنی روایت میں (لَا يَجِلُّ) کی جگہ ”لَا يَصْلُحُ الْكُذْبُ“ کہا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اسماء کی حدیث سے ہم اسے صرف ابن عثیم کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی اور اس میں حضرت اسماء کا ذکر نہیں کیا۔ ہمیں اس کی خبر دی ابو کریب نے انہوں نے روایت کی ابن ابی زائدہ سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے اور اس باب میں حضرت ابو بکرؓ سے بھی روایت ہے۔

۲۰۰۴: حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص لوگوں میں صلح کرانے کیلئے جھوٹ بولے وہ جھوٹا نہیں بلکہ وہ اچھی بات کہنے والا اور اچھائی کو فروغ دینے والا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۹۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ

۲۰۰۲: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو معاويةَ عَنِ الأعمشِ عَنْ أَبِي سفيانَ عَنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ وَفِي البَابِ عَنْ أَنَسٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو سفيانَ اسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ.

۱۲۹۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِصْلَاحِ ذَاتِ البَيْنِ

۲۰۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا سفيانُ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ ثَنَا بَشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو أَحْمَدَ قَالَا ثَنَا سفيانُ عَنِ ابْنِ حُثَيْمٍ عَنْ شَهْرِبْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِلُّ الكُذْبُ إلا فِي ثلاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ليرضِيها وَالكُذْبُ فِي الحَرْبِ وَالكُذْبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ مُحَمَّدُ فِي حَدِيثِهِ لَا يَصْلُحُ الكُذْبُ إلا فِي ثلاثٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَسْمَاءَ إلا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ حُثَيْمٍ وَرَوَى داؤدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ هَذَا الحَدِيثَ عَنْ شَهْرِبْنِ حَوْشَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكَرْ فِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ داؤدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ وَفِي البَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۲۰۰۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبراهيمَ عَنِ مَعْمَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كَلثُومَ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَسَا خَيْرًا وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.



**خلاصۃ الابواب:** یتیم کی کفالت اور اس پر رحم کرنا جنت میں داخلے کا سبب اور اس پر ظلم اور اس کا مال کھانا جہنم جانے کا باعث بن سکتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (ان الذین یاکلون اموال الیتیمی ...) جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ درحقیقت اپنے پیٹ آگ سے بھر رہے ہیں۔ (۲) بچوں پر شفقت و محبت سے پیش آنا چاہئے۔ (۳) لوگوں پر رحم کرنا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے۔ یہ انسان کی بدبختی ہے کہ اس سے رحم کا جذبہ چھین لیا جائے۔ (۴) دین تو ایک نصیحت ہے تمام مسلمانوں کے لئے خواہ وہ صاحب اقتدار ہوں یا عام مسلمان۔ بہترین مسلمان اس کو گردانا گیا ہے جس سے دوسرے مسلمان ان کا جان و مال عزت و حرمت محفوظ ہو۔ (۵) ایک مسلمان کو دوسرے کی پردہ پوشی کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے۔ جو دنیا میں کسی مسلمان کی تنگی و تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے لئے آسانی فرمائیں گے (۶) مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ اعراض کرے اور ان دونوں میں سے سلام میں ابتدا کرنے والا بہتر ہے۔ جبکہ بدتر انسان وہ ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی غیبت اور چغل خوری کرے اور اس سے حسد کرے۔ شیطان کا یہ طریقہ ہے کہ وہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈالتا ہے۔ لڑنے والوں میں صلح کرانے والا کی فضیلت ہے حتیٰ کہ وہ اس معاملے میں جھوٹ بھی بول سکتا ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ تین باتوں کے علاوہ جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ ایک خاندان اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لئے کوئی بات کہے۔ لڑائی کے درمیان جھوٹ بولنا اور لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولنا۔

۱۲۹۲: باب خیانت اور دھوکہ

۲۰۰۵: حضرت ابو صرمہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی کو ضرر یا تکلیف پہنچائے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اسے ضرر اور تکلیف پہنچائیں گے اور جو کوئی کسی کو مشقت میں ڈالے اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں مبتلا کرتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوبکرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۰۶: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مومن کو تکلیف پہنچائے یا دھوکہ دے وہ ملعون ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۲۹۳: باب پڑوسی کے حقوق

۲۰۰۷: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے گھر میں ان کیلئے ایک بکری ذبح کی گئی۔ جب آپ تشریف لائے تو پوچھا کیا تم نے اپنے یہودی پڑوسی کو گوشت (ہدیہ) بھیجا ہے (دو مرتبہ پوچھا)۔ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ

۱۲۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغَشِّ

۲۰۰۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ لُؤْلُؤَةَ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۰۰۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ الْعُكْلِيُّ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْكِنْدِيُّ ثَنَا فَرْقَدُ السَّبْعِيُّ عَنْ مَرَّةَ بِنِ شَرَا حَيْلِ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ الطَّيِّبُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكْرَبَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۲۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْجَوَارِ

۲۰۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ وَبَشِيرِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهُ شَاةٌ فِي أَهْلِهِ فَمَا جَاءَ قَالَ أَهْدَيْتُمْ لِحَارِنَا الْيَهُودِيَّ أَهْدَيْتُمْ لِحَارِنَا الْيَهُودِيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ

ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جبرئیل مجھے ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ بھلائی اور احسان کی وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ، ابن عباسؓ، عقبہ بن عامرؓ، ابو ہریرہؓ، انسؓ، عبد اللہ بن عمروؓ، مقداد بن اسودؓ، ابو شریحؓ اور ابوامامہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ مجاہد سے بھی ابو ہریرہؓ اور عائشہؓ کے واسطے سے منقول ہے۔

۲۰۰۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل ہمیشہ مجھے پڑوسی کے متعلق نصیحت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں گمان کرنے لگا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے۔

۲۰۰۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کیلئے بہتر ہے اور بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ابو عبد الرحمن حملی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے۔

۱۲۹۳: باب خادم سے اچھا سلوک کرنا

۲۰۱۰: حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائیوں کو جوانی کی حالت میں تمہارا ماتحت بنایا۔ پس جس کا (مسلمان) بھائی اس کے ماتحت ہو اسے چاہیے کہ اس کو اپنے کھانے میں سے کھانا اور لباس میں سے لباس دے اور اسے ایسی تکلیف نہ دے جو اس پر غالب ہو جائے اگر ایسی تکلیف دے تو اس کی مدد بھی کرے۔ اس باب میں حضرت علیؓ، ام سلمہؓ، ابن عمرؓ، اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِنُنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقَيْبَةَ بْنِ غَامِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْمُقَدَّادِينَ الْأَسْوَدِ وَأَبِي شَرِيحٍ وَأَبِي أَمَامَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۰۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ غُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهَا يُوصِنُنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثُهُ.

۲۰۰۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ شُرْحَيْلِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لَجَارِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ.

۱۲۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ إِلَى الْخَادِمِ

۲۰۱۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلِ بْنِ الْمَعْرُورِيِّ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ فِتْيَةً تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهِ وَلْيَلْبَسْهُ مِنْ لِبَاسِهِ وَلَا يَكْلِفْهُ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَعْنَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَامِّ سَلَمَةَ وَابْنِ عَمْرٍو وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۱۱: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ غلاموں سے برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابویوب سختیانی اور کئی راوی فرقد سنجی پر اعتراض کرتے ہیں کہ ان کا حافظہ قوی نہیں۔

۱۲۹۵: باب خادموں کو مارنے اور گالی

دینے کی ممانعت

۲۰۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے گا اور وہ اس سے بری ہوں گے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر حد جاری کریں گے مگر یہ کہ اس کا الزام صحیح ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں سوید بن مقرن اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ابن ابی نعم، عبد الرحمن بن ابی نعم بکلی ہیں، ان کی کنیت ابوالحکم ہے۔

۲۰۱۳: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے ایک غلام کو مار رہا تھا کہ میرے پیچھے سے ایک آواز آئی۔ جان لو ابو مسعود، جان لو، ابو مسعود میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنا تو اس پر قادر ہے۔ ابو مسعود کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد کبھی بھی غلام کو نہیں مارا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابراہیم تمیمی، ابراہیم بن یزید بن شریک ہیں۔

۱۲۹۶: باب خادم کو ادب سکھانا

۲۰۱۴: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے خادم کو مار رہا ہو اور وہ اللہ کو یاد کرنے لگے تو اسے فوراً اپنا ہاتھ اٹھا لینا چاہیے۔ ابو ہارون

۲۰۱۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْسَعَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ فَرْقِدٍ عَنْ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَائِكَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ أَبُو ثَابِتٍ السَّخِّيَانِيُّ وَعَبْرُ وَاحِدٍ فِي فَرْقِدِ السَّخِّيِّ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۱۲۹۵: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ

الْخُدَّامِ وَشْتِمِهِمْ

۲۰۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ التَّوْبَةِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بَرِيئًا مِمَّا قَالَ لَهُ أَقَامَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحَدِيثُ الْقِيَمَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ مِقْرَانَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ أَبِي نُعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيُّ يُكْنَى أَبُو الْحَكَمِ.

۲۰۱۳: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ عِيْلَانَ ثنا مَوْمِلُ بْنُ سَفِيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ مَمْلُوكًا لِي فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِنْ خَلْفِي يَقُولُ اإِغْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ اإِغْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ فَانْتَفَتُ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوكًا لِي بَعْدَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَإِبْرَاهِيمُ التَّمِيمِيُّ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكِ.

۱۲۹۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي آدَابِ الْخَادِمِ

۲۰۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ضَرَبَ

عبدی، عمارہ بن جوین ہے۔ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ شعبہ نے ابوہارون عبدی کو ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ فرماتے ہیں کہ ابن عون اپنے انتقال تک ابوہارون سے احادیث نقل کرتے رہے۔

۱۲۹۷: باب خادم کو معاف کر دینا

۲۰۱۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کتنی مرتبہ اپنے خادم کو معاف کروں: آپ ﷺ خاموش رہے۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ خادم کو کتنی بار معاف کروں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”ہر روز ستر مرتبہ“ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ عبد اللہ بن وہب اسے ابوہانی خولانی سے اسی سند سے اس کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۲۰۱۶: ہم سے روایت کی قتیبہ نے انہوں نے عبد اللہ بن وہب سے انہوں نے ام ہانی خولانی سے اسی سند سے اس کے ہم معنی اور بعض راوی اسی سند سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں۔

**خلاصۃ الابواب:** اسلامی تعلیمات میں دھوکہ دہی اور خیانت کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ خیانت کو

منافق کی ایک علامت خیال کیا گیا ہے دھوکہ دینے کے بارے میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد کہ ”جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں“ ہم سب کے لئے ایک بہت بڑی تنبیہ ہے۔ (۲) پڑوسی کے ساتھ بہتر سلوک ایمان کی علامت ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے ”جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے پڑوسی سے بہتر سلوک کرے“ (۳) خادم سے حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے اس کا کھانا لباس اور اس کو ایسی تکلیف نہ دے جو اگر خود انسان پر آجائے تو اسے ناگوار گذرے۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس شخص پر حد جاری فرمائیں گے جو اپنے خادم یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگائے گا۔ خادم کو معاف کرنا چاہئے۔ ایک روایت کے مطابق ہر روز ستر مرتبہ بھی خواہ معاف کرنا پڑے تو کرو۔

۱۲۹۸: باب اولاد کو ادب سکھانا

۲۰۱۷: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی کا اپنے بیٹے کو ادب سکھانا ایک صاع (ایک پیمانہ) صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ یہ

أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ فذَكَرَ اللَّهُ فَأَرْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ وَأَبُو هَارُونَ الْعَبْدِيُّ اسْمُهُ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ضَعَّفَ شُعْبَةُ أَبُو هَارُونَ الْعَبْدِيُّ قَالَ يَحْيَى وَمَا زَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَرَوِي عَنْ أَبِي هَارُونَ حَتَّى مَاتَ.

۱۲۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ عَنِ الْخَادِمِ

۲۰۱۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هَانِيءِ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدٍ الْحَجْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ أَعْفُوا عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَّتْ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ أَعْفُوا عَنِ الْخَادِمِ قَالَ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِيءِ الْخَوْلَانِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا.

۲۰۱۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِيءِ الْخَوْلَانِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

۱۲۹۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي آدَابِ الْوَلَدِ

۲۰۱۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى عَنْ نَاصِحٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُؤَدَّبَ الرَّجُلُ وَلَدُهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ

حدیث غریب ہے۔ ناصح بن علاء کوفی محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ یہ حدیث اسی سند سے معروف ہے۔ ناصح بصری ایک دوسرے محدث ہیں جو عمار بن ابوعمار وغیرہ سے نقل کرتے ہیں اور یہ اثبت ہیں۔

۲۰۱۸: حضرت ایوب بن موسیٰ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی والد اپنے بیٹے کو اچھے ادب سے بہتر انعام نہیں دیتا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عامر بن ابوعمار خزرا کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ایوب بن موسیٰ، ابن عمرو بن سعید بن عاص ہیں۔

یہ روایت مرسل ہے۔

۱۲۹۹: باب ہدیہ قبول کرنے اور اس کے

بدلے میں کچھ دینا

۲۰۱۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عیسیٰ بن یونس سے مرفوع جانتے ہیں۔

۱۳۰۰: باب محسن کا شکریہ

ادا کرنا

۲۰۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۲۱: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

تَصَدَّقَ بِصَاعٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَنَاصِحٌ بِنُ عَلَاءِ الْكُوفِيِّ لَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِالْقَوِيِّ وَلَا يُعْرَفُ هَذَا الْحَدِيثُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَنَاصِحٌ شَيْخٌ أَخْرَجَ بَصْرِيٌّ يَرُوي عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ وَغَيْرِهِ وَهُوَ اثْبَتٌ مِنْ هَذَا. ۲۰۱۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَامِرُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّارُ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَّ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلِ أَفْضَلٍ مِنْ آدَبٍ حَسَنٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّارِ وَأَيُّوبِ بْنِ مُوسَى هُوَ ابْنُ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهَذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُرْسَلٌ.

۱۲۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ

وَالْمُكَافَاةِ عَلَيْهَا

۲۰۱۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمٍ وَعَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ قَالَا ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسِ وَابْنِ عَمْرٍو وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَيْسَى بْنِ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ.

۱۳۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ

لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ

۲۰۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللَّهَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۲۰۲۱: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ح

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ اور نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَتَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

### ۱۳۰۱: باب نیک کام

۲۰۲۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے سامنے مسکرانا اسے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا سب صدقہ ہے۔ پھر کسی بھولے بھٹکے کو راستہ بتا دینا، نابینے کے ساتھ چلنا، راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی وغیرہ ہٹا دینا اور اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا بھی صدقہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو زریل کا نام سماک بن ولید حنفی اور نصر بن محمد جرشیمی ہیں۔

### ۱۳۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي صَنَائِعِ الْمَعْرُوفِ

۲۰۲۲: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْغَنَبِيُّ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا أَبُو زَيْمٍ قَالَ قَالَ مَالِكُ بْنُ مَرْتَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرِّقَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَأَرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصْرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيءِ الْبَصْرَ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِمَا طَتَكَ الْحَجَرَ وَالشُّوكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَأَفْرَاغَكَ مِنْ دَلُوكَ فِي دَلُوكِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ وَجَابِرِ وَحَدِيفَةَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو زَيْمٍ سِمَاكُ بْنُ الْوَلِيدِ الْحَنْفِيُّ وَالنَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ.

### ۱۳۰۲: باب عاریت دینا

۲۰۲۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے دودھ یا ورق کا منیہ دیا (یعنی رعایت دی) یا کسی بھولے بھٹکے کو راستہ بتایا اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ابو الخلق کی روایت سے۔ ابو الخلق اسے طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں اور ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ منصور بن معتمر اور شعبہ بھی طلحہ بن مصرف سے نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں نعمان بن بشیر سے بھی

### ۱۳۰۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِنْحَةِ

۲۰۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ كَوْسَبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَنَحَ مَنِيحَةَ لَبَنٍ أَوْ وُرْقٍ أَوْ هَدَى زُقَافًا كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى

حدیث منقول ہے۔ ورق کی عاریت دینے سے مراد یہ ہے کہ روپے پیسے کا قرض دینا۔ ”ہدی زقاقا“ کا مطلب راستہ دکھانا ہے۔

مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَشُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ هَذَا الْحَدِيثُ وَفِي الْبَابِ عَنْ نَعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْ مَنَعَ مَنِيحَةَ وَرَقٍ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ قَرْضَ الدَّرَاهِمِ وَقَوْلُهُ أَوْ هَدَى زُقَاقًا إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ هِدَايَةَ الطَّرِيقِ وَهُوَ إِرْشَادُ السَّبِيلِ.

۱۳۰۳: باب راستہ میں سے تکلیف دہ

۱۳۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِمَاطَةِ

چیز ہٹانا

الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ

۲۰۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی راستے پر چل رہا تھا کہ اس نے کانٹے دار شاخ دیکھی اس نے اسے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کی جزا دے گا۔ اور اس کو بخش دے گا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ اور ابو ذرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۲۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سُمَيِّ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الطَّرِيقِ إِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَحْرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَفَقَّرَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرزَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۰۴: باب مجالس

۱۳۰۴: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ

امانت کے ساتھ ہیں

الْمَجَالِسِ بِالْأَمَانَةِ

۲۰۲۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی بات کر کے چلا جائے تو وہ تمہارے پاس امانت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے ابن ابی ذئب کی روایت سے پہنچاتے ہیں۔

۲۰۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ التَفَّتْ فِيهِ أَمَانَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَإِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ.

۱۳۰۵: باب سخاوت کے بارے میں

۱۳۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّخَاءِ

۲۰۲۶: حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: میرے پاس جو کچھ بھی ہے وہ زبیرؓ ہی کی کمائی سے ہے۔ کیا میں اس میں سے صدقہ دے سکتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں دے سکتی ہو بلکہ مال کو روک کے نہ رکھو۔ ورنہ تم سے بھی روک لیا جائے گا۔ اس باب میں حضرت

۲۰۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَانِيُّ الْبَصْرِيُّ ثنا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ ثنا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مَا دَخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَأَعْطَيْتُ قَالَ نَعَمْ لِأَنْتِ كِيٌّ فَيُؤَكِّي عَلَيْكَ يَقُولُ لَا تُحْصِي فَيُحْصِي

عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بعض اسے ابن ابی ملیکہ سے وہ عباد بن عبد اللہ سے اور وہ حضرت اسماءؓ سے نقل کرتے ہیں جبکہ کئی راوی اسے ایوب سے نقل کرتے ہوئے عباد بن عبد اللہ بن زبیر کو حذف کر دیتے ہیں۔

۲۰۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی اللہ تعالیٰ سے قریب، جنت سے قریب اور لوگوں سے قریب ہوتا ہے۔ بخیل اللہ تعالیٰ سے دور، جنت سے دور لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جاہل سخی، بخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف یحییٰ بن سعید کی اعرج سے روایت سے پہنچاتے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث صرف سعید بن محمد کی سند سے منقول ہے۔ اس حدیث کی روایت سے اختلاف کیا گیا ہے کیونکہ سعید، یحییٰ بن سعید سے نقل کرتے ہیں اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کچھ احادیث مرسلہ بھی نقل کرتے ہیں۔

### ۱۳۰۶: باب بخل کے بارے میں

۲۰۲۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مؤمن میں یہ دو خصلتیں جمع نہیں ہو سکتیں۔ بخل اور بد اخلاقی۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف صدقہ بن موسیٰ کی روایت سے پہنچاتے ہیں۔

۲۰۲۹: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب کر نیوالا، بخیل اور احسان جتانے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عَلَيْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا عَنْ أَيُّوبَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.

۲۰۲۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُرْفَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ عَابِدٍ بِخَيْلٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِنَّمَا يُرْوَى عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَقَدْ خُوِّلَفَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ إِنَّمَا يُرْوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ شَيْءٌ مُرْسَلٌ.

### ۱۳۰۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبُخْلِ

۲۰۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى ثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبِ الْخُدَّانِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَدَقَةَ بْنِ مُوسَى.

۲۰۲۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ فَرْقِدِ السَّبْحِيِّ عَنْ مَرْوَةَ الطَّيِّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَبٌّ وَلَا بَخِيلٌ وَلَا مَنَانٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.



۲۰۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن بھولا اور کریم ہوتا ہے جبکہ فاجر (بدکار) دھوکہ باز اور بخیل ہوتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

### ۱۳۰۷: باب اہل و عیال پر خرچ کرنا

۲۰۳۱: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۲: حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین دینار وہ ہے جسے کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے یا پھر وہ دینار جسے وہ جہاد میں جانے کیلئے اپنی سواری پر یا اپنے دوستوں پر فی سبیل اللہ خرچ کرتا ہے۔ ابو فلاہ کہتے ہیں کہ راوی نے عیال کا شروع میں ذکر کیا اور پھر فرمایا: اس شخص سے زیادہ ثواب کسے مل سکتا ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے محنت و مشقت کرنے سے بچالیتا ہے اور انہیں اس کے ذریعے غنی کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۱۳۰۸: باب مہمان نوازی

کے بارے میں

۲۰۳۳: حضرت ابو شریح عدوی فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا جب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے اسے اپنے مہمان کی اچھی طرح مہمان نوازی کرنی چاہیے۔ صحابہ کرامؓ

۲۰۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ بَشْرِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ غَرُّ كَرِيمٍ وَالْفَاجِرُ حَبٌّ لَيْمٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

### ۱۳۰۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ

۲۰۳۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَةٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ الدِّينَارِ دِينَارٌ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ بَدَأَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ فَأَيُّ رَجُلٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ لَهُ صِغَارٍ يُعَقِّفُهُمُ اللَّهُ بِهِ وَيُعْنِيَهُمُ اللَّهُ بِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

### ۱۳۰۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصِّيَافَةِ

وَعَايَةِ الصِّيَافَةِ كَمَا هُوَ

۲۰۳۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَبْصَرْتُ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُهُ أَدْنَى حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ قَالَ مَنْ كَانَ

نے پوچھا پر تکلف مہمانی کب تک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک دن اور ایک رات تک پر تکلف ضیافت کرنا پھر فرمایا کہ ضیافت تین دن تک ہے اور اس کے بعد صدقہ ہے۔ اور جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۳: حضرت ابو شریح کعمیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ضیافت تین دن تک اور پر تکلف ضیافت ایک دن و رات تک ہے۔ اس کے بعد جو کچھ مہمان پر خرچ کیا جائے وہ صدقہ ہوتا ہے۔ کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ اس کے پاس زیادہ وقت تک ٹھہرا رہے یہاں تک کہ اسے حرج ہونے لگے۔ حرج کے معنی یہ ہیں کہ مہمان میزبان کے پاس اتنا طویل نہ ٹھہرے کہ اس پر شاق گزرنے لگے۔ اور حرج میں ڈالنے سے مراد یہی ہے کہ اسے تنگ نہ کرے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ مالک بن انسؓ اور لیث بن سعدؓ بھی یہ حدیث سعید مقبری سے نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو شریح خزاعی کعمی عدوی ہیں ان کا نام خوئیلد بن عمرو ہے۔

۱۳۰۹: باب تیموں اور بیواؤں کی

### خبر گیری

۲۰۳۵: حضرت صفوان بن سلیم مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیوہ اور محتاج کی ضروریات پوری کرنے کیلئے کوشش کرنے والا جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے یا پھر ایسے شخص کی طرح جو دن میں روزہ رکھتا اور رات کو نمازیں پڑھتا ہے۔

۲۰۳۶: ہم سے روایت کی انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے ابی الغیث سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اسی کی مثل۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو غیث کا نام سالم ہے وہ عبد اللہ بن مطیع

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَيفَهُ جَائِزَتَهُ قَالُوا وَمَا جَائِزَتُهُ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ قَالَ وَالصِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْلَيْسُكَتْ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۲۰۳۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحِ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَجَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَجُلُّ لَهُ أَنْ يَتَوَى عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرَجَهُ وَمَعْنَى قَوْلِهِ لَا يَتَوَى عِنْدَهُ يَعْنِي الصَّيْفُ لَا يَقِيمُ عِنْدَهُ حَتَّى يَشْتَدَّ عَلَى صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرْجُ وَهُوَ الضِّيقُ إِنَّمَا قَوْلُهُ يُحْرَجُهُ يَقُولُ حَتَّى يُضَيِّقَ عَلَيْهِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَاللَيْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو شُرَيْحِ الْخَزَاعِيُّ هُوَ الْكَعْبِيُّ وَهُوَ الْعَدَوِيُّ وَاسْمُهُ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو.

۱۳۰۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ

### عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتِيمِ

۲۰۳۵: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ.

۲۰۳۶: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَأَبُو الْغَيْثِ اسْمُهُ سَالِمٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

کے مولیٰ ہیں۔ پھر ثور بن یزید شامی اور ثور بن یزید مدنی ہیں۔

۱۳۱۰: باب کشادہ پیشانی اور بشاش چہرے

سے ملنا

۲۰۳۷: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نیک کام صدقہ ہے اور یہ بھی نیکیوں میں سے ہے کہ تم اپنے بھائی کو خندہ پیشانی سے (خوش ہو کر) ملو اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دو۔ اس باب میں حضرت ابو ذر سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۱۱: باب سچ اور جھوٹ

۲۰۳۸: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سچ کو لازم پکڑو بے شک سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی برابر سچ بولتا رہتا اور اس کا ارادہ کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق (سچا) لکھ دیا جاتا ہے۔ جھوٹ سے اجتناب کرو۔ بے شک جھوٹ گناہ کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور آدمی مسلسل جھوٹ بولتا ہے اور اس کا ارادہ کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابو بکر صدیقؓ، عمرؓ، عبد اللہ بن شخیر اور عبد اللہ بن عمرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۹: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتے اس کی بوکی وجہ سے اس آدمی سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں۔ نیکی کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ حدیث عبد الرحیم بن ہارون سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ہاں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ عبد الرحیم بن ہارون اس میں

مُطِيعٌ وَثُورُ بْنُ يَزِيدَ شَامِيٌّ وَثُورُ بْنُ يَزِيدَ مَدَنِيٌّ.

۱۳۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاغِهِ

الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبَشْرِ

۲۰۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِقٍ وَأَنْ تَفْرَغَ مِنْ دَلُوكَ فِي إِيَّاهِ أَخِيكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۱۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ

۲۰۳۸: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ وَابْنِ عُمَرَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۳۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ هَارُونَ الْغَسَّائِيِّ حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَتْهُ الْمَلَائِكَةُ مِثْلَ مَنْ نَتْنٍ مَا جَاءَ بِهِ قَالَ يَحْيَى فَأَقْرَبَهُ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ هَارُونَ وَقَالَ نَعَمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا

متفرد ہیں۔

الْوَجْهِ تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ هَارُونَ۔

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: بَابُ پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کو ادب سکھائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ صدقہ خیرات میں لگا رہے۔ (۲) بدیہ و تحائف کا تبادلہ کرنا چاہئے اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ (۳) اپنے محسن کا شکر یہ ادا کرنا چاہئے کیونکہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احساس ہوتا ہے اور وہ رب کا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے۔ (۴) معمولی نیکیوں کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے مثلاً اپنے مسلمان بھائی کے لئے مسکراتا، لڑائی سے روکنا، بھولے پھٹکے کو راستہ بتانا، راستے سے پتھر، کانٹے وغیرہ ہٹا دینا، حتیٰ کہ پانی پلانا بھی نیکی ہے (۵) سخاوت کی فضیلت اور مال کو روکنے کی مذمت کہ اللہ تعالیٰ حتیٰ کو پسند کرتا اور بخیل کو ناپسند فرماتا ہے۔ حتیٰ کہ بخیل کے لئے ہے کہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ اصل میں سخاوت اور بخیل یہ دو اوصاف ہیں جو معاشرے میں بھلائی اور بُرائی کے گویا مرکز ہیں۔ بخیلی معاشرے میں مفاد پرستی اور خود غرضی کو ترجیح دیتی ہے جبکہ سخاوت ایثار اور محبت و اخوت کو جنم دیتی ہے۔ (۶) اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بہترین دینار ہے جو کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے۔ (۷) مہمان کی تکریم ایمان کی علامت ہے مہمانی کے آداب میں یہ بھی ہے کہ وہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ وہ تنگی محسوس نہ کرے۔ مہمان اور میزبان کو اس معاملے میں اعتدال اختیار کرنا چاہئے۔ (۸) یتیموں اور یتیم خانوں کی خبر گیری کرنے والے کو گویا مجاہد قرار دیا گیا ہے یتیم اور بیوہ معاشرے کے دو ستم زدہ افراد ہوتے ہیں۔ معاشرہ نظر انداز کر دیتا ہے اور یہ دونوں طبقات کمپرسی کی حالت میں رہتے ہیں یا لوگوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بنتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی جامعیت کا یہ عالم ہے کہ اس نے ان طبقات سے حسن و سلوک کو نیکی کا اعلیٰ درجہ قرار دیا ہے۔ اگر ہم اس معاملے میں اسلامی تعلیمات پر عمل کریں تو دوسرے معاشروں کے لئے قابل تقلید مثال پیش کر سکتے ہیں جہاں یہ دونوں طبقات بری حالت میں گزر بسر کرتے ہیں۔ (۹) سچ کو لازم پکڑنا چاہئے کیونکہ یہ انسان کو جنت کی طرف لے جاتا ہے جبکہ گناہ سے اجتناب کرنا چاہئے کیونکہ یہ جہنم کا راستہ ہے۔

۱۳۱۲: بَابُ بے حیائی کے بارے میں

۱۳۱۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفُحْشِ

۲۰۴۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے حیائی جس چیز میں آتی ہے اسے عیب دار بناتی ہے اور حیا جس چیز میں آتا ہے اسے موزین کر دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی حدیث منقول ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف عبدالرزاق کی روایت سے جانتے ہیں۔

۲۰۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ وَغَيْرُهُ وَاحِدٌ قَالُوا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔

۲۰۴۱: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کا اخلاق سب سے بہتر ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ کبھی فحش گوئی کرتے اور نہ ہی یہ ان کی عادات میں

۲۰۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَارُكُمْ أَحَابِسُكُمْ أَحْلَافًا

وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۱۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنَةِ

۱۳۱۳: باب لعنت بھیجنا

۲۰۴۲: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپس میں ایک دوسرے پر اللہ کی لعنت، غضب اور دوزخ کی پھٹکار نہ بھیجو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا يَغْضِبِهِ وَلَا بِالنَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعُمَرَ بْنَ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

۲۰۴۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طعن کرنے والا، کسی پر لعنت بھیجنے والا، فحش گوئی کرنے والا اور بدتمیزی کرنے والا مؤمن نہیں ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے کئی سندوں سے منقول ہیں۔

۲۰۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى الْأَزْدِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبُذِيِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

۲۰۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا پر لعنت بھیجی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہوا پر لعنت نہ بھیجو یہ تو پابند حکم ہے اور جو شخص کسی ایسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے جو اس کی تشقیق نہیں تو وہ لعنت اسی پر واپس آتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف بشر بن عمر کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔

۲۰۴۴: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْرَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا بَشَرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنِ الرِّيحَ فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلِ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا سَنَدَهُ غَيْرَ بَشَرَ بْنِ عُمَرَ

۱۳۱۴: بَابُ نَسْبِ كِتَابِ تَعْلِيمِ

۱۳۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ النَّسَبِ

۲۰۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نسب کی اتنی تعلیم (ضرور) حاصل کرو جس کے ذریعے تم اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کر سکو اس لیے کہ رشتے داروں سے حسن سلوک کرنا اپنے گھر والوں میں محبت کا موجب، مال میں زیادتی اور موت میں تاخیر (یعنی

۲۰۴۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَيْسَى الثَّقَفِيِّ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبِيعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صَلَاةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ

عمر بڑھنے) کا موجب ہے۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔ اور ”منمأة“ کا مطلب عمر میں اضافہ ہے۔

۱۳۱۵: باب اپنے بھائی کیلئے پس پشت

دعا کرنا

۲۰۳۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا اس سے زیادہ جلد قبول نہیں ہوتی جس قدر غائب کی دعا غائب کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔ افریقی کا نام عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہے اور ان کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۱۳۱۶: باب گالی دینا

۲۰۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی گالی گلوچ کرنے والے جو کچھ کہیں وہ ان میں سے ابتداء کرنے والے پر ہے۔ جب تک کہ مظلوم حد سے نہ بڑھے۔ اس باب میں حضرت سعد ابن مسعود اور عبد اللہ بن مغفل سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۳۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کو گالی نہ دو کیونکہ اس سے زندہ لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس حدیث کو نقل کرنے میں سفیان کے ساتھیوں کا اختلاف ہے۔ بعض اسے حفری کی روایت کی طرح نقل کرتے ہیں جبکہ بعض سفیان سے اور وہ زیاد بن علاقہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن شعبہ کے پاس ایک آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہوئے سنا۔

۲۰۳۹: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کو گالی

مَنْسَأَةً فِي الْاَثَرِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْسَأَةً فِي الْاَثَرِ يَعْنِي بِهِ الزِّيَادَةُ فِي الْعُمُرِ.

۱۳۱۵: بَاب مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْاَخِ

لَا حِيَةَ بَطْهَرِ الْغَيْبِ

۲۰۳۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٌ ثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ بْنِ اَنْعَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا دَعْوَةٌ اَسْرَعُ اجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْاَفْرِيقِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ بْنِ اَنْعَمٍ الْاَفْرِيقِيُّ.

۱۳۱۶: بَاب مَا جَاءَ فِي الشَّتْمِ

۲۰۳۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَانُ مَا قَا لَا فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي سَعْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَغْفَلِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الْاَمْوَاتِ فَتَوَدُّوا الْاَحْيَاءَ وَقَدْ اِخْتَلَفَ اَصْحَابُ سُفْيَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَرَوَى بَعْضُهُمْ مِثْلَ رِوَايَةِ الْحَفَرِيِّ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ عِنْدَ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۲۰۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي وَايِلٍ عَنْ عَبْدِ

دینا فسق (یعنی گناہ) اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔ زبید کہتے ہیں کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ حدیث عبد اللہ سے سنی تو انہوں نے فرمایا: ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۱۳۱۷: باب اچھی بات کہنا

۲۰۵۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں بالا خانے ہیں جن کے بیرونی حصے اندر سے اور اندر کے حصے باہر سے نظر آتے ہوں گے۔ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: یہ کس کیلئے ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو اچھی گفتگو کرے کھانا کھلائے، ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو نماز ادا کرے جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبد الرحمن بن اسحاق کی روایت سے پہچانتے ہیں۔

### ۱۳۱۸: باب نیک غلام کی فضیلت

۲۰۵۱: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنا بہترین ہے وہ شخص جو اللہ کی بھی اطاعت کرے اور اپنے آقا کا بھی حق ادا کرے۔ (یعنی غلام یا باندی) کعب کہتے ہیں: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ کہا ہے۔ اس باب میں حضرت ابو موسیٰ، اور ابن عمر سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵۲: حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جو مشک کے ٹیلے پر ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ ”قیامت کے دن“ بھی فرمایا۔ ایک وہ شخص جو اللہ کا حق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مالک کا حق بھی ادا کرے گا۔ دوسرا وہ امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں اور تیسرا وہ شخص جو پانچوں نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف سفیان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ ابو یقظان کا نام عثمان بن قیس ہے۔

اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ قَالَ زَيْدٌ قُلْتُ لِأَبِي وَإِنِّي أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

### ۱۳۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الْمَعْرُوفِ

۲۰۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تَرَى ظُهُورَ هَامٍ بَطُونِهَا وَبَطُونِهَا مِنْ ظُهُورِهَا فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطَعَمَ الطَّعَامَ وَآدَمَ الصِّيَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ.

### ۱۳۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ

۲۰۵۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمًا لَا حِدِيمَ أَنْ يُطِيعَ رَبَّهُ وَيُؤَدِّيَ حَقَّ سَيِّدِهِ يَعْنِي الْمَمْلُوكَ وَقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَابْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ أَبِي الْيَقْظَانَ عَنِ زَادَانَ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلَى كُنْبَانِ الْمَسْكِ أَرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ آذَى حَقَّ اللَّهُ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ رَاضُونَ وَرَجُلٌ يَسَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ وَابْنِ الْيَقْظَانَ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ قَيْسٍ.

۱۳۱۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي مُعَاشِرَةِ النَّاسِ

۲۰۵۳: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاتَّبِعِ السَّنَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقِ حَسَنٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۱۹: باب لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

۲۰۵۳: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرو اور برائی کے بعد بھلائی کرو تا کہ وہ اسے مٹا دے اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ وَابُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ مُحَمَّدُ وَثَنَا وَكَيْفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ.

۱۳۲۰: باب بدگمانی کے بارے میں

۲۰۵۵: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے پرہیز کرو کیونکہ یہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ میں (امام ترمذی) نے عبد بن حمید سے سنا وہ سفیان کے بعض ساتھیوں سے نقل کرتے ہیں کہ سفیان نے فرمایا گمان دو قسم کے ہیں۔ ایک قسم کا گمان گناہ ہے جبکہ دوسری قسم گناہ نہیں۔ گناہ یہ ہے کہ بدگمانی دل میں بھی کرے اور زبان پر بھی آئے۔ جبکہ صرف دل ہی میں بدگمانی کرنا گناہ نہیں۔

۱۳۲۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي ظَنِّ السُّوءِ

۲۰۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّكُمْ وَالظَّنُّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَسَمِعْتُ عَبْدَ بَنٍ حَمِيدٍ يَذْكُرُ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ سُفْيَانَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ الظَّنُّ ظَنَانٌ فَظَنُّ ائِمٍّ وَظَنُّ لَيْسٍ بِائِمٍّ فَاَمَّا الظَّنُّ الَّذِي هُوَ ائِمٌّ فَالَّذِي يظُنُّ ظَنًّا وَيَتَكَلَّمُ بِهِ وَامَّا الظَّنُّ الَّذِي لَيْسَ بِائِمٍّ فَالَّذِي يظُنُّ وَلَا يَتَكَلَّمُ بِهِ.

۱۳۲۱: باب مزاح کے بارے میں

۲۰۵۶: حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے ملے جلے رہتے یہاں تک کہ میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے اے ابو عمیر تمہارے بغیر کو کیا ہوا۔ (غیر ایک چھوٹا پرندہ ہے)۔

۱۳۲۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَزَاحِ

۲۰۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْوَضَّاحُ الْكُوفِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي تَيَّاحٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخَالَطُنَا حَتَّىٰ أَنْ كَانَ لَيَقُولُ لَأَخِ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عَمِيرٍ مَا فَعَلَ الْغَيْرُ.



۲۰۵۷: ہم سے روایت کی ہناد نے انہوں نے شعبہ انہوں نے ابی تیح اور وہ انس سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوتیح کا نام یزید بن حمید ہے۔

۲۰۵۷: حَدَّثَنَا هَنَادٌ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو التَّيَّاحِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدِ الصَّبِيِّ.

۲۰۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سچ کے علاوہ کچھ نہیں کہتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ”تَدَاعِبُنَا“ کا معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے مزاح کرتے ہیں۔

۲۰۵۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَدَاعِبُنَا قَالَ إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِنَّكَ تَدَاعِبُنَا إِنَّمَا يَعْنُونَ أَنَّكَ تَمَازِحُنَا.

۲۰۵۹: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا اے دوکانوں والے۔ محمود کہتے ہیں ابواسامہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے اس طرح (ان الفاظ) کے ساتھ مزاح کیا۔

۲۰۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ذَا الْأَذْنَيْنِ قَالَ مَحْمُودٌ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ يَعْنِي مَازِحَهُ.

۲۰۶۰: حضرت انس کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سواری مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اونٹوں کو اونٹنیوں کے علاوہ بھی کوئی جنتا ہے۔ (یعنی تمام اونٹ اونٹنیوں کے بچے ہیں) یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

۲۰۶۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدِنَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَصْنَعُ بَوْلِدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا التُّوْقُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۱۳۲۲: باب جھگڑے کے بارے میں

۱۳۲۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِرَاءِ

۲۰۶۱: حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسا جھوٹ چھوڑ دیا جو باطل تھا تو اس کیلئے جنت کے کنارے پر ایک مکان بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کر دے۔ اس کے لیے جنت کے درمیان مکان بنایا جائے گا اور جو شخص خوش اخلاق ہوگا اس کے لیے جنت کے اوپر والے حصے میں مکان بنایا جائے گا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہم اسے صرف سلمہ بن وردان کی روایت سے

۲۰۶۱: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ الْبَصْرِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلْمَةُ بْنُ وَرْدَانَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكُذْبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بِنِي لَهُ فِي رِبْضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بِنِي لَهُ فِي وَسْطِهَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ بِنِي لَهُ فِي أَعْلَاهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَلْمَةَ بْنِ

وَرَدَانَ عَنْ أَنَسٍ .

جاتے ہیں اور وہ حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں۔

۲۰۶۲: حَدَّثَنَا فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْكُوْفِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاشٍ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ بْنِ مُنْبِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَى بَكَ إِثْمًا لَا تَزَالُ مُخَاصِمًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

۲۰۶۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جھگڑتے رہنے کا گناہ ہی تمہارے لئے کافی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۰۶۳: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَارِ أَحَاكَ وَلَا تَمَارِحُهُ وَلَا تَعُدَّهُ مَوْعِدًا فَتُخْلَفَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

۲۰۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے (مسلمان) بھائی سے جھگڑا نہ کرو، مزاح نہ کرو اور نہ ہی اس سے ایسا وعدہ کرو۔ جسے تم پورا نہ کر سکو۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۱۳۲۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُدَارَاةِ

۱۳۲۳: بَابُ حَسَنِ سَلُوكِ

۲۰۶۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ بَنَسِ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ أَحْوَا الْعَشِيرَةِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُ فَلَا نَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ لَهُ مَا قُلْتُ ثُمَّ أَلْتَّ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءً فَخَشِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۲۰۶۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ میں آپ ﷺ کے پاس تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قبیلہ کا یہ بیٹا (یا فرمایا) قبیلہ کا یہ بھائی کیا یہی برا ہے۔ پھر اسے اجازت دے دی اور اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ گفتگو کی۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پہلے تو آپ ﷺ نے اسے برا کہا اور پھر اس سے نرمی کے ساتھ بات کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ بدترین شخص وہ ہے جسے اس کی فحش گوئی کی وجہ سے لوگوں نے چھوڑ دیا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۲۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِقْتِصَادِ

۱۳۲۴: بَابُ مَحَبَّتِ اَوْرِ اَبْغَضِ فِي مِيَا نِ رُوِي

فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

اختیار کرنا

۲۰۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ أَحَبُّ حَبِيبِكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَا وَابْغَضَ

۲۰۶۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے مرفوعاً بیان فرمایا کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے دوست کے ساتھ میانہ روی کا معاملہ رکھو۔ شاید کسی دن وہ تمہارا دشمن بن جائے اور دشمن کے ساتھ دشمنی میں

بَغِيضِكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدَرُوا هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي يُونُسَ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هَذَا رَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ حَدِيثٌ ضَعِيفٌ أَيْضًا بِإِسْنَادٍ لَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيحُ عَنْ عَلِيِّ مَوْثُوقٌ قَوْلُهُ.

## ۱۳۲۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكِبَرِ

۱۳۲۵: باب تکبر کے بارے میں

۲۰۶۶: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور جس شخص کے دل میں ایک دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ، سلمہ بن اکوعؓ اور ابوسعیدؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامِ الرَّفَاعِيُّ نَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خُرْدٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ وَأَبِي سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۶۷: حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور وہ شخص دوزخ میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: میں پسند کرتا ہوں کہ میرے کپڑے اور جوتے اچھے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے جبکہ تکبر یہ ہے کہ کوئی شخص حق کا انکار کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔

۲۰۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا ثنا يحيى بن حماد ثنا شعبة عن أبان بن تغلب عن فضيل بن عمرو عن إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ يَكُونَ تَوْبِي حَسَنًا وَنَعْلِي حَسَنًا قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْحَمَالَ وَلَكِنَّ الْكِبْرَ مِنْ بَطْرِ الْحَقِّ وَعَمَضِ النَّاسِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۰۶۸: حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوعؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے نفس کو اس کے مرتبے سے اونچالے جاتا اور تکبر کرتا ہے تو وہ جہارین میں لکھ دیا جاتا ہے اور اسے بھی اسی عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے جس میں وہ مبتلا ہوتے ہیں۔ یہ حدیث حسن

۲۰۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا أبو معاوية عن عمرو بن راشد عن إِيَّاسِ بْنِ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتَّى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِينَ فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

غریب ہے۔

۲۰۶۹: حضرت نافع بن جبیر بن مطعمؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ مجھ میں تکبر ہے حالانکہ میں گدھے پر سوار ہوں۔ موٹی چادر لباس کے طور پر استعمال کی اور بکری کا دودھ دوہا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا جس نے یہ کام کئے اس میں کسی قسم کا تکبر نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مَطْعَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ يَقُولُونَ لِي فِيَّ التَّيْبَةُ وَقَدَرَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبَسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هَذَا فَلَيْسَ فِيهِ عَنِ الْكِبْرِ شَيْءٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

**خلاصتہ الابواب:** قرآن و احادیث سے ثابت ہے کہ حیاء انسان کی بہترین خصلت ہے جس سے

مؤمن کو لازماً محف ہونا چاہئے کیونکہ یہ ایسی علامت ہے جس سے خیر اور بھلائی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ دنیا میں تو یہ ممکن ہے کہ انسان کو سخت جانی و مالی نقصان پہنچ جائے مگر بالآخر انسان اس سے بھلائی ہی پائے گا۔ یہ معاشرے میں خیر کی ضامن ہے جبکہ فحش گوئی و بے حیائی معاشرے کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی ہے۔ (۲) ہمارے معاشرتی رویہ کی ایک برائی ہے کہ ایک دوسرے پر معمولی باتوں پر لعنت و ملامت کرنا ہے جبکہ حدیث مبارکہ میں اس کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے اس رویے کو معاشرے میں پنپنے نہ دیا جائے، حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! طعن، لعنت، بدتمیزی کرنے والا مؤمن نہیں ہے۔ یہ کتنی بڑی بد قسمتی ہے کہ ہم اپنے معاشرے میں ایسے رویوں کو جنم دے رہے ہیں ان کی سخت مذمت کرنا چاہئے۔ (۳) اپنے رشتہ داروں اہل عیال سے حسن سلوک، عمر، مال اور محبت کے بڑھنے کا موجب ہے۔ (۴) اپنے بھائی کے لئے پس پشت خیر خواہی کے جذبات رکھنا اور اس کے لئے دعا گور ہونا بندہ کوربت کی نظر میں صاحب فضیلت بنا دیتا ہے۔ اس کی یہ دعاء جتنی جلدی قبول ہوتی ہے گویا کہ دوسری دعاء اس کے مقابل نہیں۔ (۵) گالی دینا فسق کی علامت اور لڑائی جھگڑے میں اس کی ابتداء کرنے والے پر اس کا تمام تر الزام ڈالا جائے گا۔ (۶) مالک کے ساتھ ساتھ رب کے حقوق بھی ادا کرنے والا قیامت کے دن مشک کے ٹیلے پر ہوگا۔ امام جس سے اس کے مقتدی راضی ہوں اور پانچوں نمازوں کے لئے اذان دینے والا صاحب فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں۔ (۷) لوگوں سے اچھا لگان رکھنا چاہئے بدگمانی سے پرہیز کرنا چاہئے اور اس کو زبان پر لانا تو گویا گناہ ہے۔ (۸) سچا مزاج جائز ہے اور نبی کریم ﷺ کی کئی احادیث اس پر ہیں۔ (۹) معاشرے میں تنزل کا سبب باہمی جھگڑے ہوتے ہیں لہذا اسلامی تعلیمات میں ایک مؤمن کے لئے یہ خاص تعلیم ہے کہ وہ جھگڑے سے پرہیز کرے ایسے شخص کے لئے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ترک کر دے۔ مؤمن کی خوبی ہوتی ہے کہ وہ جھوٹا، مزاج جھوٹا وعدہ اور جھگڑا نہیں کرتا۔ انسان کو باہمی تعلقات میں اعتدال اور میاں نہ روی رکھنا چاہئے کیونکہ انسان کبھی ایک دوسرے کے دشمن اور کبھی دوست ہوتے ہیں اس لئے دوستی و دشمنی میں بھی اعتدال سے نہ بڑھے۔ (۱۰) تکبر کی مذمت۔ تکبر صرف اللہ کو..... ہے انسان کے لئے تکبر اس کی تباہی کا سامان اور دنیا و آخرت میں خسارہ ہے۔

## ۱۳۲۶: باب اچھے اخلاق

۲۰۷۰: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مؤمن کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی اس لیے کہ بے حیا اور فحش گوشخص سے اللہ تعالیٰ نفرت فرماتا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۷۱: حضرت ابو درداء سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہیں۔ یعنی قیامت کے دن حساب و کتاب کے وقت۔ بے شک خوش اخلاق آدمی اچھے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور نمازی کا درجہ پالیتا ہے۔

یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔

۲۰۷۲: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے لوگ زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے خوف اور حسن اخلاق سے۔ پھر پوچھا گیا کہ زیادہ تر لوگ جہنم میں کن اعمال کی وجہ سے جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا منہ (یعنی زبان) اور شرمگاہ کی وجہ سے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ عبد اللہ بن ادریس، یزید بن عبد الرحمن اودی کے پوتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ حسن خلق یہ ہے کہ خندہ پیشانی سے ملے بھلائی کے کاموں پر خرچ کرے اور تکلیف دینے والی چیز کو دور کرے۔

## ۱۳۲۷: باب احسان اور معاف کرنا

۲۰۷۳: حضرت ابو الاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک آدمی کے پاس سے گزرتا ہوں تو وہ میری مہمان نوازی نہیں کرتا پھر وہ میرے پاس

## ۱۳۲۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

۲۰۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْمَمْلُوكِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْغُضُ الْفَاحِشَ الْبِدِيءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَأَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۰۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُوَضَعُ فِي الْمِيزَانِ أَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَإِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَيَنْبَلُغُ بِهِ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۲۰۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ إِدْرِيسَ ثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ وَسَأَلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْفَمُّ وَالْفَرْجُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَوْدِيِّ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ نَا أَبُو وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ وَتَذَلُّ الْمَعْرُوفِ وَكَفُّ الْأَذَى.

## ۱۳۲۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

۲۰۷۳: حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالُوا نَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

سے گزرتا ہے کیا میں بھی اسی کے بدلے میں اس طرح کروں۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس کی میزبانی کرو۔ آپ نے مجھے میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھا تو پوچھا۔ تمہارے پاس مال ہے۔ میں نے عرض کیا ہر قسم کا مال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ اور بکریاں عطا کی ہیں۔ آپ نے فرمایا تم پر اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیے۔ اس باب میں حضرت عائشہ، جابر اور ابو ہریرہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو احوص کا نام عوف بن مالک بن نھلہ جشمی ہے۔ ”آقرہ“ کا مطلب اس کی مہمان نوازی کرو۔ ”قری“ ضیافت کے معنی میں ہے۔

۲۰۷۴: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہر ایک کی رائے پر نہ چلو یعنی یوں نہ کہو کہ اگر لوگ بھلائی کریں گے تو ہم بھی کریں گے اور اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی کریں گے بلکہ اپنے آپ پر اعتماد و اطمینان رکھو، اگر لوگ بھلائی کریں تو بھلائی کرو اور اگر برائی کریں تو ظلم نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے پہچانتے ہیں۔

### ۱۳۲۸: باب بھائیوں سے ملاقات

۲۰۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے یا کسی دینی بھائی سے ملاقات کرے تو ایک اعلان کرنے والا بلائے گا اور کہے گا کہ تمہیں مبارک ہو تمہارا چلنا مبارک ہو۔ تم نے جنت میں اپنے ٹھہرنے کی جگہ بنالی۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ابوسام کا نام عیسیٰ بن سنان ہے۔ حماد بن سلمہ ابورافع سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں سے کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔

### ۱۳۲۹: باب حیاء کے بارے میں

۲۰۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

الرَّجُلُ أَمْرُهُ فَلَا يَقْرُبُنِي وَلَا يُصَيِّفُنِي فَيَمْرُبِي أَفَاجْرِيهِ قَالَ لَا أَقْرَهُ قَالَ وَرَأَيْتِي رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ قَالَ قُلْتُ مِنْ كَمَلِ الْمَالِ قَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْعَنَمِ قَالَ فَيُورِعُ عَلَيْكَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو الْأَحْوَصِ اسْمُهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ الْجُشَمِيُّ وَمَعْنَى قَوْلِهِ أَقْرَهُ يَقُولُ أَضْفَهُ وَالْقَرَى الضِّيَافَةُ.

۲۰۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقُضَيْلِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَمِيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حَذِيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا أُمَّةً تَقُولُونَ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنُوا وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا وَلَكِنْ وَطَنُوا أَنْفُسَكُمْ إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوا وَإِنْ أَسَاءُوا فَلَا تَطْلَمُوا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

### ۱۳۲۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْأَخْوَانِ

۲۰۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيُّ نَابِئُ سِنَانَ الْقَسْمَلِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَحَالَهَ فِي اللَّهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبَّتْ وَطَابَ مَمْسَاكٌ وَتَبَوَّأَتْ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَأَبُو سِنَانَ اسْمُهُ عَيْسَى بْنُ سِنَانَ وَقَدْ رَوَى حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هَذَا.

### ۱۳۲۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَيَاءِ

۲۰۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِبِدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاہ ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے۔ بے حیائی ظلم ہے اور ظلم جہنم میں لے جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابوبکرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔  
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۳۰: باب آہستگی اور عجلت

۲۰۷۷: حضرت عبداللہ بن سرجس مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی خصلتیں، آہستہ آہستہ کام کرنا اور میانہ روی اختیار کرنا، نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۰۷۸: ہم سے روایت کی قتیبہ نے وہ نوح بن قیس سے وہ عبداللہ بن عمران سے وہ عبداللہ بن سرجس سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ اس سند میں عاصم کا ذکر نہیں۔ صحیح حدیث نصر بن علی ہی کی ہے۔

۲۰۷۹: حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدقیس کے قاصدا شج سے فرمایا: تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ بردباری اور سوچ سمجھ کر کام کرنا (یعنی جلد بازی نہ کرنا) اس باب میں اشج عصری سے بھی حدیث منقول ہے۔

۲۰۸۰: حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کام میں جلد بازی نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بعض اہل علم نے عبدالمہمین بن عباس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اور انہیں حافظہ کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔

الرَّحِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍوَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَدَأُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍوَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي أَمَامَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۳۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّانِي وَالْعَجَلَةِ

۲۰۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَانُوخُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍوَأَنَّ عَاصِمَ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسِ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتَّوَدُّةُ وَالْإِفْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۰۷۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَانُوخُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍوَأَنَّ عَمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَاصِمٍ وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ.

۲۰۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيْعٍ نَابَشِيرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاءُ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْأَشَجِّ الْعَصْرِيِّ.

۲۰۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو مُضْعَبٍ الْمَدِينِيُّ نَابِعْدُ الْمُهِمِّينِ بِنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنَاءُ مِنَ اللَّهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْمُهِمِّينِ بِنِ عَبَّاسٍ وَضَعْفَهُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

## ۱۳۳۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّفْقِ

۲۰۸۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلُوكٍ عَنْ أُمِّ الدُّدَاءِ عَنِ أَبِي الدُّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرَّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرَّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

## ۱۳۳۱: باب نرمی کے بارے میں

۲۰۸۱: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو نرمی سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی سے حصہ دیا گیا اور جسے نرمی کے حصہ سے محروم رکھا گیا اسے بھلائی کے حصہ سے محروم رکھا گیا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، جریر بن عبد اللہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

## ۱۳۳۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

۲۰۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا وَكَيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو مَعْبُدٍ اسْمُهُ نَافِدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ سَعِيدٍ.

## ۱۳۳۲: باب مظلوم کی دعا

۲۰۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: مظلوم کی دعا سے ڈرنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو معبد کا نام نافذ ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

## ۱۳۳۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۰۸۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَيْعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أَوْ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لَمْ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لَمْ تَرَكْتُهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَمَا مَسَسَتْ خِرَافَتُهُ وَلَا حَرِيرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ الْإِنْسَانُ مِنْ كَفَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِنْ سَكَا فَهْ رَا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

## ۱۳۳۳: باب اخلاق نبوی ﷺ

۲۰۸۳: حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی۔ آپ ﷺ نے مجھے کبھی ”اُف“ تک نہیں کہا۔ نہ ہی میرے کسی کام کو لینے کے بعد فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ اور نہ آپ ﷺ نے میرے کسی کام کو چھوڑ دینے پر مجھ سے پوچھا کہ تم نے اسے کیوں چھوڑ دیا اور آپ ﷺ لوگوں میں سے سب سے بہتر اخلاق والے تھے۔ میرے ہاتھوں نے کوئی کپڑا، ریشم یا کوئی بھی چیز نبی اکرم ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں چھوئی اور نہ ہی کوئی ایسا عطر یا مشک سونگھا جس کی خوشبو آپ ﷺ کے پسینہ مبارک سے زیادہ ہو۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور براء سے بھی



صَحِيحٌ

احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۸۴: حضرت ابو عبد اللہ جدلی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے نبی اکرم ﷺ کے اخلاق کے متعلق پوچھا تو ام المؤمنینؓ نے فرمایا آپ ﷺ نہ کبھی فحش گوئی کرتے اور نہ ہی اس کی عادت تھی۔ آپ ﷺ بازاروں میں شور کرنے والے بھی نہ تھے۔ اور آپ ﷺ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف کر دیتے اور درگزر فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو عبد اللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے۔ انہیں عبد الرحمن بن عبد بھی کہا جاتا ہے۔

۲۰۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَأْبُو دَاوُدَ أَبْنَانَا شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيَّ يَقُولُ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَغْفُو وَيَصْفَحُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ بْنُ عَبْدِ وَيُقَالُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ.

**خُلَاصَةُ الْأَبْوَابِ:** اعلیٰ اخلاق کا حامل شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ قیامت کے دن لوگ

اپنے اخلاق کے باعث روزہ داروں اور نمازیوں کا سادرجہ پائیں گے۔ اعلیٰ اخلاق جنت میں لے جانے کا سبب اور بد اخلاقی اور فحش کوئی جہنم میں جانے کا باعث ہوں گے۔ خود نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری بعثت کا مقصد ہی اخلاق کی تکمیل ہے۔ (۲) احسان بے لوث ہونا چاہئے نہ کہ اس لئے احسان کیا جائے کہ لوگ بدلہ میں احسان کریں گے۔ بلکہ اگر وہ ظلم بھی کریں تو انسان کو معاف اور احسان سے پیش آنا چاہئے۔ (۳) حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں لے جانے کا۔ جبکہ بے حیائی ظلم ہے اور ظلم تو جہنم میں جانے کا سبب بن سکتا ہے کیونکہ حیاء سے خیر اور ظلم سے شر پھیلتا ہے۔ (۴) مؤمن کی بہترین صفات یہ ہیں کہ وہ اعتدال و میانہ روی اختیار کرے۔ اپنی حرکات زبان، رویے میں اس کا اظہار کرے کیونکہ جلد بازی شیطان کا حصہ ہے جبکہ میانہ روی نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک ہے (۵) انسان کو نرمی اختیار کرنا چاہئے اس رویے کا حامل شخص بھلائی کو پانے میں حریص ہوتا ہے جبکہ سختی کے حامل افراد اپنے رویوں میں چلک پیدا نہیں کر سکتے۔ تاریخی طور پر اہل مدینہ کا کردار ان کی نرم روی کی مثال ہے جنہوں نے خیر کو لپک کر لیا جبکہ اصل اپنی سختی کے باعث خیر کو نہ سمجھ سکے اور اس کی مخالفت پر اڑے رہے۔ (۶) مظلوم کو اللہ تعالیٰ نے یہ حق دیا ہے کہ وہ جب دعاء کرے گا تو وہ اپنے رب کے درمیان کوئی پردہ نہ پائے گا جبکہ ظلم اندھیرا ہے جو بندے اور رب کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور پردہ حائل کر دیتا ہے۔ (۷) حضور اکرم ﷺ اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے اور آپ نے اپنی بعثت کو اخلاق کی تکمیل فرمایا۔ اعلیٰ اخلاق کے حامل افراد قیامت کے دن بھلائی کے حامل ہوں گے۔

۱۳۳۴: باب حسن وفا

۱۳۳۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْعَهْدِ

۲۰۸۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی کسی بیوی پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا حضرت خدیجہؓ پر کیا۔ اگر میں ان کے زمانے میں ہوتی تو میرا کیا حال ہوتا۔ اور یہ سب اس لیے تھا کہ آپ ﷺ انہیں بہت یاد کیا کرتے

۲۰۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامِ الرَّفَاعِيُّ نَاحِفُصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غَرَّبْتُ عَلَيَّ أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غَرَّبْتُ عَلَيَّ خَدِيجَةَ وَمَا بِي أَنْ أَكُونَ أَدْرُكُنَّهَا وَمَا

تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ جب کوئی بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہ کی کسی سہیلی کو تلاش کرتے اور اس کے ہاں ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

### ۱۳۳۵: باب بلند اخلاق

۲۰۸۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میرے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ محبوب اور قریب بیٹھنے والے لوگ وہ ہیں جو بہترین اخلاق والے ہیں اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور دور رہنے والے لوگ وہ ہیں جو زیادہ باتیں کرنے والے، بلا سوچے سمجھے اور بلا احتیاط بولنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بہت باتونی اور زبان دراز کا تو ہمیں علم ہے ”مُتَفِيهِقُونَ“ کون ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تکبر کرنے والے۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ”الشَّرَّارُ“ بہت کلام کرنے والا۔ ”مُتَشَدِّقُ الْكُفْلُو“ کے ذریعے لوگوں پر فخر کرنے والا ہے۔ بعض لوگوں نے یہ حدیث بواسطہ مبارک بن فضالہ، محمد بن منکدر اور حضرت جابرؓ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کی لیکن اس میں عبد ربہ بن سعید کا واسطہ مذکور نہیں۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔

### ۱۳۳۶: باب لعن و طعن

۲۰۸۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ بعض راوی اسی سند سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کیلئے مناسب نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔

ذَآكَ الْإِلْكُفْرَةَ ذِكْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَإِنْ كَانَ لِيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَّبِعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ فَيَهْدِيهَا لَهُنَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

### ۱۳۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعَالِي الْأَخْلَاقِ

۲۰۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ نَاحِيَانُ بْنُ هِلَالٍ نَامِبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ ثِيَّيْ عَبْد رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنَّ مِنْ أَبْغَضِكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ الشَّرَّارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ وَالْمُتَفِيهِقُونَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا الشَّرَّارِينَ وَالْمُتَشَدِّقِينَ فَمَا الْمُتَفِيهِقُونَ قَالَ الْمُتَكَبِّرُونَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ الشَّرَّارُ هُوَ كَثِيرُ الْكَلَامِ وَالْمُتَشَدِّقُ هُوَ الَّذِي يَتَطَاوَلُ عَلَى النَّاسِ فِي الْكَلَامِ وَيَبْذُو أَعْلِيَهُمْ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ وَهَذَا أَصْحَحُ.

### ۱۳۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ

۲۰۸۷: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لَعَانًا وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَكُونَ لَعَانًا.

## ۱۳۳۷: باب غصہ کی زیادتی

۲۰۸۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کچھ سکھائیے لیکن زیادہ نہ ہوتا کہ میں یاد رکھ سکوں۔ فرمایا غصہ نہ کیا کرو۔ اس نے کئی مرتبہ نبی اکرمؐ سے اسی طرح پوچھا اور آپ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ اور سلیمان صردؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن صحیح غریب ہے اور ابو حصین کا نام عثمان بن عامر اسدی ہے۔

۲۰۸۹: حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غصے کو ضبط کر لے حالانکہ وہ اس کے نفاذ پر قادر ہو۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پسند کرے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

## ۱۳۳۸: باب بڑوں کی تعظیم

۲۰۹۰: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو نوجوان کسی بوڑھے کے عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جوان کیلئے کسی کو مقرر فرمادیتا ہے جو اس کے بڑھاپے کے دور میں اس کی عزت کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف یزید بن بیان اور ابو رجال انصاری کی روایت سے جانتے ہیں۔

## ۱۳۳۹: باب ملاقات ترک کرنے والوں

۲۰۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان دنوں میں ان لوگوں کی بخشش کی جاتی ہے جو شرک کے مرتکب نہیں ہوتے۔ البتہ ایسے دو آدمی جو

## ۱۳۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الْغَضَبِ

۲۰۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَّمْنِي شَيْئًا وَلَا تَكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّي أَعِيَهُ قَالَ لَا تَغْضَبْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو حَصِينٍ اسْمُهُ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَسَدِيُّ.

۲۰۸۹: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّي نَاسِعِيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ ثَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَأْسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

## ۱۳۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجْلَالِ الْكَبِيرِ

۲۰۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَا يَزِيدُ بْنُ بِيَّانِ الْعُقَيْلِيُّ ثَنَا أَبُو الرَّجَالِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَكْرَمَ شَابًّا شَيْخًا لِسِنِّهِ إِلَّا قَبِضَ اللَّهُ لَهُ مِنْ يُكْرِمُهُ عِنْدَ سِنِّهِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَنْعَرَفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ يَزِيدُ بْنُ بِيَّانٍ وَأَبُو الرَّجَالِ الْأَنْصَارِيُّ الْآخَرُ.

## ۱۳۳۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَهَاجِرِينَ

۲۰۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعِبُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَيُفْفَرُ فِيهِمَا لِمَنْ لَا

آپس میں (ناراض ہو کر) جدا ہو گئے ہوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان دونوں کو واپس کر دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض احادیث میں یہ الفاظ ہیں کہ ان دونوں کو صلح کرنے تک چھوڑ دو۔ ”مُتَهَاجِرَيْنِ“ ”قطع تعلق کرنے والے“۔ یہ اس حدیث کی طرح ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کیلئے اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرنا جائز نہیں۔

يُشْرِكُ بِاللَّهِ إِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ يَقُولُ رُدُّوَاهُذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ ذُرُّوَاهُذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْمُتَهَاجِرَيْنِ يَعْنِي الْمُتَصَارِمَيْنِ وَهَذَا مِثْلُ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَرُوقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

**خُلَاصَةُ الْأَبْوَابِ:** مرد کو با وفا ہونا چاہئے کیونکہ نیک عورت دنیا کی قیمتی متاع ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا حضرت خدیجہؓ کو یاد کرنا آپ ﷺ کی وفا کا مظہر ہے۔ (۲) اعلیٰ اخلاق والے نبی کریم ﷺ کے قریب اور بد اخلاق آپ ﷺ سے دور ہیں۔ زبان کا سوچ سمجھ کر استعمال کرنا چاہئے۔ اعلیٰ اخلاق کی علامت جبکہ بے سوچے سمجھے بے ٹکان بولنا احق لوگوں کی علامت ہے۔ اس لئے حضور ﷺ نے ان لوگوں کو ناپسند فرمایا۔ (۳) لعن و طعن سے اجتناب کرنا چاہئے۔ (۴) غصہ سے اجتناب کرنا چاہئے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے بار بار اسی کی تلقین کی کہ غصہ نہ کیا کرو، غصہ نہ کیا کرو۔ غصہ پر قدرت رکھنا نہ صرف دنیا میں بھلائی کا ذریعہ ہے بلکہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی انعام بھی عطا ہوگا۔

(۵) دنیا ماکافات عمل ہے۔ انسان اگر عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسے بندے کو اس کا ساتھی بناتا ہے جو اس کی عزت کرتا ہے ورنہ جو دوسروں کی عزت نہیں کرتا وہ خود بھی عزت نہیں پاتا۔ (۶) شرک کے بعد جن دو افراد کو جنت میں جانے سے روک دیا جاتا ہے ان میں وہ شامل ہیں جو آپس میں ترک تعلقات کے حامل ہوں۔ یہاں تک وہ اپنے تعلق کو دوبارہ استوار کر لیں۔

۱۳۴۰: باب صبر کے بارے میں

۲۰۹۲: حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ سے سوال کیا۔ آپ نے انہیں دے دیا۔ انہوں نے پھر مانگا۔ آپ نے دوبارہ دے دیا۔ اس کے بعد فرمایا میرے پاس جو کچھ مال ہوگا میں اسے تم سے روک کر ہرگز جمع نہیں کروں گا اور جو شخص بے نیازی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا۔ جو مانگنے سے بچے گا، اللہ تعالیٰ اسے سوال کرنے سے بچائے گا۔ جو صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق عطا فرمائے گا اور کسی کو صبر سے بہتر اور کشادہ چیز نہیں دی گئی۔ اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک سے یہ حدیث ”فَلَنْ أَدْخِرَهُ“ اور ”فَلَمْ أَدْخِرَهُ“ کے الفاظ کے ساتھ

۱۳۴۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ

۲۰۹۲: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ نَامِعُنُ نَامَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوا فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدْخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعْفِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعْفِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَصْبِرْ يُصِرَّهُ اللَّهُ وَمَا أَعْطَى أَحَدٌ شَيْئًا هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَالِكٍ فَلَنْ أَدْخِرَهُ عَنْكُمْ وَيُرْوَى عَنْهُ فَلَمْ أَدْخِرَهُ عَنْكُمْ وَالْمَعْنَى فِيهِ وَاحِدٌ يَقُولُ لَنْ

أَخْبَسَهُ عَنْكُمْ

منقول ہے۔ ”تم سے روک کر نہیں رکھوں گا۔

۱۳۴۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ

۱۳۴۱: باب ہر ایک کے منہ پر اس کی طرف داری کرنا

۲۰۹۳: حَدَّثَنَا هَنَادٌ نَا أَبُو مُعْوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

۲۰۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن بدترین شخص وہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ

ہے جو دو دشمنوں میں سے ہر ایک پر یہ ظاہر کرے کہ میں تمہارا

الْقِيَمَةَ ذَا الْوَجْهَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَآنَسٍ هَذَا

دوست ہوں۔ اس باب میں حضرت عمارؓ اور انسؓ سے بھی

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّمَامِ

۱۳۴۲: باب چغل خوری کرنے والے

۲۰۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ

۲۰۹۴: حضرت ہمام بن حارثؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص

إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ جُلٌّ عَلَى

حذیفہ بن یمانؓ کے پاس سے گزرا تو انہیں بتایا گیا کہ یہ لوگوں

حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هَذَا يُبْلِغُ الْأَمْرَاءَ

کی باتیں امراء تک پہنچاتا ہے۔ انہوں نے فرمایا میں نے

الْحَدِيثِ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ حُدَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ”قتات“ یعنی چغل خور جنت میں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ قَالَ

نہیں جائے گا۔ سفیان کہتے ہیں کہ ”قتات“ چغل خور کو کہتے

سُفْيَانُ وَالْقَتَاتُ النَّمَامُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۴۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِيِّ

۱۳۴۳: باب کم گوئی

۲۰۹۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ

۲۰۹۵: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

أَبِي عَسَّانٍ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیاء اور کم گوئی ایمان کے دو

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

شعبے ہیں۔ فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے شعبے ہیں۔ یہ

الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَدَاءُ وَالْبَيَانُ

حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے ابو عسان محمد بن مطرف کی

شُعْبَتَانِ مِنَ الْبِفَاقِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا

روایت سے جانتے ہیں۔ ”العی“ قلت کلام اور ”البداء“

نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَسَّانٍ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ قَالَ

فحش گوئی اور ”البیان“ سے مراد کثرت کلام ہے۔ جس طرح

وَالْعِيُّ قَلَّةُ الْكَلَامِ وَالْبَدَاءُ هُوَ الْفَحْشُ فِي الْكَلَامِ

ان خطباء کی عادت ہے کہ خطبہ دیتے وقت بات کو بڑھا دیتے

وَالْبَيَانُ هُوَ كَثْرَةُ الْكَلَامِ مِثْلُ هَؤُلَاءِ الْخُطَبَاءِ الَّذِينَ

ہیں اور لوگوں کی ایسی تعریف کرتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ راضی

يَخْطُبُونَ فَيَتَوَسَّعُونَ فِي الْكَلَامِ وَيَتَفَضَّحُونَ فِيهِ مِنْ

نہیں ہوتا۔

مَدَحِ النَّاسِ فِيمَا لَا يُرْضَى اللَّهُ.

۱۳۴۴: بَابُ بَعْضِ بَيَانِ جَادُوِّ

۱۳۴۴: باب بعض بیان جادو ہے

۱۳۴۴: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

۲۰۹۶: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد

۲۰۹۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ

مبارک میں دو شخص آئے اور دونوں نے لوگوں سے خطاب کیا جس سے لوگ حیرت میں پڑ گئے۔ پس رسول اللہ ﷺ ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا بعض لوگوں کا کسی چیز کو بیان کرنا جادو کی طرح ہوتا ہے۔ راوی کو شک ہے کہ بعض ”بیان“ فرمایا ”من البیان“ فرمایا۔ اس باب میں حضرت عمارؓ، ابن مسعودؓ اور عبد اللہ بن شخیرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلَيْنِ قَدِمَا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَا فَعَجَبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا فَالْتَفَتَ الْبَيِّنَارُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الْبَيِّنَانِ سِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيِّنَانِ سِحْرٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللَّهِ الشَّخِيرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

**خلاصۃ الابواب:** صبر انسانی شخصیت کا جوہر ہے۔ انسانی زندگی..... اہل حق کے لئے یہ

سب سے بڑی نعمت ہے صبر اختیار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنا ساتھی بتایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ“ اور ایک جگہ پر ارشاد ہے کہ ”اہل حق مسائل و آزمات میں صبر اور نماز سے مدد حاصل کریں“ اللہ تعالیٰ جس کو صبر عطا فرمادیں گویا اسے بہتر اور کشادہ چیز دے دی۔ ایک بہترین ہدایت یہ کہ انسان مانگنے سے بچے کیونکہ جو مانگنے سے احتراز کرے گا رب اسے عطا کرے گا اور جو انسانوں سے بے نیازی اختیار کرے گا تو رب اسے بے نیاز کر دے گا۔ (۲) ہر ایک کی اس کے منہ پر اس کی طرف داری کرنے کی مذمت کی گئی اور قیامت کے دن اس شخص کو بدترین لوگوں میں شامل کیا جائے گا (۳) چغل خوری کی مذمت، گذشتہ احادیث میں بیان ہو چکی ہے۔ چغل خوری معاشرتی برائیوں میں بڑی برائی ہے جس کے پھیلنے سے معاشرے میں مضمرات اور شر پھیلتا ہے۔ (۶) مؤمن کم گو ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں مؤمن کی یہ خوبی بیان ہوئی ہے وہ ”اعراض عن الغو“ کرتا ہے۔ فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے دو شعبے ہیں مؤمن کو تو ان سے لازماً دور ہونا چاہئے۔

۱۳۳۵: باب تواضع

۱۳۳۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَّاضُعِ

۲۰۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ مال کو کم نہیں کرتا۔ معاف کرنے والے کی عزت کے علاوہ کوئی چیز نہیں بڑھتی اور جو شخص اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوبکر کبشہ انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۹۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعِبُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ رَجُلًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعُ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي كَبْشَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَأَسْمَةَ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۳۶: باب ظلم

۱۳۳۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الظُّلْمِ

۲۰۹۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم قیامت کے دن کی تارکیوں کا موجب ہے۔ اس باب میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عائشہ

۲۰۹۸: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ نَأَى بُوَ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رضی اللہ عنہا، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہے۔ یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے غریب ہے۔

۱۳۳۷: باب نعمت میں عیب جوئی ترک کرنا

۲۰۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر جی چاہتا تو کھا لیتے، ورنہ چھوڑ دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابو حازم اشجعی ہیں۔ ان کا نام سلمان ہے اور وہ عذرہ اشجعیہ کے مولیٰ ہیں۔

۱۳۳۸: باب مؤمن کی تعظیم

۲۱۰۰: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور بلند آواز سے فرمایا: اے لوگوں کے وہ گروہ جو صرف زبانوں سے اسلام لائے ہیں اور ایمان ان کے دلوں میں نہیں پہنچا، مسلمانوں کو اذیت نہ دو انہیں عار نہ دلاؤ اور ان میں عیوب مت تلاش کرو۔ کیونکہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیب جوئی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عیب گیری کرتا ہے اور جس کی عیب گیری اللہ تعالیٰ کرنے لگے وہ ذلیل ہو جائے گا۔ اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔ پھر راوی کہتے ہیں کہ ایک دن ابن عمرؓ نے بیت اللہ یا فرمایا کعبہ کی طرف نظر ڈالی اور فرمایا: تم کتنے عظیم ہو۔ تمہاری حرمت بھی کتنی عظیم ہے۔ لیکن مؤمن کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری عزت سے بھی زیادہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف حسین بن واقد کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے اسے حسین بن واقد سے اس کے ہم معنی روایت کیا۔ پھر ابو ہریرہ سلمیٰ بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں

قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَأَبِي مُوسَىٰ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

۱۳۳۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ

۲۰۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَالْأَتْرَاكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ الْأَشْجَعِيُّ وَاسْمُهُ سَلْمَانَ مَوْلَى عَزْرَةَ الْأَشْجَعِيَّةِ.

۱۳۳۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْمُؤْمِنِ

۲۱۰۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَكْثَمٍ وَالْجَارُودُ بْنُ مَعَاذٍ قَالَا نَا فَضْلُ بْنُ مُوسَى نَا الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَوْفَى بْنِ ذَلْهَمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَفِضْ الْإِيمَانَ إِلَى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَعْبُرُواهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَّبَعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ تَتَّبَعَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا أَعْظَمَكَ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكَ وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللَّهِ مِنْكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ وَقَدْ رَوَى إِسْحَاقُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّمَرْقَنْدِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا.

۱۳۴۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجَارِبِ

۱۳۴۹: باب تجر بے کے بارے میں

۲۱۰۱: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اس وقت تک بردباری میں کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ ٹھوکر نہ کھائے۔ اسی طرح کوئی دانا بغیر تجربے کے دانائی میں کامل نہیں ہو سکتا۔

۲۱۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَاعِدُ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو عَشْرَةٍ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

۱۳۵۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ

۱۳۵۰: باب جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس پر

فخر کرنا

۲۱۰۲: حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کو کوئی چیز دی گئی اور اس میں قدرت و استطاعت ہے تو اس کا بدلہ دے ورنہ اس کی تعریف کرے اس لیے کہ جس نے تعریف کی اس نے شکر یہ ادا کیا اور جس نے کسی نعمت کو چھپایا اس نے ناشکری کی اور جس شخص نے کسی ایسی چیز سے اپنے آپ کو آراستہ کیا جو اسے عطا نہیں کی گئی تو گویا کہ اس نے مکر (غریب) کا لباس اوڑھ لیا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ اور عائشہؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ”مَنْ كُنْتُمْ فَكُفْرًا“ کا مطلب ناشکری ہے۔

بِمَا لَمْ يُعْطَهُ

۲۱۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيُجْزِئِهِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُنِشْ فَإِنَّ مَنْ أَنْشَى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كُنْتُمْ فَقَدْ كَفَرُوا وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَهُ كَانَ كَلَابِسٍ ثَوْبِي زُورٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَمَنْ كُنْتُمْ فَقَدْ كَفَرُوا كَفَرْتُمْ بِالنِّعْمَةِ.

۱۳۵۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّاءِ بِالْمَعْرُوفِ

۱۳۵۱: باب احسان کے بدلے تعریف کرنا

۲۱۰۳: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا گیا اور اس نے نیکی کرنے والے سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے اچھا صلہ عطا فرمائے۔ اس نے پوری تعریف کی۔ یہ حدیث حسن جید غریب ہے۔ ہم اسے اسامہ بن زید کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۱۰۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ قَالَا ثنا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَمْسِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَمِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الشَّاءِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ جَيِّدٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

بواسطہ ابوبریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔ نیکی اور صلہ رحمی کے باب ختم ہوئے



**خلاصۃ الابواب:** کھانے کے آداب میں سے ایک یہ ہے کہ اگر انسان کو کھانا ناپسند ہو تو اسے چھوڑ دے نہ کہ اس پر عیب جوئی کر کے کھلانے والے یا پکانے والے کے لئے باعث تکلیف بنے۔ (۲) ایک دوسرے کے عیوب نہ تلاش کرنا چاہئیں کیونکہ یہ ایک بڑی معاشرتی برائی کا سبب ہے۔ مسلم معاشرے میں یہ برائی معاشرے کو کمزور اور ناتواں بناتی ہے جبکہ عیوب جوئی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ بہترین مسلمان تو وہ ہے جسکی زبان و ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور تبھی ممکن ہے جب ہم ایک دوسری کی تعظیم کریں نہ عیوب کی تلاش میں اپنی صلاحیتوں کو ضائع کریں۔ (۳) انسانی زندگی میں تجربہ کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ انسان تجربے سے سیکھتا ہے اس لئے کہتے ہیں کہ تجربہ انسان کا استاد ہوتا ہے اور مومن ایک سوراخ سے دوسرے نہیں ڈسا جاتا۔ انسان اپنے تجربات سے سیکھ کر ہی بردبار بنتا ہے۔ (۴) ایسی چیزوں پر فخر کرنا جو اپنے پاس نہ ہوں گویا خود کو دھوکہ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اس کو دیا ہے اس کی ناشکری کرتا ہے جبکہ انسان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمت اس کو دی ہے اس پر شکر کرے اور اس کا اظہار کرے۔ (۵) نیکی کرنے والے کی تعریف کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے اس کے بدلے کی دعاء کرنی چاہئے۔

## أَبْوَابُ الطَّبِّ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

طَبِّ كَ الْإِبْوَابِ

جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں

۱۳۵۲: باب پرہیز کرنا

۲۱۰۴: حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر ہمارے یہاں تشریف لائے۔ ہمارے ہاں ایک کھجوروں کے خوشے (پکنے کے لیے) لٹک رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں نے کھانا شروع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی ٹھہر جاؤ، ٹھہر جاؤ، تم تو ابھی بیماری سے اٹھے ہو۔ ام منذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے۔ پھر میں ان کے لیے چھندرا اور جو تیار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی اس میں سے لے لو۔ یہ تمہاری طبیعت کے مطابق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف فتح بن سلیمان کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ وہ ایوب بن عبد الرحمن سے نقل کرتے ہیں۔

۲۱۰۵: ہم سے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے ابو عامر اور ابو داؤد سے یہ دونوں فتح سے وہ ایوب بن عبد الرحمن سے وہ یعقوب بن ابویعقوب سے اور وہ ام منذر رضی اللہ عنہا سے اسی کی مانند نقل کرتے ہوئے ان الفاظ کا ذکر کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ یعنی چھندرا اور جو۔ محمد بن بشار اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ مجھ سے اسے ایوب بن عبد الرحمن نے بیان کیا ہے یہ حدیث جید

۱۳۵۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَمِيَّةِ

۲۱۰۴: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا ذَوَالِ مُعَلَّقَةٍ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَمَعَهُ عَلِيٌّ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ مَهْ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِبَةٌ قَالَ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سَلْفًا وَشَعِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هَذَا فَاصْبُ فَإِنَّهُ أَوْفَقَ لَكَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَيُرْوَى هَذَا عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۲۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا نَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَنْفَعُ لَكَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِيهِ أَيُّوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

غریب ہے۔

هَذَا حَدِيثٌ جَيِّدٌ غَرِيبٌ.

۲۱۰۶: حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اسے دنیا سے اس طرح روکتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی اپنے مریض کو پانی سے روکتا ہے یعنی مرض استقاء وغیرہ میں۔ اس باب میں صہیب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور محمود بن غیلان سے بھی منقول ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

۲۱۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَاسِحًاقُ بْنُ مُحَمَّدِ الْفَزَارِيُّ نَاسِمِعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَرْبَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَةَ الْمَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ صُهَيْبٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا.

۲۱۰۷: ہم سے روایت کی علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن عمرو سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اور وہ محمود بن لبید سے اسی کے مثل نقل کرتے ہوئے قتادہ بن نعمان کا ذکر نہیں کرتے۔ یہ قتادہ بن نعمان ظفری، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ محمود بن لبید نے یحییٰ بن یحییٰ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔

۲۱۰۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَاسِمِعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانَ الظَّفَرِيُّ هُوَ أَخُو أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ لِأَمِّهِ وَمَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ هُوَ غُلَامٌ صَغِيرٌ.

۱۳۵۳: باب دواء اور اس کی فضیلت

۱۳۵۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّوَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

۲۱۰۸: حضرت اسامہ بن شریک کہتے ہیں کہ دیہاتوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: کیا ہم دوانہ کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے بندو، دوا کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی مرض ایسا نہیں رکھا کہ اس کا علاج نہ ہو یا فرمایا دوانہ ہو ہاں ایک مرض لاعلاج ہے۔ عرض کیا: وہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”بوہا یا“۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود، ابو ہریرہ، ابوخرامہ (والد سے راوی ہیں) اور ابن عباس سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۰۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ نَاسِمِعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَتِ الْأَعْرَابُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْإِنْسَانُ إِذَا تَدَاوَى قَالَ نَعَمْ يَا عَبْدَ اللَّهِ تَدَاوَى فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً أَوْ قَالَ دَوَاءً إِلَّا دَاءً وَاحِدًا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُوَ قَالَ الْهَرَمُ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي خُرَيْمَةَ عَنْ أَبِيهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۵۴: باب مریض کو کیا کھلایا جائے

۱۳۵۴: بَابُ مَا جَاءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيضُ

۲۱۰۹: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں میں سے کسی کو بخار ہو جاتا تو آپ ﷺ ہریہ

۲۱۰۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاسِمِعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نَاسِمِحْمَدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ

تیار کرنے کا حکم دیا کرتے اور پھر اس میں سے گھونٹ، گھونٹ پینے کا حکم دیتے اور فرماتے یہ غمگین دلوں کو تقویت پہنچاتا اور بیمار کے دل سے تکلیف دور کرتا ہے۔ جس طرح تم میں سے کوئی عورت پانی کے ساتھ اپنے چہرے کا میل کچیل دور کرتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری بھی عروہ سے وہ عائشہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔

عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعَكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَضَبَعُ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسُوا مِنْهُ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّهُ لَيَرْتُوا فَوَادَ الْحَزِينِ وَيَسْرُو عَنْ فَوَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُوا إِحْدَاكَ الْوَسْخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْنًا مِنْ هَذَا.

۲۱۱۰: ہم سے روایت کی یہ حدیث حسین جزیری نے انہوں نے ابواسحق مالقانی سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ ہمیں یہ بات ابواسحق نے بتائی ہے۔

۲۱۱۰: حَدَّثَنَا بِدَلِكِ الْحُسَيْنِ الْجَزِيرِيُّ نَا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّالِقَانِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا بِدَلِكِ أَبُو إِسْحَاقَ.

### ۱۳۵۵: باب مريض

کوکھانے پینے پر مجبور نہ کیا جائے

۲۱۱۱: حضرت عقبہ بن عامر چھٹی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مریضوں کو کھانے پر مجبور نہ کیا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتے پلاتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

### ۱۳۵۵: بَابُ مَا جَاءَ لَا تُكْرَهُهُوَ مَرَضًا

كُم عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

۲۱۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَابِكُرَيْبُ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرَهُهُوَ مَرَضًا كُم عَلَى الطَّعَامِ فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ.

### ۱۳۵۶: باب كلونجي

۲۱۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سیاہ دانے (کلونجی) کو ضرور استعمال کرو۔ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفا ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۱۳۵۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

۲۱۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا نَاسِفِيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامَ الْمَوْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۵۷: باب اونٹوں کا پیشاب پینا

۲۱۱۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عربینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ آئے تو انہیں مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدقے (زکوٰۃ) کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا ان کا دودھ اور پیشاب پو۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۵۸: باب جس نے زہر کھا کر خودکشی کی

۲۱۱۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے آپ کو کسی لوہے سے قتل کیا وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اسے اپنے پیٹ پر مارتا رہے گا اور جہنم میں ہمیشہ رہے گا اور جو آدمی زہر پی کر خودکشی کرے گا۔ اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ ہمیشہ جہنم میں اسے پیتا رہے گا۔

۲۱۱۵: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی لوہے سے خود کو قتل کرے گا وہ اس چیز کو ہاتھ میں لے کر آئے گا اور اسے اپنے پیٹ میں بار بار مار رہا ہوگا اور وہ یہ عمل جہنم کی آگ میں ہمیشہ اسی طرح کرتا رہے گا اور اسی طرح خود کو زہر سے مارنے والا بھی زہر ہاتھ میں لے کر آئے گا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ اسی طرح پیتا رہے گا۔ پھر جو شخص پہاڑ سے چھلانگ لگا کر خودکشی کرے گا۔ وہ بھی ہمیشہ جہنم میں اسی طرح گرتا رہے گا۔

۲۱۱۶: محمد بن علاء بھی کعب اور ابو معاویہ سے وہ اعمش سے وہ ابوصالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے شعبہ کی اعمش سے منقول حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور پہلی سے زیادہ صحیح ہے۔ یہ حدیث اعمش سے بواسطہ ابوصالحؓ بھی اسی طرح منقول ہے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ محمد بن عجلان، سعید مقبری سے

۱۳۵۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

۲۱۱۳: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّعْفَرَانِيُّ نَا عَفَّانُ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَا حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ اللَّبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۵۸: بَابُ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسِمٍّ أَوْ غَيْرِهِ

۲۱۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاعِبِدَةُ بْنُ حَمِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا بَطْنَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسِمٍّ فَسَمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا أَبَدًا.

۲۱۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَابُودَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسِمٍّ فَسَمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا.

۲۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ نَا وَكِيعٌ وَأَبُو مُعْوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَوَّلِ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ

اور وہ ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے زہر کھا کر خودکشی کی وہ جہنم کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ کا ذکر نہیں۔ ابو زناد بھی اعرج سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس لیے کہ اس طرح کی متعدد روایات آئی ہیں کہ توحید والوں کو دوزخ میں عذاب دینے کے بعد نکالا جائے گا۔ یہ نہیں کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

۲۱۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دواء یعنی زہر سے منع فرمایا۔

۱۳۵۹: باب نشہ آور

چیز سے علاج کرنا منع ہے

۲۱۱۸: علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے۔ سوید بن طارق یا طارق بن سوید نے آپ ﷺ سے شراب کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے انہیں منع فرمادیا۔ انہوں نے عرض کیا: ہم اس سے علاج کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔ محمود بھی نصر اور شباہ سے اور وہ شعبہ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمود کی روایت میں طارق بن سوید اور شباہ کی سند میں سوید بن طارق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۰: باب ناک میں دوائی ڈالنا

۲۱۱۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری دواؤں میں سے بہترین دوا سحوط، لدود، پھینچنے لگوانا اور مشی ہے۔ پھر جب آپ

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسُمِّ عَذَبٍ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَهَكَذَا رَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ لِأَنَّ الرِّوَايَاتِ إِنَّمَا تَجِيءُ بِأَنَّ أَهْلَ التَّوْحِيدِ يُعَذَّبُونَ فِي النَّارِ ثُمَّ يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا يُذَكَّرُ أَنَّهُمْ يُخَلَّدُونَ فِيهَا.

۲۱۱۷: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْحَبِيثِ يَعْنِي السُّمَّ.

۱۳۵۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَّةِ

التَّدَاوِي بِالْمُسْكِرِ

۲۱۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ نَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَايِلَ عَنِ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ سُؤَيْدُ بْنُ طَارِقٍ أَوْ طَارِقُ بْنُ سُؤَيْدٍ عَنِ الْخَمْرِ فَتَهَا عَنْهُ فَقَالَ إِنَّا لَتَدَاوِي بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهَا دَاءٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ نَا النَّضْرُ وَشَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُحَمَّدُ قَالَ النَّضْرُ طَارِقُ بْنُ سُؤَيْدٍ وَقَالَ شَبَابَةُ سُؤَيْدُ بْنُ طَارِقٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶۰: مَا جَاءَ فِي السَّعُوطِ وَغَيْرِهِ

۲۱۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدُوَيْةَ نَاعَبُدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمَادٍ نَاعَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ مَا

۱ سحوط: ناک میں کوئی دوائی وغیرہ چڑھانے کو کہتے ہیں۔

۲ لدود: منکری ایک جانب سے دوائی پلانا۔

۳ مشی: اس سے مراد وہ دوائیں ہیں جن سے اسہال ہوتا ہے یعنی قضائے حاجت کا بکثرت ہونا۔ (مترجم)

تَدَا وَيُتَمُّ بِهِ السَّعُوطُ وَاللَّدُوذُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَمِشِيُّ  
فَلَمَّا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّةً  
أَصْحَابُهُ فَلَمَّا فَرَعُوا قَالَ لُدُّوهُمْ قَالَ فَلُدُّوا كُلَّهُمْ  
غَيْرَ الْعَبَّاسِ.

۲۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَائِزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ  
نَاعِبًا دُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَا وَيُتَمُّ  
بِهِ اللَّدُوذُ وَالسَّعُوطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَمِشِيُّ وَخَيْرُ مَا  
اَكْتَحَلْتُمْ بِهِ إِلَّا نَمِدًا فَإِنَّهُ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَيُنَيْثُ الشَّعْرَ  
قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَهُ  
مُكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ هَذَا  
حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيثُ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ.

۲۱۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری دواؤں میں سے  
بہترین دوائیں لددو، سعوط، پچھنے لگانا اور مشی ہے۔ جبکہ  
بہترین سرمہ اشد ہے اس سے نظر تیز ہوتی ہے اور پلکوں کے  
بال اگتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس  
ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ ﷺ سوتے وقت ہر آنکھ  
میں تین سلائیاں سرمہ لگایا کرتے تھے۔ یہ حدیث عباد بن  
منصور کی روایت سے حسن ہے۔

### ۱۳۶۱: بَابُ دَاغِ لِغَانِ كِي مَمَانَعَتِ

۲۱۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعِبًا دُ بْنُ جَعْفَرٍ  
نَاعِبًا عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْكِيِّ  
قَالَ فَاثْبُلِينَا فَاكْتَوِينَا فَمَا أَفْلَحْنَا وَلَا أَنْجَحْنَا هَذَا  
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۲۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغنے سے منع فرمایا راوی کہتے  
ہیں پس جب ہم بیمار ہوئے تو ہم نے داغ لگایا لیکن ہم نے  
مرض سے چھکارا نہیں پایا اور نہ ہی کامیاب ہوئے۔ یہ حدیث  
حسن صحیح ہے۔

۲۱۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَلُوسِ ابْنُ مُحَمَّدٍ نَاعِبًا دُ ابْنِ  
عَاصِمٍ نَاهِمًا عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ  
حُصَيْنٍ قَالَ نَهَيْتُنَا عَنِ الْكِيِّ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ  
وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنَ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۲۲: حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ ہمیں داغ  
لگانے سے منع کیا گیا۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن مسعود،  
عقبہ بن عامر اور ابن عباس سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ  
حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۱۳۶۲: بَابُ دَاغِ لِغَانِ كِي اِجَازَتِ

۲۱۲۳: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَائِزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ  
نَاعِمًا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى اسْعَدَ بْنَ زُرَّارَةَ مِنَ الشُّوْكَةِ وَفِي  
الْبَابِ عَنْ أَبِي وَجَائِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۱۲۳: حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے  
سعد بن زرارہ کو شوکہ (سرخ پھنسی) کی بیماری میں داغ دیا۔  
اس باب میں حضرت ابی اور جابر سے بھی احادیث منقول  
ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

### ۱۳۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّحْصَةِ فِي ذَلِكَ

۲۱۲۳: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَائِزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ  
نَاعِمًا عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى اسْعَدَ بْنَ زُرَّارَةَ مِنَ الشُّوْكَةِ وَفِي  
الْبَابِ عَنْ أَبِي وَجَائِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

## باب ۱۳۶۳: پچھنے لگانا

۲۱۲۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر کے دونوں جانب کی رگوں اور شانوں کے درمیان پچھنے لگایا کرتے تھے اور یہ عمل سترہ، انیس یا اکیس تاریخ کو کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۲۵: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کا قصہ سناتے ہوئے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کے کسی ایسے گروہ کے پاس سے نہیں گزرے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کو پچھنے لگانے کا حکم دینے کا نہ کہا ہو۔ یہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے غریب ہے۔

۲۱۲۶: حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس کے پاس تین غلام تھے جو پچھنے لگاتے تھے۔ ان میں سے دو تو اجرت پر کام کیا کرتے اور ایک ان کی اور ان کے گھروالوں کی حجامت کیا کرتا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے تھے کہ فرمایا: حجامت کرنے والا غلام کتنا بہترین ہے۔ خون کو لے جاتا ہے۔ پیٹھ کو ہلکا کر دیتا ہے اور نظر کو صاف کر دیتا ہے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کیلئے تشریف لے گئے تو فرشتوں کے جس گروہ سے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا۔ انہوں نے یہی کہا کہ حجامت ضرور کیا کریں۔ فرمایا: پچھنے لگانے کیلئے بہترین دن سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ بہترین علاج سحوط، لدود، حجامت اور مشی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں عباس اور دوسرے صحابہ نے دوا ڈالی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر موجود شخص کے منہ میں (بطور قصاص) دوا ڈالی

## باب ۱۳۶۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ

۲۱۲۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ نَا هَمَّامٌ وَجَرِيرُ بْنُ حَارِمٍ قَالَا نَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعِ عَشْرَةَ وَتِسْعِ عَشْرَةَ وَاحِدَى وَعِشْرِينَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشِ الْيَامِيُّ الْكُوفِيُّ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلِ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ أَنَّهُ لَمْ يَمْرُ عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمْرُوهُ أَنْ مَرَأَتَكَ بِالْحِجَامَةِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ.

۲۱۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ نَاعِبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غَلَمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَامُونَ فَكَانَ اثْنَانِ يُعْلَانُ عَلَيْهِ أَهْلُهُ وَوَاحِدٌ يَحْجِمُهُ وَيَحْجِمُ أَهْلَهُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ نَعَمَ الْعَبْدُ الْحَجَامُ يَذْهَبُ بِالذَّمِّ وَيُخَفُّ الصَّلْبَ وَيَجْلُوا عَنِ الْبَصْرِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَيْثُ غَرَجَ بِهِ مَأْمَرٌ عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُونَ فِيهِ يَوْمَ سَبْعِ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعِ عَشْرَةَ وَيَوْمَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوطُ وَاللَّدُودُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَهُ الْعَبَّاسُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَنِي فَكُلُّهُمْ أَمْسَكُوا أَفْقَالَ



جائے۔ پس آپ ﷺ کے چچا عباسؓ کے علاوہ سب حاضرین کے منہ میں دوائی ڈالی گئی۔ نضر کہتے ہیں کہ لدود، وجود کو کہتے ہیں یعنی منہ کی جانب سے دوائی پلانا۔ اس باب ہے۔ ہم اسے صرف عباد بن منصور کی روایت سے جانتے ہیں۔

عباد بن منصور۔

۱۳۶۲: باب مہندی سے علاج کرنا

۲۱۲۷: حضرت علی بن عبید اللہ اپنی دادی سے جو آنحضرت ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کو اگر کسی پتھر یا کانٹے وغیرہ سے زخم ہو جاتا تو آپ ﷺ مجھے اس زخم پر مہندی لگانے کا حکم فرماتے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف فائدہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ بعض راوی یہ حدیث اس طرح فائدہ سے نقل کرتے ہیں کہ فائدہ، عبید اللہ بن علی سے اور وہ اپنی دادی سلمیٰ سے نقل کرتے ہیں اور عبید اللہ بن علی زیادہ صحیح ہے۔ محمد بن علاء، زید بن حباب سے وہ عبید اللہ بن علی کے مولیٰ فائدہ سے وہ اپنے آقا سے وہ اپنی دادی سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنی حدیث نقل کرتے ہیں۔

۱۳۶۵: باب تعویز اور جھاڑ پھونک کی ممانعت

۲۱۲۸: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے داغ دلوایا، یا جھاڑ پھونک کی وہ اہل توکل کے زمرے سے نکل گیا۔ اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۶۶: باب تعویز اور دم وغیرہ کی اجازت

۲۱۲۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے کاٹنے، نظر بد اور پہلو کے زخم

۱۳۶۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّدَاوِي بِالْحِنَاءِ

۲۱۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاحِمًا بْنُ خَالِدِ الْخِيَّاطِ نَافِئًا مَوْلَى لَالِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ وَكَانَتْ تَخْلِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْحَةً وَلَا نَكْبَةً إِلَّا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَصْعَ عَلَيْهَا الْحِنَاءَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ فَائِدٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ فَائِدٍ فَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدِّهِ سَلْمَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ مَوْلَى مُحَمَّدَ بْنَ الْعَلَاءِ نَازِيْدُ بْنُ حِيَابٍ عَنْ فَائِدِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مَوْلَاهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

۱۳۶۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّقِيَةِ

۲۱۲۸: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَفَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّكَتَا أَوْ اسْتَرْقَى فَهُوَ بَرِيٌّ مِنَ التَّوَكُّلِ وَ فِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۶۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

۲۱۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِمِيُّ نَا مُعْوِيَةَ بْنَ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

(پھنسیوں وغیرہ) میں جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔

۲۱۳۰: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھو کے کاٹنے اور پہلو کی پھنسیوں میں جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ حدیث پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، جابر رضی اللہ عنہ، عائشہ رضی اللہ عنہا، بطلق بن علی رضی اللہ عنہ، عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ، ابوخرامہ رضی اللہ عنہ (والد سے راوی ہیں) سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۱۳۱: حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر بد اور پچھو کے کاٹنے کے علاوہ رقیہ (یعنی جھاڑ پھونک) نہیں۔ شعبہ نے یہ حدیث بواسطہ حصین اور شععی بریدہ سے روایت کی۔

۱۳۶۷: باب معوذتین کے ساتھ جھاڑ پھونک کرنا  
۲۱۳۲: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنوں اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ ”قل اعوذ برب الفلق“ اور قل اعوذ برب الناس“ نازل ہوئیں۔ جب یہ نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے علاوہ سب کچھ ترک کر دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی منقول ہے۔ امام ابویسلی ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۳۶۸: باب نظر بد سے جھاڑ پھونک

۲۱۳۳: حضرت عبید بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسماء بنت عمیس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفر کے بیٹوں کو جلدی نظر لگ جاتی ہے۔ کیا میں ان پر دم کر دیا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے سکتی ہے تو وہ نظر بد ہے۔ اس باب میں حضرت

بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ .

۲۱۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَائِحِي بْنِ آدَمَ وَأَبُو نَعِيمٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهَذَا عِنْدِي أَصْحَحُ مِنْ حَدِيثِ مُعْوِيَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرٍ وَعَائِشَةَ وَطَلْقَ ابْنِ عَلِيٍّ وَعَمْرُو بْنُ حَزْمٍ وَأَبَى خِرَامَةَ عَنْ أَبِيهِ .

۲۱۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو نَا سُفْيَانَ عَنْ حُصَيْنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقِيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حُصَيْنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ .

۱۳۶۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقِيَةِ بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ  
۲۱۳۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ نَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكِ الْمُرَزِيُّ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَبَانِ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوَّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلْنَا أَخَذَ بِيَمَانِهِمَا وَتَرَكَ مَاسِوَاهُمَا وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

۱۳۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقِيَةِ مِنَ الْعَيْنِ

۲۱۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو نَا سُفْيَانَ عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ وَهُوَ ابْنُ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرْقِيِّ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتُ عَمِيْسٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ وَلَدَ جَعْفَرٍ تَسْرِعُ إِلَيْهِمُ الْعَيْنُ أَفَأَسْتَرْقِي لَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ لَسَبَقْتَهُ الْعَيْنُ وَفِي

البَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ غَامِرٍ عَنْ غُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ نَاعِدٌ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ بِهِذَا.

عمران بن حصین اور بریدہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اسے ایوب بھی عمرو بن دینار سے وہ عمروہ سے وہ عبید بن رفاعہ سے وہ اسماء بنت عمیس سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں۔ ہم سے اسے حسن بن علی خلال نے عبدالرزاق کے حوالے سے انہوں نے معمر سے اور انہوں نے ایوب سے بیان کیا ہے۔

۲۱۳۳: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حسن اور حسین کیلئے ان الفاظ سے دم کیا کرتے تھے۔ أُعِيذُ كَمَا..... لامة تک۔ یعنی میں تم دونوں کیلئے اللہ کے تمام کلمات کے وسیلے سے ہر شیطان، ہر فکر میں ڈالنے والی چیز اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ فرماتے کہ ابراہیم علیہ السلام بھی اسمعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام پر اسی طرح دم کیا کرتے تھے۔

۲۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ نَاعِدُ الرَّزَّاقِ وَيَعْلَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُولُ أُعِيذُ كَمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامِيَةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامِيَةٍ وَيَقُولُ هَكَذَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يُعَوِّذُ إِسْحَاقَ وَإِسْمَاعِيلَ.

ہم سے روایت کی حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون اور عبدالرزاق سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اسی کے ہم معنی حدیث نقل کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۱۳۶۹: باب نظر لگ

جانا حق ہے اور اس کیلئے غسل کرنا

۲۱۳۶: حضرت حید بن حابس تمیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہام (ایک پرندہ جس سے عرب بدفالی لیتے تھے) کوئی چیز نہیں لیکن نظر لگ جانا صحیح ہے۔

۲۱۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہو سکتی ہے تو وہ نظر بد ہے اور جب تمہیں لوگ غسل کرنے کا کہیں تو غسل کرو۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی

### ۱۳۶۹: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْعَيْنَ

حَقٌّ وَأَنَّ الْغُسْلَ لَهَا

۲۱۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرٍو بْنُ عَلِيٍّ نَائِحِيُّ بْنُ كَثِيرٍ نَا أَبُو عَسَانَ الْعَنْبَرِيُّ نَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ثَنِي حَيْثُ بَنِي حَابِسِ التَّمِيمِيِّ ثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ لَأَشْيَاءَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنُ حَقٌّ.

۲۱۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ نَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ نَا وَهَيْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ لَسَبَقْتُهُ

اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حید بن حابس کی روایت غریب ہے۔ اس روایت کو شعبان، یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ حید بن حابس سے وہ اپنے والد سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ علی بن مبارک اور حرب بن شداد اس سند میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کرتے۔

۱۳۷۰: باب تعویذ پر اجرت لینا

۲۱۳۸: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا تو ہم ایک قوم کے پاس ٹھہرے اور ان سے ضیافت طلب کی لیکن انہوں نے ہماری میزبانی کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر ان کے سردار کو بچھونے ڈنک مار دیا۔ وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور پوچھا کہ کیا تم میں سے کوئی بچھو کے کائے پر دم کرتا ہے۔ میں نے کہا ہاں لیکن میں اس صورت میں دم کروں گا کہ تم ہمیں بکریاں دو۔ انہوں نے کہا ہم تمہیں تیس بکریاں دیں گے۔ ہم نے قبول کر لیا اور پھر میں نے سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا اور ہم نے بکریاں لے لیں پھر ہمارے دل میں خیال آیا تو ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم جلدی نہ کریں۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیں۔ جب ہم آپ ﷺ کے پاس پہنچے تو میں نے پورا قصہ سنایا۔ فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے۔ بکریاں رکھ لو اور میرا حصہ بھی دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو ہریرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔ امام شافعیؒ اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے قرآن کی تعلیم دینے پر اجرت لینے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اگلے نزدیک اسے مقرر کرنا بھی جائز ہے۔ شعبہ ابو عوانہ اور کئی راوی یہ حدیث ابو متوکل سے اور وہ ابوسعید سے نقل کرتے ہیں۔

الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاعْسِلُوا فِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَحَدِيثٌ حَيَّةُ بْنُ حَابِسٍ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى شَيْبَانٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ حَيَّةِ بْنِ حَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَرْبُ بْنُ شَدَادٍ لَا يَذْكُرَانِ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۳۷۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي اخْتِذِ الْأَجْرِ عَلَى التَّعْوِذِ

۲۱۳۸: حَدَّثَنَا هَذَا نَا أَبُو مُعْوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَأَلْنَاهُمْ الْقُرَى فَلَمْ يَقْرؤُوا فَلَدَغَ سَيْدُهُمْ فَاتُّوْنَا فَقَالُوا هَلْ فِيكُمْ مَنْ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا وَلَكِنْ لَا أَرْقِيهِ حَتَّى تُعْطُونَا غَنَمًا قَالُوا فَإِنَّا نُعْطِيكُمْ ثَلَاثِينَ شَاةً فَقَبِلْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبِرَأً وَقَبِضْنَا الْغَنَمَ قَالَ فَعَرَضَ فِي أَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ فَقَبِلْنَا لَا تَعْجَلُوا حَتَّى تَأْتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي صَنَعْتُ قَالَ وَمَا عَلِمْتَ أَنَّهَا رُقِيَةٌ أَقْبِضُوا الْغَنَمَ وَاضْرِبُوا إِلَى مَعَكُمْ بِسَهْمٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَبُو نَضْرَةَ اسْمُهُ الْمُنْدِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَيْعَةَ وَرَحَّصَ الشَّافِعِيُّ لِلْمَعْلَمِ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ أَجْرًا وَيُرَى لَهُ أَنْ يَشْتَرِطَ عَلَى ذَلِكَ وَاحْتَجَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ هَذَا الْحَدِيثِ.

۲۱۳۹: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ کی جماعت کا ایک بستی سے گزر ہوا، بستی والوں نے ان کی میزبانی نہیں کی۔ پھر

۲۱۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى نَبِيُّ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا شُعْبَةُ نَا أَبُو بَشِيرٍ قَالَ

ان کا سردار بیمار ہو گیا تو وہ لوگ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تمہارے پاس اس کا علاج ہے۔ ہم نے کہا ہاں۔ لیکن تم لوگوں نے ہمیں مہمان بنانے سے انکار کر دیا ہے اس لیے ہم اس وقت تک علاج نہیں کریں گے جب تک تم لوگ ہمارے لیے کوئی اجرت مقرر نہ کرو۔ پس انہوں نے اس پر بکریوں کا ایک ریوڑ اجرت مقرر کی۔ پھر ہم میں سے ایک صحابی نے اس پر سورہ فاتحہ پڑھی اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کے سامنے یہ قصہ بیان کیا۔ آپ نے پوچھا! تمہیں کیسے علم ہوا کہ یہ (سورہ فاتحہ) دم جھاڑ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے بکریاں لینے سے منع نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کھاؤ اور میرا بھی حصہ مقرر کرو۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اعمش کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ کئی راوی اسے ابوشمر، جعفر بن ابوشیہ سے وہ ابومتوکل سے وہ ابوسعید سے نقل کرتے ہیں۔ جعفر بن ایاس سے جعفر بن ابی وحشیہ مراد ہیں۔

۱۳۷۱: باب جھاڑ پھونک اور ادویات

۲۱۳۰: حضرت ابوخرامہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اگر ہم جھاڑ پھونک کریں یا دو اکریں اور پرہیز بھی کریں تو کیا یہ تقدیر الہی کو بدل سکتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ خود اللہ کی تقدیر میں شامل ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۳۱: سعید بن عبد الرحمن سے سفیان وہ زہری وہ ابن خزامہ وہ اپنے والد اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ ابن عیینہ سے یہ دونوں احادیث منقول ہیں۔ بعض نے بواسطہ ابوخرامہ ان کے والد سے اور بعض نے بواسطہ ابن ابی خزامہ، ابوخرامہ سے روایت کی۔ یہ زیادہ صحیح ہے۔ ہم ابوخرامہ سے اس کے علامہ کوئی حدیث نہیں جانتے

۱۳۷۲: باب کھمبسی اور عجوہ

سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُؤُواهُمْ وَلَمْ يُضَيِّقُواهُمْ فَاشْتَكَى سَيِّدُهُمْ فَاتَوْنَا فَقَالُوا هَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ فَلْنَا نَعْمَ وَلَكِنْ كُنْمْ لَمْ تَقْرُؤْنَا وَلَمْ تُضَيِّقُواْنَا فَلَا نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوا عَلَيَّ ذَلِكَ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَّا يَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَلَمَّا آتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقِيَةٌ وَلَمْ يَذْكَرْ نَهْيًا مِنْهُ وَقَالَ كُلُّوْا وَاضْرِبُوا إِلَيَّ مَعَكُمْ بِسَهْمٍ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرٌ وَاجِدْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي وَحْشِيَّةٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ هُوَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةٍ .

۱۳۷۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقِيِّ وَالْأَدْوِيَةِ

۲۱۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا سَفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي خِرَازِمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رُقِيَّ نَسْتَرُ قِيَهَا وَدَوَاءً تَتَدَاوَى بِهِ وَتَقَاةٌ تَنْفِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۲۱۳۱: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَا سَفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي خِرَازِمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كَلْنَا الرَّوَّائِثِينَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي خِرَازِمَةَ عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ ابْنِ أَبِي خِرَازِمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَدْ رَوَى غَيْرُ بْنُ عُيَيْنَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي خِرَازِمَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهَذَا أَصَحُّ وَلَا نَعْرِفُ لِابْنِ خِرَازِمَةَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ .

۱۳۷۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكُمَاةِ

## (عمدہ کھجور)

۲۱۳۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجوہ جنت کے میووں میں سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کھمبی من کی ایک قسم ہے (من و سلوی وہ کھانے جو بنی اسرائیل پر اترتے تھے) اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ اس باب میں حضرت سعید بن زید، ابوسعید اور جابرؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ ہم اسے محمد بن عمرو کی روایت سے صرف سعید بن عامر کی حدیث سے پہچانتے ہیں۔

۲۱۳۳: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کھمبی زمین کی چچک ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھمبی من سے ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔ عجوہ (کھجور) جنت کے پھلوں میں سے ہے۔ اور اس میں زہر سے شفا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۲۱۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تین یا پانچ یا سات کھمبیاں لیں انہیں نخوڑ اور ان کا پانی ایک شیشی میں رکھ لیا۔ پھر اسے ایک لڑکی کی آنکھوں میں ڈالا تو وہ صحیح ہو گئی۔

۲۱۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کلونجی، موت کے علاوہ ہر بیماری کی دوا ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ وہ ہر روز اکیس دانے لے کر ایک کپڑے میں رکھتے اور

## وَالْعَجْوَةَ

۲۱۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ وَالْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ.

۲۱۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَاعِمُرُو بْنُ عُبَيْدِ الطَّنَافِيسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرٍو وَبْنِ حُرَيْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤها شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَاعْمَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِكُمَاةِ جُدْرِي الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۱۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مَعَاذُ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثْتُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُوءٍ أَوْ حُمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ لِي فَأَرُوْرَةَ فَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةَ لِي فَبَرَأَتْ.

۲۱۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثْتُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الشُّونِيزُ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّمَّ قَالَ قَتَادَةُ يَأْخُذُ

اسے پانی میں تر کر لیتے۔ پھر ناک کے دائیں نٹھنے میں دو قطرے، بائیں میں ایک قطرہ، دوسرے دن دائیں نٹھنے میں ایک قطرہ، بائیں میں دو، تیسرے دن دائیں نٹھنے میں دو قطرے اور بائیں نٹھنے میں ایک قطرہ ڈالتے۔

كُلُّ يَوْمٍ أَحَدُنِي عَشْرِينَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِي خِرْقَةٍ فَيَنْقَعُهُ فَيَسْتَعِطُّ بِهِ كُلَّ يَوْمٍ فِي مَنْحَرِهِ الْأَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْأَيْسَرِ قَطْرَةً وَالثَّانِي فِي الْأَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْأَيْمَنِ قَطْرَةً وَالثَّلَاثِ فِي الْأَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِي الْأَيْسَرِ قَطْرَةً.

۱۳۷۳: باب کاہن کی اجرت

۲۱۴۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَجْرِ الْكَاهِنِ

۲۱۴۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْكَائِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَخُلْوَانِ الْكَاهِنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۷۴: باب گلے میں تعویز لٹکانا

۲۱۴۸: حضرت عیسیٰ بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عکیم ابو معبد جینی کے پاس ان کی عیادت کیلئے گیا تو ان کے جسم پر مرض کی سرخی تھی۔ میں نے عرض کیا آپ کوئی چیز (تعویز) کیوں نہیں گلے میں ڈال لیتے۔ فرمایا موت اس سے زیادہ قریب ہے اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اس کے سپرد کر دیا جائیگا یعنی مدغم نہیں رہے گی۔ عبداللہ بن عکیم کی روایت کو ہم ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے جانتے ہیں۔

۱۳۷۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّلْعِيقِ

۲۱۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَدْوُونَةَ نَاعِبِيْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَيْسَى وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمِ أَبِي مَعْبُدِ الْجُهَنِيِّ أَعُوذُهُ وَبِهِ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ لَا تَعْلِقُ شَيْئًا قَالَ الْمَوْتُ أَقْرَبُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعْلَقَ شَيْئًا وَكَلَّ إِلَيْهِ وَحَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى.

۲۱۴۹: محمد بن بشار بھی یحییٰ بن سعید سے اور وہ ابن ابی لیلیٰ سے اس کے ہم معنی حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس باب میں عقبہ بن عامر سے بھی حدیث منقول ہے۔

۲۱۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَائِحِي بنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

۱۳۷۵: باب بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا

۲۱۵۰: حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بخار، آگ کا جوش ہے، اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت ابوبکر، ابن عمر، ابن عباس، عائشہ اور حضرت زبیر کی بیوی سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۱۳۷۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَبْرِيدِ الْحُمَّى بِالْمَاءِ

۲۱۵۰: حَدَّثَنَا هُنَادُ بْنُ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى فَرْزٌ مِنَ النَّارِ فَأَبْرِئُوهَا بِالْمَاءِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَامْرَأَةَ الزُّبَيْرِ وَعَائِشَةَ.

۲۱۵۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی

۲۱۵۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ نَاعِبُهُ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخارجہم کے جوش سے ہے۔ اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

بُنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ .

۲۱۵۲: ہارون بن اسحاق، عبدہ سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ فاطمہ بنت منذر سے وہ اسماء بنت ابوبکر سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ اسماء کی حدیث اس سے زیادہ طویل ہے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

۲۱۵۲: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا وَكِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ .

۲۱۵۳: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو بخارا اور تمام درودوں پر ہر دعا بتایا کرتے تھے ”بسم اللہ... الخ“ (ترجمہ اللہ کبیر کے نام سے ہر پھڑکنے والی رگ اور دوزخ کی گرمی سے اللہ تعالیٰ عظمت والے کی پناہ چاہتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے جانتے ہیں۔ ابراہیم کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ اس حدیث میں ”عرق یعار“ کے الفاظ ہیں یعنی آواز کرنے والی رگ۔

۲۱۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمَى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عَرَقٍ نَعَارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ وَإِبْرَاهِيمُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَيُرْوَى عَرَقٌ يُعَارٌ .

۱۳۷۶: باب بچے کو دودھ پلانے کی حالت میں

۱۳۷۶: بَابُ مَا جَاءَ

بیوی سے جماع کرنا

فِي الْغَيْلَةِ

۲۱۵۴: حضرت جدامہ بنت وہب فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ تم لوگوں کو بچے کو دودھ پلانے والی بیوی سے صحبت کرنے سے منع کروں لیکن میں نے دیکھا کہ فارس اور روم والے ایسے کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اس باب میں حضرت اسماء بنت یزید سے بھی حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ مالک اسے اسود سے وہ عائشہ سے وہ جدامہ بنت وہب اور وہ نبی اکرم سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ غیلہ اسے کہتے ہیں کہ آدمی اپنی بیوی سے دودھ پلانے کے زمانے میں صحبت کرے۔

۲۱۵۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَائِبِيَّ بِنِ إِسْحَاقَ نَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ بِنْتِ وَهْبٍ وَهِيَ جُدَامَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَدْتُ أَنْ أَنْهِيَ عَنِ الْغَيْالِ فَإِذَا فَارِسَ وَالرُّومُ يَفْعَلُونَ وَلَا يَقْتُلُونَ أَوْلَادَهُمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَقَدْرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ مَالِكٌ وَالْغَيْالُ أَنْ يُطَأَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرَضِعُ .

۲۱۵۵: حضرت جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی

۲۱۵۵: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ أَحْمَدَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ثَنِي



ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ حالت رضاعت میں جماع سے منع کر دوں۔ یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوا کہ ایرانی (فارس) اور رومی ایسا کرتے ہیں اور اپنی اولاد کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ مالک فرماتے ہیں کہ غیلہ سے مراد عورت سے حالت رضاعت میں صحبت کرنا ہے۔ عیسیٰ بن احمد کہتے ہیں کہ ہم سے اسحق بن عیسیٰ نے بواسطہ مالک ابوالاسود سے اس کے ہم معنی حدیث روایت کی۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

### ۱۳۷۷: باب نمونیہ کا علاج

۲۱۵۶: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمونیہ والے کیلئے زیتون اور ورس (زررد رنگ کی بوٹی) کا علاج تجویز کیا کرتے تھے۔ قنادہ کہتے ہیں کہ یہ دوامنہ کے اسی جانب سے ڈالی جائے گی جس طرف درد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوعبداللہ کانام میمون ہے یہ بصری شیخ ہیں۔

۲۱۵۷: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ذات الجنب (نمونیہ) کا علاج زیتون اور قوط بحری (گٹھ) سے کرنے کا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف میمون کی زید بن ارقم سے روایت سے جانتے ہیں۔ میمون سے کئی اہل علم یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ ذات الجنب سے مراد سل (پھپھوڑے کی بیماری) ہے۔

### ۱۳۷۸: باب

۲۱۵۸: حضرت عثمان بن ابی عاص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے مجھے اس وقت اتنا شدید درد تھا کہ قریب تھا کہ میں اس سے ہلاک ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے

مَالِكُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْقَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جَدَامَةَ بِنْتِ وَهَبٍ لِأَسْبَدِيَّةٍ أَنَهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهِيَ عَنِ الْغَيْلَةِ حَتَّى ذُكِرْتُ أَنَّ فَارِسَ وَ الرُّومَ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ وَلَا يَصْرُؤُ أَوْلَادَهُمْ قَالَ مَالِكُ وَالْغَيْلَةُ أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تَرْضَعُ قَالَ عَيْسَى ابْنُ أَحْمَدَ وَتَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَيْسَى قَالَ ثَبِي مَالِكُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عَيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

### ۱۳۷۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

۲۱۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِي أَبِي عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْعَثُ الزَّيْتِ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَنَادَةُ وَيَلْدُ مِنْ الْجَنْبِ الَّذِي يَشْتَكِيهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ اسْمُهُ مَيْمُونٌ هُوَ شَيْخٌ بَصْرِيُّ.

۲۱۵۷: حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيُّ الْبَصْرِيُّ تَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي رَزِينٍ تَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ تَنَا مَيْمُونٌ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ قَالَ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصْدَأُوهُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَيْمُونٍ وَقَدَرَوِي عَنْ مَيْمُونٍ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثُ وَذَاتُ الْجَنْبِ يَعْنِي السَّلَّ.

### ۱۳۷۸: بَابُ

۲۱۵۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ تَنَا مَعْنُ تَنَا مَالِكُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ السُّلَمِيِّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ

فرمایا اپنے سیدھے ہاتھ سے درد کی جگہ کو چھوؤ اور سات مرتبہ یہ پڑھو "اعوذ..... الخ"۔ (ترجمہ اللہ تعالیٰ کی عزت و قدرت اور غلبہ کے ساتھ ہر اس چیز کے شر سے جسے میں پاتا ہوں پناہ مانگتا ہوں۔ عثمان کہتے ہیں کہ میں نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاء عطا فرمادی۔ اب میں ہمیشہ گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو یہ دعا بتاتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۷۹: باب سنا کے بارے میں

۲۱۵۹: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سوال کیا کہ تم کسی چیز کا مسہل (یعنی جلاب) لیتی ہو تو عرض کیا کہ شہم لہ کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو بہت گرم اور سخت ہے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں پھر میں نے سنا کے ساتھ جلاب لیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو اس (سنا) میں ہوتی۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۸۰: باب شہد کے بارے میں

۲۱۶۰: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو دست لگے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ وہ دوبارہ آیا اور عرض کیا کہ میں نے اسے شہد پلایا تو دست اور زیادہ ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ اس نے پھر شہد دیا اور دوبارہ آپ ﷺ کے پاس آکر عرض کیا کہ اس سے دست مزید بڑھ گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سچے ہیں اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اسے پھر شہد پلاؤ۔ پس اسے شہد پلایا۔ اور وہ صحت یاب ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۳۸۱: باب

۲۱۶۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَبِيَّ وَجَعٌ قَدْ كَادَ يَهْلِكُنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْ بِيَمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بِي فَلَمْ أَزَلْ أَمُرِبِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۷۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّنَا

۲۱۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَمِيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهَا بِمَا تَسْتُمَشِينَ قَالَتْ بِالشُّبْرَمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمَشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيهِ شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۳۸۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَسَلِ

۲۱۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَحِيَّ اسْتَطَلَّقَ بَطْنَهُ فَقَالَ اسْفِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَقَيْتُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطَلَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْفِهِ عَسَلًا فَقَالَ فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطَلَّ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَّبَ بَطْنُ أَحِيكَ فَسَقَاهُ عَسَلًا فَبَرَأَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۸۱: بَابُ

۲۱۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

لہ: شہم: ایک چھوٹا درخت ہے جو قد آدم یا اس سے تھوڑا بڑا ہوتا ہے۔ (مترجم)

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بندہ کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت نہ آچکا ہو اور سات باریوں کہے ”اسا لک..... الخ“ میں اللہ بزرگ و برتر اور عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔ تو مریض تندرست ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف منہال بن عمرو کی روایت سے جانتے ہیں۔

## باب: ۱۳۸۲

۲۱۶۲: حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخاراگ کا ایک ٹکڑہ ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو بخار ہو جائے تو وہ اسے پانی سے بھجائے اور بہتی نہر میں اتر کر جس طرف سے پانی آ رہا ہو اس طرف منہ کر کے یہ دعا پڑھے ”بسم اللہ.... الخ“۔ یعنی اللہ کے نام سے ابتداء کرتا ہوں۔ اے اللہ! اپنے بندے کو شفا دے اور اپنے رسول ﷺ کو سچا کر۔ فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے نہر میں اترے۔ پھر اسے چاہیے کہ نہر میں تین غوطے لگائے اور تین دن تک یہ عمل کرے۔ اگر تین دن تک صحت یاب نہ ہو تو پانچ دن اور اگر اس میں بھی نہ ہو تو سات دن اور پھر اگر سات دنوں میں بھی شفا نہ ہو تو نو دن تک یہ عمل کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کا یہ مرض نو دن سے تجاوز نہیں کرے گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۸۳: باب راکھ سے زخم کا علاج کرنے کے متعلق

۲۱۶۳: حضرت ابو حازم کہتے ہیں کہ سہل بن سعدؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زخم کا کس طرح علاج کیا گیا۔ فرمایا اس کا مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں رہا۔ حضرت علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لاتے، حضرت فاطمہؓ زخم کو دھوتیں اور میں بوریا جلاتا پھر اس کی راکھ آپ ﷺ کے زخم مبارک پر چھڑک دیتے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

جَعْفَرُ قَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُنْهَالَ ابْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَوَدُّ مَرِيضًا لَمْ يَخْضُرْ أَجَلَهُ فَيَقُولُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يُشْفِيكَ الْأَعْرُفِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْمُنْهَالَ بْنِ عَمْرٍو.

## بَابُ: ۱۳۸۲

۲۱۶۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْفَرُ الرَّبَاطِيُّ ثَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا مَرْزُوقُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّامِيُّ ثَنَا سَعِيدُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ أَخْبَرَنَا ثُوبَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ الْحُمَى فَإِنَّ الْحُمَى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِي نَهْرٍ جَارٍ فَلْيَسْتَقْبِلْ جَرِيئَهُ فَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُولَكَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَقَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَلْيَغْمَسْ فِيهِ ثَلَاثَ غَمَّسَاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرِأْ فِي ثَلَاثٍ فَخَمْسَ فَإِنْ لَمْ يَبْرِأْ فِي خَمْسٍ فَسَبْعَ فَإِنْ لَمْ يَبْرِأْ فِي سَبْعٍ فَتَسْعَ فَإِنَّهَا لَا تُكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا يَأْذَنُ اللَّهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

## بَابُ التَّدَاوِي بِالرَّمَادِ

۲۱۶۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَأَلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ جَرْحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي كَانَ عَلَيَّ يَأْتِي بِالْمَاءِ فِي تَرْسِهِ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ الدَّمَ وَأَحْرِقَ لَهُ حَصِيرًا فَحَشَى بِهِ جُرْحُهُ قَالَ أَبُو عِيْسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

## بَابُ : ۱۳۸۴

## باب : ۱۳۸۴

۲۱۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا عُقْبَةُ  
 بْنُ خَالِدِ السَّكُونِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ  
 التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى  
 الْمَرِيضِ فَنَفْسُوا لَهُ فِي أَجَلِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا  
 وَيَطِّبُ نَفْسَهُ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۱۶۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی مریض کے پاس  
 عیادت کے لئے جاؤ تو اس کی درازی عمر کیلئے دعا کیا کرو۔ یہ  
 تقدیر کو تو نہیں بدلتی لیکن اس کے (یعنی مریض کے) دل کو خوش  
 کرتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

### خلاصۃ الابواب :

انسانی زندگی میں صحت و بیماری کے دور آتے رہتے ہیں نبی کریم ﷺ کی  
 تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے مرض کے دوران پرہیز کرنے اور علاج کرنے کی ہدایت کی۔  
 (۲) مریض کو زبردستی کھانے پینے پر مجبور نہ کیا جائے۔ (۳) کلونجی کا استعمال کہ اس میں ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔ (۴) بیماری  
 میں شدت کے باعث اکثر اوقات انسان زندگی کو ختم کرنے کے متعلق سوچتا ہے نبی کریم ﷺ اس کی سختی سے ممانعت اور وعید  
 سنائی کہ جو کوئی زہریا کسی بھی طریقے سے خودکشی کرے گا اس کو یہ سزا ہمیشہ ملتی رہے گی۔ بیماری زہ کی طرف سے آزمائش ہیں لہذا  
 اس کو یہ صبر سے برداشت کرنا چاہئے۔ (۵) ہر نشہ آور چیز سے علاج حرام ہے۔ (۶) آپ ﷺ کی سیرت میں سرمہ کا استعمال  
 کثرت سے ملتا ہے۔ (۷) کچھ لگانا حضور ﷺ سے ثابت ہے جبکہ داغ لگانے کے بارے میں ممانعت اور اثبات والی  
 احادیث موجود ہیں۔ (۸) آپ ﷺ نے مہندی کو اکثر کانٹے کے زخم میں بھی استعمال کیا۔ (۹) قرآنی آیات سے دم کرنا جائز  
 ہے۔ جیسا کہ احادیث سے معوذتین، فاتحہ وغیرہ کا ذکر ہے۔ دم کا معاوضہ لینا جائز نہیں اگر کوئی اپنی خوشی سے دے دے تو یہ جائز  
 ہے۔ (۱۰) دم، دوا، پرہیز تقدیر ہی کی ایک شکل ہیں۔ (۱۱) کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن (غیبی علوم کے دعوے دار) کی  
 اجرت سے ممانعت فرمائی۔ (۱۲) شہد کا استعمال عام زندگی میں اور بیماری میں کرنا چاہئے کیونکہ فرمان نبوی ﷺ کے مطابق اس  
 میں شفا ہے۔ اسی طرح کلونجی، شہرہ نیز اللہ تبارک و تعالیٰ سے کثرت سے دعاء کرنا چاہئے۔

## أَبْوَابُ الْفَرَائِضِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبْوَابُ فَرَائِضِ

جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

۱۳۸۵: باب جس نے

۱۳۸۵: بَابٌ مَا جَاءَ فِي مَنْ

مال چھوڑا وہ وارثوں کیلئے ہے

تَرَكَ مَا لَا فَلِوَرَثَتِهِ

۲۱۶۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے عیال (بال بچے) چھوڑے ان کی نگہداشت و پرورش میرے ذمے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری اسے ابو سلمہ سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں یہ طویل ہے۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور انسؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ ”من ترک ضیاعاً“ کا مطلب یہ ہے کہ جو ایسی اولاد چھوڑے جن کے پاس کچھ نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا میں ان کی پرورش کا انتظام کروں گا۔

۱۳۸۶: باب فَرَائِضِ كِتَابِ الْعِلْمِ

۲۱۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فَرَائِضِ اور قرآن خود بھی سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ۔ میں (عنقریب) وفات پانے والا ہوں۔ اس حدیث میں اضطراب ہے۔ اسامہ اسے عوف سے وہ سلیمان بن جابر سے وہ ابن مسعود سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ ہم سے یہ حدیث حسین نے ابو اسامہ کے حوالے سے اس کے ہم معنی بیان کی ہے۔

۲۱۶۵: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأَمْوِيُّ ثَنَا أَبِي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَا لَا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ ضِيَاعًا فَالِيَّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْوَلَ مِنْ هَذَا وَأَتَمَّ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسٍ وَمَعْنَى قَوْلِهِ مَنْ تَرَكَ ضِيَاعًا يَعْنِي ضَائِعًا لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ فَالِيَّ يَقُولُ أَنَا أَعُولُهُ وَأَنْفَقُ عَلَيْهِ.

۱۳۸۶: بَابٌ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ

۲۱۶۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ ثَنَا عَوْفٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلَّمُوا النَّاسَ فَإِنِّي مَقْبُوضٌ هَذَا حَدِيثٌ فِيهِ اضْطِرَابٌ وَرَوَى أَبُو اسْمَاءَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ثَنَا أَبُو اسْمَاءَةَ بِهَذَا نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ.

## ۱۳۸۷: باب لڑکیوں کی میراث

۲۱۶۷: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ سعد بن ربیع کی بیوی سعد کی دو بیٹیوں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں۔ ان کے والد غزوہ احد کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ تھے اور شہید ہو گئے۔ ان کے بچانے ان کا سارا مال لے لیا اور ان کے لیے کچھ نہیں چھوڑا جب تک ان کے پاس مال نہ ہوگا ان کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا۔ اس پر آیت میراث نازل ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان لڑکیوں کے چچا کو بلا بھیجا اور فرمایا سعد کی بیٹیوں کو دو تہائی حصہ اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دو۔ چونچ جائے وہ تمہارے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف عبد اللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے پہچانتے ہیں۔ شریک نے بھی اسے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کیا ہے۔

## ۱۳۸۸: باب بیٹی کے ساتھ پوتیوں کی

## میراث

۲۱۶۸: حضرت ہزیرل بن شرجیل سے روایت ہے کہ ایک آدمی، ابو موسیٰ اور سلیمان بن ربیع کے پاس آیا اور ان دونوں سے ایک بیٹی، ایک پوتی اور ایک حقیقی بہن کی (وراثت) کے متعلق پوچھا۔ دونوں نے فرمایا بیٹی کیلئے نصف ہے اور جو باقی بچ جائے وہ سگی بہن کے لیے ہے۔ پھر ان دونوں نے اسے کہا کہ عبد اللہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو وہ بھی یہی جواب دیں گے۔ پس اس آدمی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے واقعہ بیان کیا اور ان دونوں حضرات کی بات بتائی۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا اگر میں یہی فیصلہ دوں تو میں گمراہ ہو گیا اور ہدایت ماننے والا نہ ہوا لیکن میں اس میں وہ فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا

## ۱۳۸۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْبَنَاتِ

۲۱۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حَمِيدٌ نَزَّكَرِيَابُنُ عَدِيٍّ نَاعِيْبُذُ اللّٰهِ بَنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بَنِ مُحَمَّدِ بَنِ عَقِيْبِ عَنْ جَابِرِ بَنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَاَةٌ سَعْدِ بَنِ الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بَنِ الرَّبِيْعِ فَيَلِ ابْوَهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيدًا وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَا لَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تَنَكَّحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى عَمَّهُمَا فَقَالَ اَعْطِ ابْنَتِي سَعْدِ الثَّلَاثِيْنَ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثَّمْنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بَنِ مُحَمَّدِ بَنِ عَقِيْبِ وَقَدْ رَوَاهُ شَرِيْكٌ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بَنِ مُحَمَّدِ بَنِ عَقِيْبِ.

## ۱۳۸۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ بِنْتِ

## الْاِبْنِ مَعَ بِنْتِ الصُّلْبِ

۲۱۶۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بَنُ عَرَفَةَ نَائِرِيْدُ بَنُ هَارُوْنَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي قَيْسِ الْاَوْدِيِّ عَنْ هَزْرِيْلِ بَنِ شَرْحِبِيْلِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى مُوسَى وَ سَلِيْمَانَ بَنِ رَبِيْعَةَ فَسَاَلَهُمَا عَنِ ابْنَةِ وَاِبْنَةِ ابْنِ وَاُخْتِ لَابِ وَاُمِّ فَقَالَا لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَاِلَى اُخْتِ مِنَ الْاَبِ وَاُمِّ مَا بَقِيَ وَقَالَا لَهُ اَنْطَلِقْ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَاسْأَلْهُ فَاِنَّهُ سَيَبْعُنَا فَاتَى عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ وَاُخْبِرَهُ بِمَا قَالَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ صَلَّلْتُ اِذَا وَاَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ وَلَكِنِّي اَقْضِي فِيْهَا كَمَا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَاِلَى ابْنَةِ الْاِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثَّلَاثِيْنَ

کہ بیٹے کیلئے نصف مال اور پوتی کیلئے چھٹا حصہ تاکہ یہ دونوں مل کر ٹکٹ ہو جائیں اور جو بیٹے جائے بہن کے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابوقیس اودی کا نام عبدالرحمن بن ثروان ہے اور وہ کوئی ہیں۔ شعبہ بھی یہ حدیث ابوقیس سے نقل کرتے ہیں۔

۱۳۸۹: باب سگے بھائیوں

### کی میراث

۲۱۶۹: حضرت علیؑ نے فرمایا کہ تم یہ آیت پڑھتے ہو "مَنْ بَعْدَ وَصِيَّةٍ تَوْصُونَ بِهَا أَوْلَادٌ" (جو کچھ تم وصیت کرو یا قرض ہو اس کے بعد الخ) حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے وصیت سے پہلے ادائیگی قرض کا فیصلہ فرمایا اور حقیقی بھائی وارث ہوں گے علاقائی بھائی وارث نہیں ہوں گے۔ آدمی اپنے اس بھائی کا وارث ہوتا ہے جو ماں باپ دونوں کی طرف سے ہو۔ (یعنی حقیقی بھائی) اور صرف باپ کی طرف سے بھائی کا وارث نہ ہوگا۔

۲۱۷۰: بندار، یزید بن ہارون سے وہ زکریا بن ابی زائدہ سے وہ ابو اسحق سے وہ حارث سے وہ علیؑ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۲۷۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ حقیقی بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے سوتیلے نہیں۔ اس حدیث کو ہم ابو اسحق کی روایت سے جانتے ہیں جو بواسطہ حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ بعض علماء نے حارث کے بارے میں گفتگو کی ہے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

۱۳۹۰: باب بیٹوں اور بیٹیوں کی میراث کے متعلق

۲۱۷۲: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں اس وقت بیمار تھا نبی سلمہ میں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: میں اپنی اولاد میں مال کو کس طرح تقسیم کروں۔ آپ ﷺ نے کوئی

وَلِلأَخْتِ مَا بَقِيَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
وَأَبُو قَيْسٍ الْأَوْدِيُّ أَسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ ثُرَوَانَ  
كُوْفِيُّ وَقَفَرَوَاهُ أَيْضًا شُعْبَةَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ.

۱۳۸۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ

### الإخوة من الأب والأم

۲۱۶۹: حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا سُفْيَانُ  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِنَّكُمْ  
تَقْرءُونَ هَذَا آيَةَ (مَنْ بَعْدَ وَصِيَّةٍ تَوْصُونَ بِهَا  
أَوْلَادٌ) وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى  
بِالَّذِينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَإِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَرْتُونَ دُونَ  
بَنِي الْعَلَاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمَّهُ دُونَ أَخِيهِ  
لِأَبِيهِ.

۲۱۷۰: حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ  
أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۱۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ نَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ  
الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاتِ هَذَا  
حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ  
عَنْ عَلِيٍّ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْحَارِثِ وَالْعَمَلُ  
عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۳۹۰: بَابُ مِيرَاثِ الْبَنِينَ مَعَ الْبَنَاتِ

۲۱۷۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
سَعْدِنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ نَبِيَّ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ فِي

جواب نہیں دیا۔ اور یہ آیت نازل ہوئی ”يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي سِيِّئَاتِكُمْ.....“ (ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔ سورہ نساء آیت ۱۱)۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ اسے محمد بن منکدر سے اور وہ جابر سے نقل کرتے ہیں۔

بَنِي سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهُ كَيْفَ أَقْسِمُ مَا لِي بَيْنَ وَوَلَدِي فَلَمْ يَرُدُّ عَلَيَّ شَيْئًا فَنَزَلَتْ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدَرَوَاهُ بِنُ عَيِّنَةَ وَغَيْرُهُ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ.

۱۳۹۱: باب بہنوں کی میراث

۱۳۹۱: بَابُ مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ

۲۱۷۳: محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھے بے ہوش پایا۔ آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکرؓ تھے اور دونوں پیدل چل کر آئے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور وضو کا بقیہ پانی مجھ پر ڈال دیا۔ مجھے آفاقہ ہوا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنا مال کس طرح تقسیم کروں؟ آپ ﷺ خاموش رہے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ جابرؓ کی نو بہنیں تھیں۔ یہاں تک کہ میراث کی یہ آیت نازل ہوئی ”يَسْتَفْتُونَكَ.....“۔ وہ آپ ﷺ سے فتویٰ پوچھتے ہیں۔ فرمادیتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں کلامہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

۲۱۷۳: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَرَضْتُ فَاتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَوَجَدَنِي قَدْ أغمَى عَلَيَّ فَاتَانِي وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعَمْرٌ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وُضُوئِهِ فَافْتَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي أَوْ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي فَلَمْ يُجِبْنِي شَيْئًا وَكَانَ لَهُ تِسْعُ أَخَوَاتٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ الْآيَةَ قَالَ جَابِرٌ فِي نَزَلَتْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۳۹۲: باب عصبہ کی میراث

۱۳۹۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْعَصْبَةِ

۲۱۷۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل فرائض کو ان کا حق ادا کرو اور جو بیچ جائے وہ اس مرد کیلئے ہے جو میت سے سب سے زیادہ قریب ہو۔

۲۱۷۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَامُوسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا وَهَيْبُ ثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَقُّوْا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ.

۲۱۷۵: ابن عباسؓ نبی اکرم ﷺ سے اسی کے مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض راوی اسے ابن طاووس سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے مرسل نقل کرتے ہیں۔

۲۱۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ نَاعِبُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ.



## ۱۳۹۳: باب دادا کی میراث

۲۱۷۶: حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا پوتا فوت ہو گیا ہے۔ میرا اس کی میراث میں سے کیا حصہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے لیے چھٹا حصہ ہوگا۔ پھر جب وہ جانے لگا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا تمہارے لیے اور بھی چھٹا حصہ ہے جب وہ چلا گیا تو پھر بلایا اور فرمایا۔ دوسرا چھٹا حصہ اصل حق زائد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت معقل بن یسارؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

## ۱۳۹۴: باب دادی، نانی کی میراث

۲۱۷۷: حضرت قبیصہ بن ذویب کہتے ہیں کہ دادی یا نانی ابو بکرؓ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرا پوتا یا نواسہ فوت ہو گیا ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید میں میرا کچھ حق مذکور ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کتاب اللہ میں تمہارے لیے کوئی حق نہیں اور نہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تمہارے بارے میں کوئی فیصلہ دیتے ہوئے سنا ہے، لیکن میں لوگوں سے پوچھوں گا۔ پس جب انہوں نے صحابہؓ سے پوچھا تو مغیرہؓ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے چھٹا حصہ دیا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کسی نے یہ حدیث سنی ہے۔ کہا کہ محمد بن مسلم نے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت ابو بکرؓ نے اس عورت کو چھٹا حصہ دیا۔ اس کے بعد دوسری دادی یا نانی (یعنی اس دادی یا نانی کی شریک) حضرت عمرؓ کے پاس آئی۔ سفیان کہتے ہیں کہ معمر نے زہری کے حوالے سے یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ہیں۔ میں نے انہیں زہری سے حفظ نہیں کیا بلکہ معمر سے کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تم دونوں اکٹھی ہو جاؤ تو چھٹا حصہ ہی تم دونوں میں تقسیم ہوگا اور اگر تم دونوں میں سے کوئی ایک اکیلی ہوگی تو اس کیلئے چھٹا حصہ ہوگا۔

۲۱۷۸: حضرت قبیصہ بن ذویبؓ سے روایت ہے کہ ایک دادی

## ۱۳۹۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدَّةِ

۲۱۷۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي بِمِيرَاثِهِ فَقَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرَ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ إِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ لَكَ طُعْمَةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ.

## ۱۳۹۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدَّةِ

۲۱۷۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَسْفِيَانُ ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ مَرَّةً قَالَ قَبِيصَةُ وَقَالَ مَرَّةً عَنْ رَجُلٍ عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ ذُوَيْبٍ قَالَ جَاءَتْ الْجَدَّةُ أُمُّ الْأُمِّ أَوْ أُمُّ الْأَبِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَ ابْنَتِي مَاتَ وَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّ لِي فِي الْكِتَابِ حَقًّا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَجَدُّ لَكَ فِي الْكِتَابِ مِنْ حَقِّ وَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى لَكَ بِشَيْءٍ وَسَأَسْئَلُ النَّاسَ فَشَهِدَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا السُّدُسَ قَالَ وَمَنْ سَمِعَ ذَلِكَ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ قَالَ فَأَعْطَاهَا السُّدُسَ ثُمَّ جَاءَتْ الْجَدَّةُ الْآخَرَى النَّبِيُّ تَخَالَفَهَا إِلَى عُمَرَ قَالَ سَفِيَانُ وَرَأَدَنِي فِيهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ أَحْفَظْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَكِنْ حَفِظْتُهُ مِنْ مَعْمَرٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ إِنَّ اجْتِمَعْتُمَا فَهُوَ لَكُمَا وَإِتَّكُمَا انْفَرَدَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا.

۲۱۷۸: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا مَعْنُ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ

حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئی اور اس نے اپنے حصہ میراث کا مطالبہ کیا۔ آپؓ نے فرمایا۔ اللہ کی کتاب میں تمہارے لئے کچھ نہیں۔ سنت رسولؐ کے مطابق بھی تمہارے لئے کچھ نہیں۔ تم واپس چلی جاؤ۔ میں صحابہ کرامؓ سے پوچھوں گا۔ پس حضرت ابو بکرؓ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے عرض کیا میں نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپؐ نے دادی کو چھٹا حصہ دلایا۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔ اس پر حضرت محمد بن مسلمہؓ کھڑے ہوئے اور وہی بات کہی جو مغیرہؓ فرما چکے تھے۔ پس حضرت ابو بکرؓ نے اس عورت کو چھٹا حصہ دے دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک عورت حضرت عمرؓ کے پاس آئی اور اپنی میراث طلب کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تمہارے لئے قرآن میں کوئی حصہ مقرر نہیں۔ بس یہی چھٹا حصہ ہے۔ اگر تم دونوں وارث ہو تو یہ دونوں کیلئے مشترک ہوگا اور اگر کوئی اکیلی ہوگی تو یہ (چھٹا حصہ) اسی کا ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن عیینہ کی روایت سے یہ زیادہ صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت بریدہؓ سے بھی روایت منقول ہے۔

۱۳۹۵: باب باپ کی موجودگی میں دادی

### کی میراث

۲۱۷۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے دادی کے بیٹے کی موجودگی میں دادی کی میراث کے متعلق فرمایا۔ یہ پہلی جدہ (دادی) تھی جسے رسول اللہ ﷺ نے اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے چھٹا حصہ دیا جبکہ اس کا بیٹا زندہ تھا۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی سند سے مرفوع جانتے ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ نے بیٹے کی موجودگی میں جدہ (دادی) کو وارث قرار دیا ہے۔ جبکہ بعض نے وارث نہیں ٹھہرایا۔

۱۳۹۶: باب ماموں کی میراث

۲۱۸۰: حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے میری وساطت سے حضرت ابو عبیدہؓ

شہاب عن عثمان بن اسحاق بن خروشة عن قبيصة بن ذؤيب قال جاءت الجدة الى ابي بكر فسالته ميراثا فقال لها مالك في كتاب الله شيء ومالك في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم شيء فارجع حتى اسأل الناس فقال الناس فسأل الناس فقال المغيرة بن شعبه حضرث رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاها السدس فقال هل معك غير ك فقال محمد بن مسلمة فقال مثل ما قال المغيرة بن شعبه فانفذه لها ابو بكر قال ثم جاءت الجدة الاخرى الى عمر بن الخطاب فسالته ميراثها فقال مالك في كتاب الله شيء ولكن هو ذلك السدس فان اجتمعتما فيه فهو بينكما وايكما خلت به فهو لها هذا حديث حسن صحيح وهو اصح من حديث بن عيينة وفي الباب عن بريدة.

۱۳۹۵: باب ما جاء في ميراث

### الجدّة مع ابنها

۲۱۷۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ نَائِرِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدْسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَتَّى هَذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ وَرَثَ بَعْضُ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدَّةَ مَعَ ابْنِهَا وَلَمْ يُورَثْهَا بَعْضُهُمْ.

۱۳۹۶: باب ما جاء في ميراث الخال

۲۱۸۰: حَدَّثَنَا بُنْدُ اَرْنَا أَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثَنَا سَفِيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ

کو لکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص کا کوئی دوست نہ ہو۔ اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس کے دوست ہیں اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہ اور مقدم بن معدیکرب سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اسے بعض راوی مرسل نقل کرتے ہیں۔ اس مسئلے میں صحابہ کا اختلاف ہے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، خالہ، ماموں اور پھوپھی کو میراث دیتے ہیں جبکہ اکثر علماء "ذوی الارحام" کی وارثت میں اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ لیکن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس مسئلے میں میراث کو بیت المال میں جمع کرانے کا حکم دیتے تھے۔

۱۳۹۷: باب جو آدمی اس حالت

میں فوت ہو کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو

۲۱۸۲: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک آزاد کردہ غلام کھجور کے درخت سے گر کر مر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو اس کا کوئی وارث ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: کوئی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اس کا مال اس کی بستی والوں کو دے دو۔ اس باب میں حضرت بریدہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔

۱۳۹۸: باب آزاد کردہ غلام کو میراث دینا

۲۱۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک شخص فوت ہو گیا اس کا کوئی وارث نہیں تھا البتہ ایک غلام تھا جسے اس نے آزاد کر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کا ترکہ اسی آزاد کردہ غلام کو دے دیا۔ یہ

عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَتَبَ مَعِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۸۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ أَرْسَلَهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَاخْتَلَفَ فِيهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَرَّتْ بَعْضُهُمُ الْخَالَ وَالْخَالَ وَالْعَمَّةَ وَالْيَ إِلَى هَذَا الْحَدِيثِ ذَهَبَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَوْرِيثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ وَأَمَّا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَلَمْ يُوَرِّثْهُمْ وَجَعَلَ الْمِيرَاثَ فِي بَيْتِ الْمَالِ.

۱۳۹۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي الذِّي

يَمُوتُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ

۲۱۸۲: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا زَيْدُ بْنُ هَارُونَ نَاسِفِيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ عَنْ غُرُورَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ عِدْقِ نَخْلَةٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انظروا هل له من وارث قالوا لا قال فادفعوه الى بعض اهل القرية وفي الباب عن بُرَيْدَةَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۳۹۸: بَابُ فِي مِيرَاثِ الْمَوْلَى الْأَسْفَلِ

۲۱۸۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدْعُ وَارِثًا لِإِعْبَادِهِ هُوَ أَعْتَقَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

حدیث حسن ہے۔ اہل علم کے نزدیک اگر کسی شخص کا عصبہ میں سے بھی کوئی وارث نہ ہو تو اس کی میراث مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کرا دی جائے گی۔

۱۳۹۹: باب مسلمان اور

کافر کے درمیان کوئی میراث نہیں

۲۱۸۴: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔ ابن ابی عمر، سفیان سے اور وہ زہری سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ معمر وغیرہ بھی زہری سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ مالک بھی زہری سے وہ علی بن حسین سے وہ عمرو بن عثمان سے وہ اسامہ بن زید سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس میں مالک کو وہم ہوا ہے۔ بعض راوی عمرو بن عثمان اور بعض عمر بن عثمان کہتے ہیں۔ جبکہ عمرو بن عثمان بن عفان ہی مشہور ہے۔ عمر بن عثمان کو وہم نہیں جانتے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔ بعض علماء مرتد کی میراث میں اختلاف کرتے ہیں۔ بعض کے نزدیک اسے اس کے مسلمان وارثوں کو دے دیا جائے جبکہ بعض کہتے ہیں کہ اس کے مال کا کوئی مسلمان وارث نہیں ہو سکتا ان کی دلیل یہی حدیث ہے۔ امام شافعی کا بھی یہی قول ہے۔

۲۱۸۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دین والے آپس میں وارث نہیں ہو سکتے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف جابر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثُهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي هَذَا الْبَابِ إِذَا مَاتَ رَجُلٌ وَلَمْ يَتْرُكْ عَصْبَةً أَنْ مِيرَاثُهُ يُجْعَلُ فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ .

۱۳۹۹: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ الْمِيرَاثِ

بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ

۲۱۸۴: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَعَبْرُ وَاحِدٌ قَالُوا أَنَا سَفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا هُشَيْمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ . حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثَنَا سَفْيَانُ ثَنَا الزُّهْرِيُّ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ هَكَذَا رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَعَبْرُ وَاحِدٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَرَوَى مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَحَدِيثُ مَالِكٍ وَهُمْ وَهُمْ فِيهِ مَالِكٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ مَالِكٍ فَقَالَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عُثْمَانَ وَأَكْثَرُ أَصْحَابِ مَالِكٍ قَالُوا عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُمَرَ وَبْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ هُوَ مَشْهُورٌ مِنْ وَلَدِ عُثْمَانَ وَلَا نَعْرِفُ عُمَرَ بْنَ عُثْمَانَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ فَجَعَلَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ الْمَالَ لَوْرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَرِثُهُ وَرَثَتُهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ .

۲۱۸۵: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَا حُصَيْنُ بْنُ نَمِيرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ هَذَا

کی روایت سے جانتے ہیں۔ حضرت جابرؓ سے اسے ابن ابی لیلیٰ نے نقل کیا ہے۔

۱۴۰۰: باب قاتل

کی میراث باطل ہے

۲۱۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل وارث نہیں ہوتا۔ یہ حدیث صحیح نہیں۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے بعض اہل علم احادیث نقل کرتے ہیں جن میں امام احمد بن حنبلؓ بھی شامل ہیں۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قاتل عداوت اور قتل خطا میں قاتل مقتول کا وارث نہیں ہوتا لیکن بعض کے نزدیک قتل خطا میں وارث ہوتا ہے۔ امام مالکؒ کا یہی قول ہے۔

۱۴۰۱: باب شوہر کی وراثت سے بیوی کو

حصہ دینا

۲۱۸۷: حضرت سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیت عاقلہ پر واجب الاداء ہوتی ہے اور بیوی شوہر کی دیت کی وارث نہیں ہوتی۔ اس پر فاک بن سفیان کلابی نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو ان کے شوہر کی دیت میں سے ان کا حصہ دو۔

۱۴۰۲: باب میراث وارثوں

کیلئے اور دیت عصبہ کے ذمہ ہے

۲۱۸۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو لحيان کی ایک عورت کے حمل کے متعلق جو گر کر مر گیا تھا ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا۔ پھر وہ عورت جس کے حق میں یہ فیصلہ ہوا تھا فوت ہو گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی

حَدِيثُ غَرِيْبٍ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرِ الْأَمِينِ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى .

۱۴۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ

مِيرَاثِ الْقَاتِلِ

۲۱۸۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَالِئِيْتُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ لَا يَعْرِفُ هَذَا الْأَمِينُ هَذَا الْوَجْهَ وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فُرْوَةَ قَدَّرَ كَهْ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْقَاتِلَ لَا يَرِثُ كَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً أَوْ عَمْدًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ الْقَتْلُ خَطَاءً فَإِنَّهُ يَرِثُ وَهُوَ قَوْلُ مَالِكٍ .

۱۴۰۱: بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ

الْمَرْأَةِ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

۲۱۸۷: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ مَيْبَعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا فَاخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سَفِينِ الْكَلَابِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِثَ امْرَأَةً أَشِيمَ الضَّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

۱۴۰۲: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمِيرَاثَ لِلْوَرَثَةِ

وَالْعَقْلَ عَلَى الْعَصْبَةِ

۲۱۸۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَالِئِيْتُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بَعْرَةً عَبْدُ أَوْامَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي

میراث بیٹوں اور خاوند کیلئے ہے۔ اور دیت اس کے عصبہ پر ہے۔ یونس نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے۔ مالک بھی یہ حدیث زہری سے وہ ابوسلمہ سے اور وہ ابو ہریرہ سے نقل کرتے ہیں پھر مالک، زہری سے وہ سعید بن مسیب سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے یہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

۱۴۰۳: باب وہ شخص جو

کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو

۲۱۸۹: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ مشرک جو کسی مسلمان کے ہاتھ پر مسلمان ہوگا اس کا کیا حکم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اس کی زندگی اور موت کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔ اس حدیث کو ہم صرف عبد اللہ بن وہب سے نقل کرتے ہیں بعض انہیں ابن موبہ کہتے ہیں۔ وہ تمیم داری سے نقل کرتے ہیں جبکہ بعض ان کے درمیان قبیصہ بن ذویب کا ذکر کرتے ہیں۔ یحییٰ بن حمزہ اسے عبد العزیز بن عمر سے نقل کرتے ہوئے قبیصہ بن ذویب کا بھی تذکرہ کرتے ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ سند متصل نہیں۔ بعض اہل علم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ اس کی میراث بیت المال میں جمع کرادی جائے۔ امام شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ ان کا استدلال اسی حدیث سے ہے کہ ”أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ“ حق ولاء اسی کیلئے ہے جس نے آزاد کیا۔

۲۱۹۰: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی شخص نے کسی آزاد عورت یا باندی سے زنا کیا تو بچہ زنا کا ہوگا۔ نہ وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا۔ یہ حدیث ابن لہیعہ کے علاوہ اور راوی ابھی عمرو بن شعیب سے نقل کرتے ہیں۔ اہل

قُضِيَ عَلَيْهَا بَغْرَةٌ تُوَفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِنَيْهَا وَرُجْحَهَا وَأَنَّ عَقْلَهَا عَلَى عَصَبَتِهَا وَرَوَى يُونُسُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۴۰۳: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يُسَلِّمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ

۲۱۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ نَا أَبُو سَامَةَ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ وَوَكَيْعٌ عَنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ عَنِ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشَّرْكِ يُسَلِّمُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ وَيُقَالُ ابْنُ مَوْهَبٍ عَنِ تَمِيمِ الدَّارِيِّ وَقَدْ أَدْخَلَ بَعْضُهُمْ بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَبَيْنَ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَبِيصَةَ بْنَ ذُوَيْبٍ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِيهِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ وَهُوَ عِنْدِي لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُجْعَلُ مِيرَاثُهُ فِي بَيْتِ الْأَمْوَالِ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ.

۲۱۹۰: ثَنَا قُتَيْبَةُ نَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ غَاهَرُ بِحَرَّةٍ أَوْ أَمَةٍ فَالْوَلْدُ لِدَوْلِدِ زَنَالَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ ابْنِ لَهَيْعَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا

عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ وَكَلَةَ الزَّانَا لِيَرِثَ مِنْ أَبِيهِ. علم کا اسی پر عمل ہے کہ ولد الزنا اپنے باپ کا وارث نہیں ہوتا۔

(ث) ولد الزنا اپنے باپ کا وارث نہیں ہوتا لیکن وہ اپنی ماں کا وارث ہوتا ہے اور ماں بھی اس کی وارث ہوتی ہے (مترجم)

۱۳۰۴: باب ولاء کا کون وارث ہوگا

۱۳۰۴: مَنْ يَرِثُ الْوَلَاءَ

۱۲۹۱: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولاء کا وہی وارث ہوتا ہے جو مال کا وارث ہوتا ہے۔ اس حدیث کی سند قوی نہیں۔

۲۱۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَسَابِنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي.

۲۱۹۲: حضرت وائلہ بن اسحق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت تین ترکوں کی مالک ہوتی ہے۔ اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کے ترکے کی۔ جس بچے کو اس نے اٹھا کر پالا ہو۔ اس کی اور اس بچے کی جسے لے کر اس نے اپنے شوہر سے لعان کیا اور اس سے الگ ہو گئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے محمد بن حرب کی روایت سے اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۱۹۲: حَدَّثَنَا هُرُؤُنُ أَبُو مُوسَى الْمُسْتَمَلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ نَامُ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ نَاعَمْرُ بْنُ رُوْبَةَ التَّغْلِبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْوَّاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ الْبَصْرِيِّ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ تَحْزُرُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ عَيْتِقَهَا وَلِقَيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِي لَا عُنْتُ عَلَيْهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَلَى هَذَا الْوَجْهِ.

**خلاصۃ الابواب:** مال وارثوں کا ہے۔ اگر اسلامی حکومت قائم ہو تو مرنے والے کے ورثاء کی

نگران حکومت ہوگی۔ (۲) اولاد کو فرائض اور قرآن پاک کی تعلیم دینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ (۳) اسلام کا یہ احسان ہے کہ اس نے عورتوں کو وراثت میں حصہ دار بنایا اگرچہ آج کل ہمارے معاشرے میں اس کا دواغ نہیں ہے مگر علماء کرام اور اہل حق کو حضور ﷺ کی اس تعلیم پر ضرور عمل کرنا چاہئے۔ عورتوں کو وراثت میں حصہ دار بنانے سے بہت سی معاشرتی برائیاں جو پھیلتی ہیں ان کا سد باب ہو سکے گا۔ (۴) حقیقی بھائی اپنے بھائی کی میراث کا وارث ہوگا، یعنی باپ کی طرف سے وراثت ہونے کے علاوہ بھائی بھی دوسرے بھائی کی میراث میں حق دار ہوگا۔ (۵) اولاد کو وراثت کی تقسیم میں مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے۔ (۶) دادا کے لئے پوتے کی میراث میں چھٹا حصہ ہے۔ (۷) اہلخانہ میں میراث کی تقسیم کے بعد قرابت داروں کا بھی حق ہے۔ (۸) جس کا کوئی وارث نہ ہو ماموں اس کا وارث ہے۔ (۹) اگر کوئی بھی وارث نہ ہو میراث سستی والوں میں تقسیم کر دی جائے گی۔ (۱۰) آزاد کردہ غلام بھی میراث کا وارث ہو سکتا ہے بشرطیکہ اور کوئی امیدوار نہ ہو۔ (۱۱) مسلمان کافر کی میراث نہیں پاسکتا جبکہ کافر مسلمان کی میراث کا حق دار نہیں ہوگا۔ جبکہ مرتد کی میراث میں اختلاف ہے۔ بعض علماء اس کے حامی ہیں جبکہ بعض علماء اس کے مخالف ہیں۔ (۱۲) قاتل کے لئے کوئی میراث نہیں، قتل عمد میں اس معاملے میں اتفاق ہے جبکہ قتل خطاء میں بعض علماء کے نزدیک وارث ہوتا ہے۔ (۱۳) بیوی اگر شوہر قتل ہو جائے تو ودیت میں سے حصہ دار ہوگی۔ (۱۴) جبکہ زنا سے جنم لینے والا بچہ وارث نہیں ہوگا۔ (۱۵) عورت تین ترکوں کی مالک ہوتی ہے ایک: آزاد کئے ہوئے غلام کی۔ دوم: اپنے بچے کی۔ سوم: اس بچے کی جسکو لے کر اس نے اپنے شوہر سے لعان کیا۔

## أَبْوَابُ الْوَصَايَا

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وصيتوں کے متعلق ابواب

جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ

۱۴۰۵: باب تہائی مال کی وصیت

۱۴۰۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثَّلْثِ

۲۱۹۳: حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال بیمار ہوا اور موت کے قریب پہنچ گیا۔ رسول اللہ میری عیادت کیلئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس بہت سامان ہے لیکن ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اس کیلئے سارے مال کی وصیت کر دوں۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا۔ کیا دو تہائی مال کی وصیت کر دوں۔ فرمایا نہیں میں نے عرض کیا۔ آدھے مال کی۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا۔ تہائی مال۔ فرمایا ہاں تہائی مال۔ اور یہ بھی زیادہ ہے۔ تم اپنے ورثاء کو مالدار چھوڑ کر جاؤ یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ تنگ دست ہوں اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں۔ تم اگر ان میں سے کسی پر خرچ کرو گے تو تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ تمہارا اپنی بیوی کو ایک لقمہ کھلانا بھی ثواب کا موجب ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی ہجرت سے پیچھے ہٹ گیا۔ فرمایا میرے بعد تم رضائے الہی کے لیے جو بھی نیک عمل کرو گے تمہارا مرتبہ بڑھے گا اور درجات بلند کے جائیں گے۔ شائد تم میرے بعد زندہ رہو اور تم سے کچھ تو میں نفع حاصل کریں اور کچھ تو میں نقصان اٹھائیں۔ (پھر آپ نے دعا فرمائی) اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت کو پورا فرما اور انہیں ایڑیوں کے بل نہ لوٹا۔ لیکن سعد بن خولہ کا افسوس ہے۔ رسول اللہ ان کے مکہ ہی میں فوت ہو جانے پر افسوس کیا کرتے تھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی

۲۱۹۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَتَأْنَيْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا أَوْلَيْسَ يَرْتَبِي إِلَّا ابْنَتِي فَأَوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالْشُّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثَّلْثُ قَالَ الثَّلْثُ وَالثَّلْثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ إِنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدْعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تَنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أَجْرَتْ فِيهَا حَتَّى الْقَلَمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي أَمْرَاتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْلَفَ عَنْ هِجْرَتِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخْلَفَ بَعْدِي فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَزْدَدَتْ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّكَ إِنْ تُخْلَفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضْرَبَكَ الْخُرُونُ اللَّهُمَّ أَمِّصْ لَأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْتَبِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُوصِيَ بِأَكْثَرِ مِنَ الثَّلْثِ وَقَدْ اسْتَحَبَّ بَعْضُ أَهْلِ



العِلْمُ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ الثَّلَاثِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ.

روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ آدمی

کے لیے تہائی مال سے زیادہ وصیت کرنا جائز نہیں۔ بعض علماء نے تہائی مال سے کم کی وصیت کو مستحب قرار دیا کیونکہ نبی اکرمؐ نے فرمایا تہائی مال زیادہ ہے۔

۲۱۹۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ نَاعِبُهُ الصَّمَدِيُّ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الرَّجُلُ لِيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللَّهِ سِتِينَ سَنَةً ثُمَّ يَخْضُرُهُمُ الْمَوْتُ فَيُصَارَانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ عَلِيُّ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ يُوْصِي بِهَا أَوْذِينَ غَيْرَ مُضَا رِ وَوَصِيَّةٍ مِنَ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَدْبِيُّ رَوَى عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ جَابِرٍ هُوَ جَدُّ نَصْرِ الْجَهْضَمِيِّ.

۲۱۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کتنے ہی مرد اور عورتیں ساٹھ برس تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کرتے رہتے ہیں پھر ان کو موت آتی ہے۔ تو وصیت میں وارثوں کو نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان پر جہنم واجب ہو جاتی ہے۔ راوی فرماتے ہیں پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ آیت پڑھی ”مَنْ بَعَدَ وَصِيَّةً يُوْصِي بِهَا .....“ (وصیت پوری کرنے کے بعد جو وصیت کی جائے یا ادائیگی قرض کے بعد لیکن وصیت میں کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ الخ) یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ نصر بن علی جو اشعث بن جابر سے نقل کرتے ہیں۔ نصر چھمی کے دادا ہیں۔

۱۴۰۶: باب وصیت کی ترغیب

۲۱۹۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَاسُفِيَّانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ بِيَّتِّ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَا يُوْصِي فِيهِ إِلَّا وَرِصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۲۱۹۵: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان جس کے پاس وصیت کے لیے مال ہو تو اسے لازم ہے کہ دو راتیں بھی اس حالت میں نہ گزارے کہ اس کے پاس وصیت لکھی ہوئی نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ زہری اسے سالم سے وہ ابن عمرؓ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔

۱۴۰۷: باب رسول اللہ ﷺ نے وصیت نہیں کی

۲۱۹۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَابُو قَطَنِ نَامَا لِكَ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ وَكَيْفَ كُتِبَتْ الْوَصِيَّةُ وَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ قَالَ

۲۱۹۶: طلحہ بن مصرف کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی تھی۔ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا پھر وصیت کیسے لکھی گئی اور آپ ﷺ نے لوگوں کو کیا حکم دیا۔ فرمایا کہ نبی اکرمؐ نے اللہ تعالیٰ کی فرمایا

نبرداری کی وصیت کی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف مالک بن مغول کی روایت سے جانتے ہیں

۱۴۰۸: باب وارث کیلئے وصیت نہیں

۲۱۹۷: حضرت ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کا خطبہ سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کیلئے حصہ مقرر کر دیا ہے۔ لہذا اب کسی وارث کیلئے وصیت کرنا جائز نہیں۔ بچہ صاحب فراش کا ہے اور زانی کیلئے پتھر ہے۔ ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔ جو آدمی اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کا دعویٰ کرے یا اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے اس پر قیامت تک اللہ تعالیٰ کی لعنت مسلسل برتی رہے گی۔ عورت خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے خرچ نہ کرے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کھانا بھی نہیں۔ فرمایا کھانا ہمارے سب مالوں سے افضل ہے۔ پھر فرمایا مانگی ہوئی چیز اور دودھ کیلئے ادھار لیے ہوئے جانور واپس کئے جائیں اور قرض ادا کیا جائے اور ضامن اس چیز کا ذمہ دار ہے جس کی اس نے ضمانت دی ہے۔ اس باب میں حضرت عمر بن خارجهؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوامامہؓ سے اور سندوں سے بھی منقول ہے۔ اسماعیل بن عیاش کی اہل عراق اور اہل حجاز سے وہ روایات قوی نہیں جن کو نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں۔ کیونکہ انہوں نے منکر روایتیں نقل کی ہیں۔ جبکہ انکی اہل شام سے نقل کردہ احادیث زیادہ صحیح ہیں۔ محمد بن اسماعیل بخاریؒ بھی یہی کہتے ہیں۔ احمد بن حسن، احمد بن حنبل سے نقل کرتے ہیں کہ اسماعیل بن عیاش بقیہ سے زیادہ صحیح ہیں کیونکہ ان کی بہت سی احادیث جو وہ ثقہ راویوں سے نقل کرتے ہیں منکر ہیں۔ عبد اللہ بن عبد الرحمن، زکریا بن عدی سے اور وہ ابوالسختی فرزاری سے نقل کرتے ہیں کہ بقیہ سے وہ حدیثیں لے لو جوہ ثقافت سے روایت کرتے ہیں لیکن اسماعیل بن عیاش، ثقافت سے روایت کریں یا غیر ثقافت

أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ إِلَّا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مَغُولٍ .

۱۴۰۸: بَابُ مَا جَاءَ لِأَوْصِيَةِ لِيُورِثَ

۲۱۹۷: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَاشٍ نَا شُرْحَبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوُدَاعِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِيُورِثَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ التَّابِعَةَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تَنْفَعُ امْرَأَةً مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا وَقَالَ الْعَارِيَةُ مُوَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مُرْدُودَةٌ وَالذَّيْنُ مَقْضَى وَالزَّرْعِيمُ غَارِمٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ خَارِجَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَايَةُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَاشٍ عَنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَأَهْلِ الْحِجَازِ لَيْسَ بِذَاكَ فِيمَا تَفَرَّدَ بِهِ لِأَنَّهُ رَوَى عَنْهُمْ مَنَّا كَثِيرٌ وَرَوَايَتُهُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ أَصَحُّ هَكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ ابْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَاشٍ أَصْلَحُ بَدَلًا حَدِيثًا مِنْ بَقِيَّةٍ وَلِبَقِيَّةِ أَحَادِيثٍ مَنَّا كَثِيرٌ عَنِ الثَّقَاتِ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ يَقُولُ قَالَ أَبُو اسْحَاقَ الْفَرَزِيُّ خُذُوا عَنْ بَقِيَّةٍ مَا حَدَّثَتْ عَنِ الثَّقَاتِ وَلَا تَأْخُذُوا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَاشٍ مَا حَدَّثَتْ عَنِ الثَّقَاتِ وَلَا عَنِ الثَّقَاتِ .

سے ان سے کوئی روایت نہ لو۔

۲۱۹۸: حضرت عمرو بن خارجہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطاب فرمایا۔ میں اس کی گردن کے نیچے کھڑا تھا وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے کندھوں کے درمیان گر رہا تھا میں نے سنا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا۔ پس وارث کیلئے وصیت نہیں۔ لاکا صاحب فراش کا ہوگا (یعنی جس کی وہ بیوی یا باندی ہے) اور زانی کیلئے پتھر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۰۹: باب قرض

وصیت سے پہلے ادا کیا جائے

۲۱۹۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض وصیت سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا۔ جبکہ تم لوگ قرآن میں وصیت کو پہلے اور قرض کو بعد میں پڑھتے ہو۔ عام علماء کا اس پر عمل ہے کہ وصیت سے پہلے قرض دیا جائے۔

۱۴۱۰: باب موت کے وقت صدقہ کرنے یا

غلام آزاد کرنا

۲۲۰۰: حضرت ابو حبیبہ طائی کہتے ہیں کہ مجھے میرے بھائی نے اپنے مال کے ایک حصے کی وصیت کی۔ میری ابو درداء سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ میرے بھائی نے میرے لیے کچھ مال کی وصیت کی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ وہ مال کہاں خرچ کیا جائے۔ فقراء پر، مساکین پر یا اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والوں پر۔ فرمایا اگر میں ہوتا تو مجاہدین کے برابر کسی کو نہ دیتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ مرتے وقت غلام آزاد کرنے والے کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص شکم سیر ہو کر ہدیہ بھیجے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۱۹۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلِيَّ نَاقِيَهُ وَأَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْضَعُ بِجِرَّتِهَا وَإِنَّا لَعَا بِهَا يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيْ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِرِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْفَاحِشِ الْحَجَرُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۴۰۹: بَابُ مَا جَاءَ يُبْدَأُ

بِالدِّينِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ

۲۱۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالدِّينِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنْتُمْ تَقْرَأُونَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدِّينِ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِالدِّينِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ.

۱۴۱۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ

أَوْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ

۲۲۰۰: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ نَاسُفِيَّانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَبِيْبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ أَوْصَى إِلَيَّ أَخِي بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ فَلَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنَّ أَخِي أَوْصَى إِلَيَّ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ فَأَيْنَ تَرَى لِي وَضَعَهُ فِي الْفُقَرَاءِ أَوِ الْمَسَاكِينِ أَوِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَمَا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ أَغْدِلْ بِالْمُجَاهِدِ بِنِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَلَدَى يَتَعْتَقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الدِّيِّ يُهْدَى إِذَا شَبِعَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

## باب: ۱۳۱۱

## باب: ۱۳۱۱

۲۲۰۱: حضرت عروہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ بریرہؓ اپنی بدل کتابت میں حضرت عائشہؓ سے مدد لینے کے لیے آئیں جبکہ انہوں نے اس میں سے بالکل کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: واپس جاؤ اور ان سے پوچھو اگر وہ لوگ پسند کریں کہ میں تمہاری کتابت ادا کر دوں اور حق و لاء مجھے حاصل ہو تو میں ایسا کروں گی۔ حضرت بریرہؓ نے یہ بات ان لوگوں کو بتائی تو انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ اگر حضرت عائشہؓ چاہیں تو ثواب کی نیت کر لیں اور حق و لاء ہمیں حاصل ہو تو ہم ایسا کر لیں گے۔ حضرت عائشہؓ نے یہ بات نبی اکرم ﷺ سے بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے خرید کر آزاد کر دو۔ کیونکہ ولاء اس کے لیے ہے جو آزاد کرے۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرط باندھتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں۔ جو شخص ایسی شرط لگائے گا۔ وہ شرط پوری نہیں کی جائے گی۔ اگرچہ وہ سو مرتبہ ہی کیوں نہ شرط لگائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عائشہؓ سے کئی سندوں سے منقول ہے۔ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ ولاء آزاد کرنے والے کے لئے ہے۔

۲۲۰۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَالِئِيثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَصَّتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَيَكُونُ وَلَا وَءَ كَ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بَرِيرَةَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ وَيَكُونُ لَنَا وَلَا وَءَ كَ فَلْتَفْعَلْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتَقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الشَّرْطِ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ اشْتَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عَائِشَةَ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ.

## خلاصہ الابواب:

تہائی مال کی وصیت جائز ہے اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ اپنی اولاد کو مال دار چھوڑا جائے کہ تنگ دست نہ ہوں کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں کیونکہ اولاد اور بیوی پر خرچ کرنا صدقہ ہے اس کے بدلہ اللہ تعالیٰ عطا فرمائیں گے۔ وصیت میں عدل کیا جائے اس معاملے میں سخت ہدایت ہے کہ وصیت میں وارثان کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ اس عمل کے باعث انسان ساری عمر نیکی کرنے کے باوجود بھی جہنم میں داخل ہو سکتا ہے لہذا اس معاملے میں عدل ضروری ہے۔ (۲) وصیت لازماً کرنی چاہئے کیونکہ عدل سے اولاد میں وراثت کی تقسیم انہیں لڑائی جھگڑوں سے بچا سکتی ہے۔ ورنہ ان کے درمیان نفرتوں کی خلیج حائل ہو جاتی ہے۔ (۳) جن ورثاء کے لئے قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں حصہ مقرر کر دیا گیا ہے ان کے لئے کوئی وصیت نہیں۔ (۴) وصیت کی تقسیم سے قبل قرض ادا کیا جائے گا۔ اس کے بعد وراثت تقسیم کی جائے گی۔ مرنے سے قبل نیکی کرنے والوں کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شکم سیر ہو کر ہدیہ بھیجے لہذا نیکی موت کے آثار سے قبل صحت و تندرستی میں کرے یہ اس سے افضل ہے کہ مرتے دم یہ کہے کہ یہ مال یوں صدقہ کر دو اور یہ مال یوں صدقہ کر دو۔

## أَبْوَابُ الْوَلَاءِ وَالْهَبَةِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلَاءٍ أَوْ رَهْبَةٍ كَمَا تَمْتَلِقُ الْبُؤَابَ

جو مروی ہیں رسول اللہ ﷺ

۱۳۱۲: باب ولاء

۱۳۱۲: بَابُ مَا جَاءَ الْوَلَاءُ

آزاد کرنے والے کا حق ہے

لِمَنْ أَعْتَقَ

۲۲۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ کو خریدنے کا ارادہ فرمایا تو اس کے آقاؤں نے ولاء کی شرط رکھ دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے یا فرمایا جو نعمت کا والی ہو۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے۔

۲۲۰۲: حَدَّثَنَا بَنْدُ أَرْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَثِمَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَأَشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى اشْتَرَى أَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ.

۱۳۱۳: باب ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے

۱۳۱۳: بَابُ النَّهْيِ عَنِ بَيْعِ

كِي مِمَّا نَعَت

الْوَلَاءِ وَهَبَتِهِ

۲۲۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ہم اسے صرف عبداللہ بن دینار کی روایت سے جانتے ہیں۔ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ شعبہ، سفیان ثوری اور مالک بن انس بھی عبداللہ بن دینار سے اسے نقل کرتے ہیں۔ شعبہ سے منقول ہے کہ اگر عبداللہ بن دینار مجھے اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے اجازت دیں تو میں ان کی پیشانی چوم لوں۔ یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی

۲۲۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ نَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهَبَتِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ وَيُرْوَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ لَوْ دِدْتُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ دِينَارٍ حِينَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَدْنَى لِي حَتَّى كُنْتُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ فَأَقْبَلُ رَأْسَهُ وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

ﷺ سے نقل کی ہے لیکن اس میں وہیم ہے اور صحیح سند یہ ہے کہ عبید اللہ بن عمر، عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ اس سند سے کئی راویوں نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمرو سے نقل کی ہے۔ اور عبد اللہ بن دینار سے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

۱۴۱۴: باب باپ اور آزاد کرنے

والے کے علاوہ کسی کو باپ یا آزاد کرنے والا کہنا

۲۲۰۴: حضرت ابراہیم تمیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا جو شخص یہ گمان کرے کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس صحیفہ کے سوا کوئی اور کتاب ہے اس نے جھوٹ بولا۔ اس صحیفہ میں اونٹوں کے دانتوں کی دیت اور زخموں کے احکامات مذکور ہیں۔ اسی خطبہ میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مدینہ، حیر (پہاڑ) سے ثور (پہاڑ) تک حرم ہے۔ پس جو کوئی اس میں کوئی بدعت نکالے یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے کوئی فرض و نفل قبول نہیں فرمائے گا اور جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی یا اپنے آزاد کرنے والے کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی اس پر بھی اللہ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بھی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کریں گے اور مسلمانوں کا کسی کو پناہ دینا ایک ہی ہے۔ ان کا ادنیٰ آدمی بھی اگر کسی کو پناہ دے دے تو سب کو اس کی پابندی کرنا ضروری ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض اسے اعمش سے وہ ابراہیم تمیمی سے وہ حارث سے اور وہ علیؑ سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ حضرت علیؑ سے یہ حدیث کئی سندوں سے منقول ہیں۔

۱۴۱۵: باب باپ کا اولاد سے

انکار کرنا

۲۲۰۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو فزارہ کا ایک

عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَهُمْ وَهُمْ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَالصَّحِيحُ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَتَفَرَّدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۱۴۱۴: بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ تَوَلَّى غَيْرِ

مَوَالِيهِ أَوْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ

۲۲۰۴: حَدَّثَنَا هَذَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنْ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرُؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ صَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْنَانُ الْأَبْلِ وَأَشْيَاءٌ مِنَ الْجَرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ وَقَالَ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ غَيْرِ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحَدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ أَوَى مُحَدَّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْغَى بِهَا أَذْنَا هُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٌ عَنْ عَلِيٍّ.

۱۴۱۵: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ

يَنْتَفِي مِنْ وُلْدِهِ

۲۲۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ وَسَعِيدٌ

شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میری بیوی نے سیاہ لڑکا جتنا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں۔ عرض کیا۔ جی ہاں۔ فرمایا: ان کا رنگ کیا ہے۔ عرض کیا۔ سرخ آپ ﷺ نے پوچھا کیا ان میں کوئی سیاہ بھی ہے۔ عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا وہ کہاں سے آگیا۔ اس نے عرض کیا شاید اس میں کوئی رگ آگئی ہو۔ (یعنی اس کی نسل میں کوئی کالا ہوگا) آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر شاید تمہارے بیٹے میں بھی ایسی کوئی رگ تمہارے باپ دادا کی آگئی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

### ۱۴۱۶: باب قیافہ شناسی

۲۲۰۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ان کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ کا چہرہ انور خوشی سے چمک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے دیکھا کہ مجوز (قیافہ شناس) نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھ کر کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان بن عیینہ اسے زہری سے وہ عروہ سے اور وہ عائشہ سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے دیکھا کہ مجوز (قیافہ شناس) زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے پاس سے گزرا جبکہ ان کے سر ڈھکے ہوئے اور پاؤں ننگے تھے۔ مجوز نے کہا کہ یہ پیر ایک دوسرے میں سے ہیں۔ سعید بن عبد الرحمن اور کئی حضرات نے بھی اسے اسی طرح سفیان سے نقل کیا ہے۔ بعض علماء اس حدیث سے قیافہ لگانے کو درست کہتے ہیں۔

### ۱۴۱۷: باب آنحضرت ﷺ کا

ہدیہ دینے پر رغبت دلانا

۲۲۰۷: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

بُن عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ امْرَأَتِي وَكَذَتْ غَلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا الْوَأْنَهَا قَالَ حُمُرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا أَوْرَقٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّ فِيهَا لَوُرُقًا قَالَ أَنَّى آتَاهَا ذَلِكَ قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهَا قَالَ فَهَذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

### ۱۴۱۶: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَافَةِ

۲۲۰۶: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ آسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَى أَنَّ مُجَزَّزًا نَظَرَ آتِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ هَذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ عَائِشَةَ وَزَادَ فِيهِ أَلَمْ تَرَى أَنَّ مُجَزَّزًا مَرَّ عَلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ غَطَّيَا رُؤُسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ هَكَذَا أَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبِيدُ بْنُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ احْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِهَذَا الْحَدِيثِ فِي إِقَامَةِ أَمْرِ الْقَافَةِ.

### ۱۴۱۷: بَابُ مَا جَاءَ فِي حَيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّهَادِي

۲۲۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ مَرْوَانَ الْبَصْرِيُّ نَنَا مُحَمَّدٌ

نے فرمایا ایک دوسرے کو ہدیے دیا کرو۔ ہدیہ دینے سے دل کی خشکی دور ہو جاتی ہے۔ نیز کوئی پڑوسی عورت اپنے پڑوس میں رہنے والی عورت کو بھری کا کھر دیتے ہوئے بھی نہ شرمائے (یعنی حقیر چیز کا بھی ہدیہ دیا جاسکتا ہے) یہ حدیث اس سند سے غریب ہے اور ابو معشر کا نام نہ جیح ہے اور یہ بنو ہاشم کے مولیٰ ہیں۔ بعض اہل علم ان کے حافظہ پر اعتراض کرتے ہیں۔

۱۴۱۸: باب ہدیہ یا ہبہ دینے کے بعد

واپس لینے کی کراہت کے متعلق

۲۲۰۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہدیہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اس کتے کی سی ہے کہ جو خوب کھا کر پیٹ بھرے اور تے کر دے پھر دوبارہ اپنی تے کھانے لگے۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

۲۲۰۹: حضرت ابن عمرؓ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم مرفوعاً نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کیلئے ہدیہ دینے کے بعد واپس لینا حلال نہیں۔ ہاں البتہ باپ اپنے بیٹے کو چیز دینے کے بعد واپس لے سکتا ہے اور جو شخص کوئی چیز دے کر واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جو کھا کر پیٹ بھرنے کے بعد تے کرے اور دوبارہ اسے کھانے لگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام شافعیؒ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ باپ کے علاوہ کسی شخص کو ہدیہ دینے کے بعد واپس لینا حلال نہیں۔

خلاصۃ الابیواب: ولأء اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔ (۲) اپنے باپ کے نسب کے علاوہ دوسرے کی طرف نسبت کرنے کی شدید مذمت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے اپنی نسبت سے انکار کیا اس نے گویا ہمارے لائے ہوئے دین کا انکار کیا۔ (۳) حضور ﷺ نے قیافہ شناسی کے عمل پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ بعض علماء اس حدیث سے قیافہ لگانے کو درست قرار دیتے ہیں۔ (۴) ایک دوسرے کو ہدیہ دینا چاہئے خواہ قلیل مقدار میں ہی کیوں نہ ہو یا قیمتاً کم قیمت ہو۔ جبکہ ہدیہ واپس لینے کی کراہت بیان کی ہے اور اس عمل کو تے کر کے کھانے کے مترادف قرار دیا، البتہ اپنے بیٹے کو دے کر واپس لے سکتا ہے۔

ابن سَوَاءٍ نَابُو مَعْشَرَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَا ذَوَا فِانِّ الْهَدِيَّةِ تُذْهَبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْفَرُونَ جَارَةَ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِئْتَ فِرْسِنِ شَاةٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا وَأَبُو مَعْشَرَ اسْمُهُ نَجِيحٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ.

۱۴۱۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ

الرُّجُوعِ فِي الْهَيْبَةِ

۲۲۰۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَاسِحًا بِنُ يُوْسُفَ الْأَزْرَقِ نَا حُسَيْنَ الْمُكْتَبِ عَنْ عُمَرَ وَبِنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يُعْطَى الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَا لُكِبَ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَهُ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِي قَيْبِهِ وَفِي الْبَابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو.

۲۲۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنِ عَنِ عُمَرَ وَبِنِ شُعَيْبٍ نَحْوِ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطَى عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدُ فِيمَا يُعْطَى وَلَكِنَّهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطَى الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَهُ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْبِهِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ الشَّافِعِيُّ لَا يَحِلُّ لِمَنْ وَهَبَ هَيْبَةً أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدُ فَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيمَا أُعْطِيَ وَلَكِنَّهُ وَاحْتَجَّ بِهَذَا الْحَدِيثِ تَمَّ الْوَلَاءُ وَالْهَيْبَةُ.



## چند اہم کتب احادیث کے تراجم

صحیح مسلم شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا عزیز الرحمن

سنن ابوداؤد شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

سنن ابن ماجہ شریف ﴿۳ جلدیں﴾

مترجم: مولانا قاسم امین

سنن نسائی شریف ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

ریاض الصالحین ﴿۲ جلدیں﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

نزہۃ المتقین شرح ریاض الصالحین ﴿اردو﴾

مترجم: مولانا شمس الدین

ناشر

# مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار لاہور پاکستان